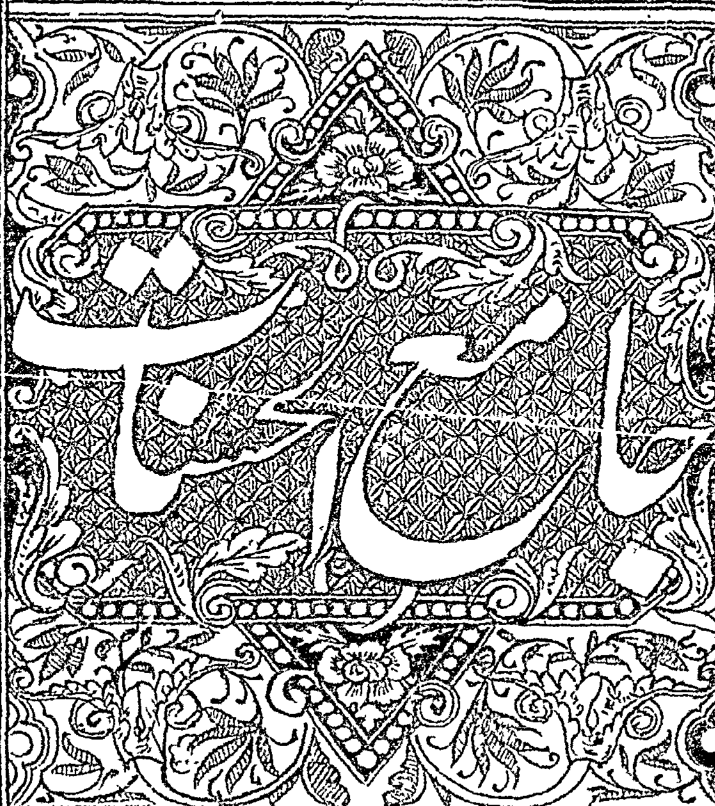
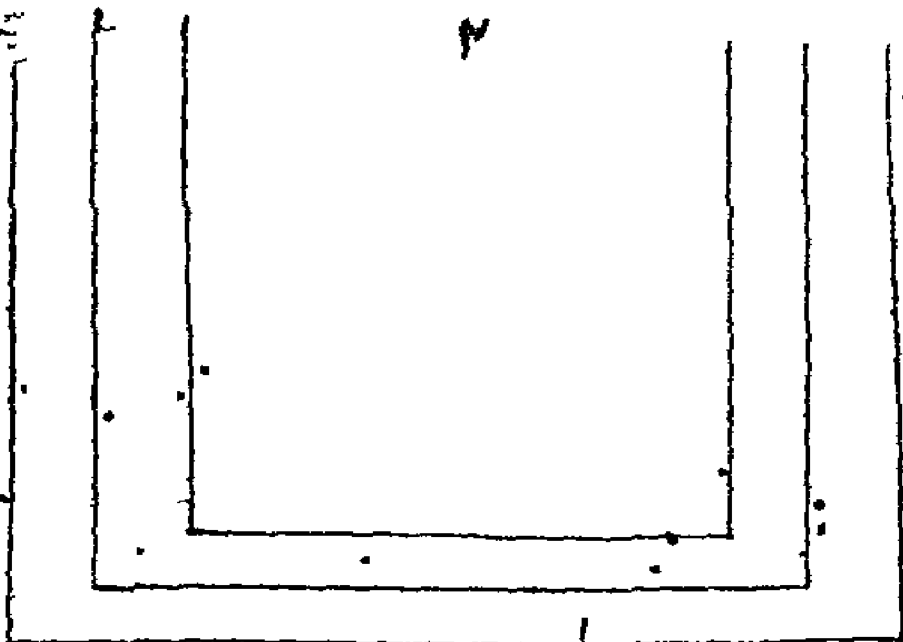
ومن يتوكل على الله فهو حسبه

یا قاضی الحاجات از تصنیفات جامع البرکات مولانا حاجی محمد قطب الدین خان الدہلوی



بعد نظر ثانی مولانا ممدوح حسب الشرح باجر باداریگانہ روزگار خلیفہ ...

در مطبع احمدی ... طبع شد



بسم اللہ الرحمن الرحیم

حمد بی نہایت اوس پاک پروردگار کو کہ راہین ہدایت اور عبادت کے ہم ناکارون کو سکہائین او صلوات
بعد اوس رسول شفیع المذنبین پر کہ اپنی امتیون کو راہین ہدایت و عبادت کے اپنی بیان فیض مبارک سے
واضح کردین اللھم صل وسلم علیہ وعلی آلہ واصحابہ وبارک وسلم الفا الف مرۃ والف الف
بعد اسکی مسکین محمد قطب الدین التماس کرتا ہی کہ ای بہائیو معلوم کیا چاہی کہ پاک پروردگار
نی پیدا کیا ہمکو اپنی بندگی کی لیے جیسا کہ فرمایا وما خلقت الجن والانس الا لیعبدون یعنی
انس کو نہین پیدا کیا ہی مین مگر اسلیے کہ بندگی کرین میری اور یہہ دنیا جائی زراعت آخرت کی ہے جیسے
فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے الدنیا مزرعۃ الاخرۃ پس ہم بندونکو چاہی کہ اوسکی بندگی مین
مصروف رہین تا نجات پاوین عذاب آخرت سی اور وہان کے درجات عالیات کو پہنچین اور افضل بندگیون
بندگیون مین نماز ہی اور نمازون مین وہ نمازین افضل ہین کہ جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سی ثابت
ہوئی ہین اس لیے اس عاجز نے چاہا کہ ایک رسالہ صحیح حدیثون سی بیچ تاکید و فضائل نمازون فرض و
لکہون تا لوگ اون مضامین کو دیکہہ کر سعادت دارین حاصل کرین پس نام اسکا جامع المحمدی
رکہا اور ایک مقدمہ اور دو باب پر منعقد کیا مقدمہ مین تعریف وغیرہ نماز کی لکہی اور ایک باب
نماز فرض کا اور دوسرے باب مین ذکر نمازون مسنونہ اور مستحبہ کا تا لوگ رغبت کرین اون نمازون
کہ جو کہ ہمارے رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم سی ثابت ہین اور بعد تمام ہونی مضمون حدیث کی

تمام اون چیزون کی کہ حکم کیا گیا ہی ساتھہ اونکی اور منع کیا گیا ہی اونسی حلبی مین ہی یہہ مسئلہ اور
جاری ہی مسلم کو کہ مارے لڑکی کو اوسکی باپ سلئے اون سی مانند تین ضربون اوسط کی درجی کی کہ نہ ظلم
یعنی ایسی زور کی نہون کہ ہڈی پسلی ٹوٹ جاوی اور حدیث مین جو لفظ ابناء سبع ہے دلالت کرتا ہے
کہ پوری سات برس کی ہو کر آٹھوین برس مین لگ جاوے مگر یہہ کہا جاوے کہ عرف مین یہہ اطلاق کیا
جاتا ہی اوسپر کہ شروع ہو ساتوین برس مین اگرچہ ایک دن گذرے اوس سے اور یہی بات سزا
کی حق مین کہی جاویگی اور کافر اور مرتد ہوتا ہی منکر نماز کا اور ترک کرنیوالا نماز کا قصدا ازراہ
کسل کے فاسق ہی قید کیا جاوی اور اوسکو یہان تک کہ نماز پڑہی اور ایسا ہی کیا جاوے اوسکی حق مین
کہ افطار کری رمضان مین یہان تک کہ توبہ کری اور بعضون نے کہا کہ مارے تارک نماز کو یہان تک
کہ خون بہنی لگی اور امام شافعی کے نزدیک قتل کیا جاوی بسبب ترک کرنے ایک نماز کے ازراہ حد
کے اور بعضون نے کہا بسبب کفر کے اور امام احمد کے نزدیک حکم کیا جاوی ساتھہ اسلام نماز پڑہنی والے
کی یعنی اوسکو مسلمان کہا جاوے ساتھہ چار شرطون کے ایک تو یہہ کہ نماز پڑہے وقت مین یعنی ادا اور
دوسرے یہہ کہ جماعت سے نماز پڑہے اور تیسرے یہہ کہ اقتدا کرنیوالا ہو چوتھی یہہ کہ تمام کرنے
والا ہو نماز کو یعنی فاسد نکر ڈالے اوسکو اور سند اس مسئلہ کے یہہ حدیث حضرت کی ہی من
صلی صلوتنا واستقبل قبلتنا فهو منا یعنی جو کوئی نماز پڑہی ہماری سی اور متوجہ
ہو ہمارے قبلہ کے طرف یعنی نماز مین پس وہ ہم مین سی ہے اور ایسے ہی اگر اذان دی وقت مین
یا سجدہ تلاوۃ کا کری یا زکوۃ دی ساتھہ نیت تجارت یا بولنا پی لی تو ہوگا مسلمان نہ وہ شخص کہ نماز پڑہے
غیر وقت مین یا اکیلی یا امام ہو کر یا فاسد کر ڈالے نماز کو یا کری اور عبادات یعنی یہہ چیزین علامت
اسلام کے نہین مین بسبب اسکی کہ یہہ نہین خاص کی گئین ساتھہ شریعت ہماری کی بخلاف اور
اور نماز عبادت بدنیہ ہی محض پس نیابت اسمین اصلا جایز نہین یعنی نہ ساتھہ نفس کی جیسکہ صحیح ہی
روزہ مین ساتھہ دینی فدیہ کی شیخ فانی کی طرف سی یہہ مسایل درالمختار اور طحطاوی اور طوالع اور مرقاۃ سی
لکہی گئی اور قاضی ثناء اللہ صاحب مالابد منہ مین لکہتی ہین کہ بعد صحیح کرنے عقاید کی عمدہ ترین عبادات
کی نماز ہی اور بعد اوسکی کچہہ حدیثین نماز کی تاکید کی نقل کین ہین جو آگی نقل ہونگی اس کتاب مین اور
پہر لکہا ہی بنا بر انہین حدیثون کی امام احمد بن حنبل رح ایک نماز کی ترک کرنیوالیکو قصدا کافر
جانتی ہین اور شافعی اوسکو حکم قتل کا کرتے ہین نہ کفر کا اور امام اعظم کی نزدیک اوسکے حبس دایمی [illegible]
ہی یہان تک کہ توبہ کری واللہ اعلم انتہی اور مغنی الطالب مین لکہا ہی کہ پانچون نمازین فرض عین
ہین ہر مرد و عورت مسلمان عاقل بالغ پر کہ کسی وقت مین کسی حالت مین کسی سے مرگ تک ساقط نہین ہوتی ہین

مگر عذر شرعی ہی مانند حیض و نفاس کے ہو رخصت کی انکی کہ اون دنون کی قضا بھی لازم نہیں ہے اور بیہوش ہو جاتے
جنون اور بیہوشی اور مستی کی ساتھ بھنگ پینی کے چیز و غیرہ کی اگرچہ نماز ساقط ہوتی ہی لیکن قضا اوسکی
بعد افاقت کی فرض ہے اگر جنون و بیہوشی زیادہ پانچ نمازون سے نہ ہی اسلئی کہ زیادہ رہنی سے ساقط
ہو جاتی ہی اور نیابت کسی کے کسی کی طرف سے نماز فرض مین جائز نہیں جب تک کہ ہر لگ [illegible] بعد اوسکی ادا کری اوسکے
ذمہ سے ساقط نہیں ہوتی اور جو کوئی معتقد سقوط نماز کا بے عذر ہو یا معتقد عدم فرضیت اوسکی کا ہو وہ کافر ہے
توبہ کرنے والا قتل کیا جاوے اور اگر تارک نماز کا ہو باوجود اعتقاد فرض ہونی اوسکی کے اوسکو مارنا اور قید کرنا
چاہئی یہانتک کہ توبہ کری اور ادا کرے اور الا قید مین مرجاوے اور ترغیب الصلوۃ مین اور ادا الفقہ [illegible]
لایا ہے کہ امام اعظم سے دو روایتین ہین ایک تو یہ کہ جو کوئی نماز ایک بار ہی ان کی ترک کری فاسق ہوتا ہی اور لائق
قضا اور امامت اور شہادت کے نہین ہوتا دوسرا یہ کہ جو کوئی بعید نماز [illegible] رات دن کی ترک
کری مستحق قتل کا ہوتا ہی نہیں اور کتاب مجالس الابرار مین کہ مولینا عبد العزیز اور مولینا اسحق [illegible]
بہت تعریف کرتی تھی لکھا ہے کہ مجلس انیسوین بیچ بیان فرضیت نماز کی ساتھ کتاب و سنت کی اور [illegible]
امت کی اور بیچ وعید کی اوسکی ترک کرنیوالی کی حق مین فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بین العبد
والکفر ترک الصلوۃ یعنی وصلہ درمیان بندہ کی اور درمیان کفر کی ترک کرنا نماز کا ہی یعنی نماز کے
ترک کرنیسی بندہ مومن کفر کو پہنچ جاتا ہی پس جانا گیا اس سے یہ کہ نماز ضرورترین ارکان اسلام
اور قوی ترین وسیلون سے ہی بیچ داخل ہونیکی دار السلام یعنی جنت مین اور نماز فرض ہے ہر مسلمان عاقل
بالغ پر برابر ہے کہ مرد ہو یا عورت ہو نہ کافر پر اور نہ مجنون پر اور نہ لڑکی پر لیکن لڑکا جب پہنچی سات برس
[illegible] اوسکو نماز کا اور جب پہنچی دس برس کو اور نہ مانی نماز کی حکم کو تو مارا جاوی اوسکو بموجب
حدیث آنحضرت علیہ السلام کے مُرُوا اَوْلَادَكُمْ بِالصَّلٰوةِ وَهُمْ اَبْنَاءُ سَبْعِ سِنِيْنَ وَاضْرِبُوْهُمْ عَلَيْهَا
وَهُمْ اَبْنَاءُ عَشْرِ سِنِيْنَ پس لڑکون اگرچہ نماز فرض نہین ہے مگر وہ دس برس کے
عمر کے پہنچنے کے وقت اوسکی ترک سے مستحق ہے شریعت مین سزا کی دنیا مین
ہوتے ہین تاکہ عادت پکڑین وہ نماز کے اور الفت پکڑین نماز سے چھوٹے
عمر مین اور بلاشبہ ثابت ہی فرضیت نماز کے کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ
اور اجماع امت سے پس کتاب اللہ مین بہت آیتین ہین از انجملہ ایک یہ آیت
ہے اِنَّ الصَّلٰوةَ كَانَتْ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ كِتَابًا
مَّوْقُوْتًا یعنی نماز ہی مومنوں پر فرض موقت یعنی اوقات معینہ پر نہین جائز ہی تاخیر
کرنا اوسکا وقتوں سے بغیر عذر کے اس لئی کہ روایت کیا گیا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فر

مَنْ تَرَكَ الصَّلٰوةَ حَتّٰى مَضٰى وَقْتُهَا ثُمَّ قَضٰى عُذِّبَ فِي النَّارِ حُقْبًا وَالْحُقْبُ ثَمَانُوْنَ سَنَةً وَالسَّنَةُ ثَلٰثُمِائَةٍ وَسِتُّوْنَ يَوْمًا كُلُّ يَوْمٍ كَانَ مِقْدَارُهٗ اَلْفَ سَنَةٍ يعنی جسنے
ترک کے نماز یہان تک کہ گذر گیا وقت اوسکا پہر قضا پڑہی اوسکی عذاب کیا جاویگا دوزخ بیچ
حقبی اور حقبہ اسی برس کا ہوگا اور ——— برس تین سو ساٹہہ دن کا کہ ہر دن اوسکا ہزار برس کا
ہوگا مترجم اسکا کہتا ہی کہ اس حساب سے اسی برس وہانکی یہان کے برسون سے دو کروڑ اٹہاسی لاکہ
کی ہوے بس ایک حقبہ اتنی برسون کا ہوا اب یہہ نہین معلوم کہ حقبی کتنی ہونگی کہ جنکا حقبہ فرمایا ہے
اللہ بچاوی اس عذاب سے سب مسلمانون کو اور عذر شرعی مباح کرنیوالے تاخیر نماز کے
لئے اوسکی وقت سی چہہ ہین ایک تو نسیان اور دوسرا نیند تیسرا بیہوشی چوتہا جنون اور پانچوان
حیض اور چہٹا نفاس اور سوای ان عذرون مذکورہ کی نہین جایز ہی تاخیر نماز کی اوسکی وقت
سی یہان تک کہ ذکر کیا ہی ذخیرہ مین کہ جب ایک عورت حاملہ کی بچی کا سر نکلی اور خوف ہوا
فوت ہونی نماز کی وقت کا تو وضو کری اگر کر سکتی ہی ورنہ تیمم کری اور سر رکہی اپنی بچی کا ہانڈی پر
یا گڑہی مین اور نماز پڑہی بیٹہ کر ساتہہ رکوع اور سجود کی اور اگر رکوع و سجود نکر سکی تو اشارہ سی اور اگر ہی
غرضکہ بحسب طاقت اپنی کی نماز پڑہے جس طرح پڑہ سکی اسلئی کہ نماز نہین ساقط ہوتی عورۃ
سی جب تک کہ نہین ہوتی وہ نفاس والی اور نفاس والی ہوتی ہی ساتہہ نکلنی اکثر بچہ کی اور نکلنی
خون کی اور اسی طرح جو شخص کہ پڑہی دریا مین تختی پر اور خوف ہو جاتی رہنی وقت نماز کا تو وہ اگر
کری انتظار وضو کو یا نہین ساتہہ نیت وضو کی پہر نماز پڑہے اشارے ——— سی اور ایسی
جسکی کٹی ہون دونون ہاتہہ اور ہو ساتہہ اوسکی کوئی وضو کروانی والا تو ملی ہو یہہ اپنا منہہ اور دونو
کہنی بیچ دیوار پر ساتہہ نیت تیمم کے اور نماز پڑہی اور نہین جایز ہی اوسکو ترک
کرنا نماز کا اور نہ تاخیر اوسکی وقت کے پس دیکہہ ای عاقل اور تامل کر ان مسائل مین کہ بیان
کئی فقہا نی کیا پایا تو نے ان مین عذر سوای عجز کامل کی تاخیر نماز کی لئی وقت اوسکے سی
چہ جای ترک کرنا اوسکا اور حاصل یہہ کہ مکلف کو نہین گنجایش ہی نماز کی ترک کرنی مین اور
اوسکی تاخیر کرنی مین وقت سی باوجود ممکن ہونی ادا اوسکے اوسکی وقت مین جسطرح کہ ہو یہہ
بیان ہوا نماز کی فرض موقت ہونیکا اور ثبوت پانچ نمازون کا اس آیۃ سی فَسُبْحَانَ اللّٰهِ حِيْنَ
تُمْسُوْنَ وَحِيْنَ تُصْبِحُوْنَ وَلَهُ الْحَمْدُ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَعَشِيًّا وَّحِيْنَ تُظْهِرُوْنَ
ابن عباس سی کسی نی پوچہا کہ کیا پاتی ہو تم ذکر پانچون نمازون قرآن مین اوہنون نی کہا ہان اور
پڑہی ——— مراد حین تمسون سے نماز مغرب اور عشاء کی ہے اور حین تصبحون سی نماز

فجر کی اور مراد عشیا سی نماز عصر کے اور حین تظہرون سی نماز ظہر کے اور ثبوت فرضیت نماز کا سنت سی یعنی حدیث سی جو ہی از انجملہ ایک یہہ حدیث ہی کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی اِنَّ اللّٰہَ فَرَضَ عَلٰی کُلِّ مُسْلِمٍ وَمُسْلِمَۃٍ فِی کُلِّ یَوْمٍ وَلَیْلَۃٍ خَمْسَ صَلَوَاتٍ یعنی بلا شبہہ اللہ تعالی نے فرض کین ہر مسلمان مرد و عورت پر ہر دن اور رات مین پانچ نمازین اور یہہ حدیث منجملہ اون حدیثون مشہورہ سی ہی کہ ثابت ہوتی ہین اون سی احکام اور ثبوت فرضیت نماز کا اجماع امت سی یون ہی کہ تحقیق اجماع رکہتی ہی امت حضرت کی زمانہ سی اسدن ہمارے تک اوپر فرضیت پانچون نمازون کی پس جب ثابت ہوی فرضیت نمازون کی ان دلیلون قطعیہ ی تو نہین جائز ہی ترک کرنا اونکا اور بلا شبہہ وارد ہوئی ہین وعیدات شدیدہ اور تہدیدات غلیظہ نماز کی تارک کے لئی منجملہ اونکی یہہ روایت ہی کہ فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی مَنْ تَرَکَ الصَّلٰوۃَ مُتَعَمِّدًا فَقَدْ کَفَرَ جِہَارًا یعنی جسنی چہوڑی نماز قصدا پس تحقیق کافر ہوا کہلا اور اور حدیث مین آیا ہی کہ فرمایا علیہ الصلوۃ والسلام نے لَا تَتْرُکُوا الصَّلٰوۃَ مُتَعَمِّدًا فَمَنْ تَرَکَہَا فَقَدْ خَرَجَ مِنَ الْمِلَّۃِ یعنی نچہوڑو تم نماز کو قصدا پس جسنی چہوڑا اوسکو پس تحقیق نکل گیا وہ اسلام سے اور اور حدیث مین آیا ہی کہ فرمایا علیہ السلام نے اَلصَّلٰوۃُ عِمَادُ الدِّیْنِ فَمَنْ اَقَامَہَا فَقَدْ اَقَامَ الدِّیْنَ وَمَنْ تَرَکَہَا فَقَدْ ہَدَمَ الدِّیْنَ یعنی نماز ستون دین کا ہی پس جسنی برپا رکہا نماز کو پس بلا شبہہ برپا رکہا دین کو اور جسنی چہوڑا نماز کو پس تحقیق ڈہا دیا دین کو اور بسبب وارد ہونی ایسی وعیدون کی اختلاف کیا ہی علمانی بیچ کفر تارک نماز کی قصدا بلا عذر پس گئے ہی ایک جماعت صحابہ وغیرہم کے طرف کفر اوسکی پس صحابہ مین سے تو یہہ ہین عمر اور عبد اللہ بن مسعود اور عبد اللہ بن عباس اور معاذ بن جبل اور جابر بن عبد اللہ اور ابو الدرداء اور ابو ہریرہ اور عبد الرحمن بن عوف رضی اللہ تعالی عنہم اور غیر صحابہ مین سی یہہ ہین احمد بن حنبل اور اسحق بن راہویہ اور عبد اللہ ابن المبارک رحمہ اللہ علیہ اور ایوب سختیانی اور ابو داود طیالسی اور ابو بکر بن شیبہ وغیرہم اور گئی ہین اوپر طرف حکم اسکی کہ کافر نہین ہوتا اور حمل کیا ہی اونہون نی اون حدیثون کو کہ دلالت کرتی ہین اوپر کفر تارک اوسکی اوپر ترک کرنی اوسکی از راہ انکار کی یا حمل کیا ہی اونکو زجر وتہدید پر یعنی اسلئی کہ مومن نہین ترک کرتا ہی نماز کو اور بعض دلیلون اونکی اوپر عدم کفر اوسکی یہہ قول علیہ الصلوۃ والسلام کا ہی خَمْسُ صَلَوَاتٍ اِفْتَرَضَہُنَّ اللّٰہُ تَعَالٰی مَنْ اَحْسَنَ وُضُوْءَہُنَّ وَصَلَّاہُنَّ لِوَقْتِہِنَّ وَاَتَمَّ رُکُوْعَہُنَّ وَسُجُوْدَہُنَّ وَخُشُوْعَہُنَّ کَانَ لَہٗ عَلَی اللّٰہِ عَہْدٌ اَنْ یَّغْفِرَ لَہٗ وَمَنْ لَّمْ یَفْعَلْ فَلَیْسَ لَہٗ عَلَی اللّٰہِ

عہد لہ ان شاء غفر لہ وان شاء عذبہ یعنی پانچ نمازیں فرض کیں اللہ تعالی نے جس نے ادا کیا
وضو اونکا اور پڑھا اونکو اونکے وقتوں میں اور پورا کیا رکوع اونکا اور سجود اونکا اور خشوع اونکا ہی
تو اسکے لئی عہد ہے یہہ کہ بخشی اوسکے لئی اور جسنی نکیا یہہ پس نہیں ہے اوسکی لئی اللہ پر عہد اگر چاہے
بخشی اوسکو اور اگر چاہی عذاب کری اوسکو پس قول علیہ السلام کا ان شاء غفر لہ دلیل ہے اوپر
عدم کفر اونکی کی بسبب اجماع ہونیکی اوپر کہ کافر کی لئی مغفرت نہیں ہے اور فرمایا اللہ تعالی نے ان
اللہ لا یغفر ان یشرک بہ ویغفر ما دون ذلک لمن یشاء یعنی تحقیق اللہ تعالی نہیں بخشتا ہی اسکو
کہ شرک کیا جاوے ساتھ اوسکی اور بخشتا ہی سوا شرک کے جسکی لئی چاہتا ہی پس اس آیت سے بخشا جانا سب
گناہوں کا سوا شرک کے ثابت ہوا اور سب گناہوں میں سے ترک صلوۃ بھی ہی تو معلوم ہوا کہ تارک اوسکا کافر
نہیں و نیز بسبب اختلاف کے بیچ فقہاء کے بیچ حد تارک نماز کے قصدا بلا عذر پس کہا [illegible] اور محمول
او شافعی اور مالک اور احمد بن حنبل نے کہ تارک نماز کا قصدا بلا عذر قتل کیا جاوے مگر یہہ کہ احمد کی نزدیک
قتل کیا جاوے ازراہ کفر کے اور نزدیک غیر احمد کے اماموں نے قتل کیا جاوے ازراہ حد کی نہ کفر کے اور حمل
کیا انہوں نے اون حدیثوں کو کہ دلالت کرتے ہیں اوسکی تارک کے کفر پر اوپر مستحق ہونی سزا کفر کے
اور نہیں ہی کفر کے لئی دنیا میں سزا سوا قتل کے اور ابو حنیفہ رح کی نزدیک حکم کفر کا کیا جاوے
اوسکی لئی اور نہ قتل کیا جاوے وہ بلکہ حبس کیا جاوی ہمیشہ کو اور بعضوں نے کہا مارا جاوے ضرب شدید کر
یہاں تک کہ بہی اوس سے خون ازراہ مبالغہ کے زجر میں اور بعضوں نے کہا کہ مارے یہاں تک کہ نماز
پڑھی یا مر جاوے پس بنا بر اسکے واجب بلکہ فرض ہی مومن پر یہہ کہ محافظت کری اور ادا کرے پانچوں
نمازوں کی پس جیسی اونکو جیسا کہ حکم کیا گیا ہی ساتھ اچھی طرح کرنے وضو اونکی اور رعایت کرنے
وقتوں اونکی اور تمام کرنے رکوع اور سجود اور خشوع اونکی اور پڑھنی جماعت کے اور اگر غافل ہو
کسی چیز سے اسمیں سے تو چاہی کہ کوشش کری بیچ پڑھنی سنتوں اور نفلوں کے اور نہ تاخیر کری اونمیں
تا کہ کامل کرے بسبب اونکی اپنی فرض کو اس لئی کہ روایت کیا گیا ہے کہ فرمایا علیہ الصلوۃ
والسلام نے اول ما یحاسب بہ العبد یوم القیمۃ صلوتہ فان وجدت تامۃ کتبت
تامۃ وان کان انتقص منہا شیء قال اللہ تعالی انظروا ھل تجدون لعبدی من تطوع فان کان
لہ تطوع یکمل لہ ما ضیع من فریضتہ من تطوعہ یعنی اول جو چیز کہ حساب کیا جاوے گا
ساتھ اوسکے بندہ روز قیامت کی نماز ہوگی پس اگر پائی جاوے گی پوری تو لکھی جاوے گی [illegible] اور اگر کم
کیا جاوے گا اوس سے کچھ تو فرماوے گا اللہ تعالی نے فرشتوں کو کہ دیکھو آیا میرے بندے کی لئی کچھ نفل ہے
پس اگر ہوی پورا کی لئی نفل تو پورا کیا جاوے گا اوسکی سے فرض جو کچھ کہ ضائع

کیا کیا ہوگا فرضوں اوسکی ہی ساتھ نفلوں اوسکیلی یعنی جسنی پڑہی نماز فرض اور واقع ہوا اسمین
نقصان تو کامل کیا جاویگا یہ نقصان ساتھ نفل کی اگر ہوویگی نفل مقبول لیکن جسکی فرض اچھی نہیں ہوئی تو
تو اوسکی نفل کیونکر اچھی ہوویگی بلکہ وہ اور ہی زیادہ ناقص ہوویگی فقط ہی خفت نفل کی لوگونکی نزدیک اور
نہ پروا کرنی اوسکی لیئے اکثر نفل ہین اسلیئے دیکھی جاتی ہین اکثر اون لوگونمین سی کہ گمان کیے جاتی ہین عالم
نفل ہین بلکہ فرض مین ہی تعدیل ارکان کو ترک کرتی ہین اور ٹہونگی مارتی ہین مرغ کیسی یعنی سجدہ
اچھی طرح نہین کرتی پس جب ایسون کا یہ حال ہو تو کیا حال ہوگا عوام کالانعام کا کہ جو دین اسلام کو
جانتی ہی نہین پس تعدیل ارکان نزدیک ابو یوسف اور شافعی کی فرض ہی کہ باطل ہوتی ہی نماز اوسکی
ترک کرنی سی اور نزدیک ابوحنیفہ اور محمد کی بحسب صحیح روایت کی واجب کہ نماز باطل نہین
ہوتی اوسکی ترک سی لیکن ناقص نہایت ہوتی ہی پس اگر تعدیل کو ترک کری سہوا تو لازم آتا ہی سجدہ
سہو کا اور اگر قصدا ترک کری تو لازم آتا ہی گناہ اور واجب ہوتا ہی پہیرنا اوس نماز کا جیسا کہ
حکم ہی نماز مین کہ ادا کیا جاوے ساتھ کراہت تحریمی کی اور بعضے روایت مین تعدیل ارکان کی سنت ہی
پس اوس روایت کی بموجب سجدہ سہو کا نہین لازم آئیگا اوسکی ترک کرنی سی راہ سہو کی اور نہ واجب ہوگا پہیرنا نماز
کا اوسکی ترک کرنیسی قصدا بلکہ مستحب ہے اوس نماز کا پہیرنا اور مستحق ہوتا ہی عتاب کا اور حرمان شفاعت کا
جبکہ ہوا ایسا تو جو کوئی پڑہی نفل بغیر تعدیل ارکان کی تو بموجب روایت وجوب کے ہوگا گنہگار مستحق
عذاب دوزخ کا اور واجب ہوگا اوسپر پہیرنا اوسکا اور اگر نہ پہیریگا اوسکو تو لازم آویگا گناہ دوسرا
مثل پہلی کے اور اگر مانا جاوے سنت ہونا تعدیل ارکان کے تو ہوگا مستحق عتاب کا اور حرمان شفاعت
کا پس جبکہ ہو حال یہہ تو کیونکر کامل کرینگی ایسی نفل فرض کی نقصان کو افسوس صد افسوس بلکہ اگر
نہ پڑہیگا یہہ نفل تو نہ مستحق ہوتا عذاب کا اور نہ عتاب کا اور نہ محرومی شفاعت کا اور روایت کیا گیا
کہ آنحضرت علیہ الصلوۃ والسلام نے دیکھا ایک شخص کو نماز پڑہتی ایسے حال مین کہ وہ پورا نہین کرتا
رکوع اپنا اور ٹہونگیں مارتا ہے اپنی سجدون مین پس فرمایا حضرت نے لو مات هذا على حالته
هذه مات على غير ملة محمد یعنی اگر مریگا یہہ اپنی حالت پر تو مریگا اوپر غیر دین محمد کے اور
تحقیق ضرور ہوتی ہین بعضے نوافل ساتھ کلیہ جو شیئے کہ واقع ہی اماموں کی کتابون مین اوسکی
تحقیق یہی کہ ترک کیا تو مرا [illegible] اور طمانیت ان دونون مین اور بعض معلوم کیا جو کچھ کہ ذکر کیا گیا ہے
اصول فقہ مین کہ جواز عبادات مین معنی سقوط فرضیت قضا کی ہی تو یہہ کہ وہ حلال ہے اور [illegible]
حاصل ہوتا گمان [illegible] نہ کیونکر ہوا اس باب مین کہ تصریح کیا ہو فقہا نی ساتھ کراہت ترک [illegible]
اور طمانیت کی اوسمین اور کہا قرطبی نے اپنی تذکرہ مین نقل کر کر اپنی شیخ سی کہ نہین اعتبار ہی اوسکی

قول پر کہا واجب کا ان نمازسی اول اوس خبر کا ہی کہ اطلاق کیا جاوی اوسپر اسم کسالی جیسی
اقتصار کیا اسپر صادق آویگا اوسپر یہہ کہ ٹہونگیں مارتا ہی نماز مین اور داخل ہوتا ہی اوس میں
کہ حضرت کی حدیث مین آئی ہی تلک صلوة المنافق یجلس یرقب الشمس حتی اذا کانت بین
قرنی الشیطان قام فنقر یعنی یہہ نماز منافق کی ہی کہ بیٹہا انتظار کرتا ہی آفتاب کے غروب ہونیکا
یہان تک کہ جب ہوتا ہی آفتاب میان دونو سینگون شیطان کی اوٹہتا ہی پہر ٹہونگین مارتا ہی پس
جب کہ ہو نماز ساتہہ اس صفت کے داخل ہوگا پہر وہ الا اوسکا اللہ تعالی کی اس قول سے یعنی فخلف من
بعدہم خلف اضاعوا الصلوة واتبعوا الشہوات فسوف یلقون غیا یعنی پہر اونکی
جگہہ آئی ناخلف کہ ضایع کیا اونہون نے نماز کو اور پیچہی پڑی مزون کی پس قریب ہے کہ پڑین گے
غی مین کہ وہ ایک نالہ ہی جہنم مین پس ایک جماعت نے علماء مین سی کہا ہی کہ نہین مراد ہی نماز کی ضایع کرنی
ترک کرنا اوسکا بلکہ وہ یہہ ہی کہ نہ درست کری حدود نماز کی ساتہہ نہ رعایت کرنے وقت اوسکے
اور طہارت اوسکی اور نہ تمام کرنے رکوع و سجود وغیرہ کی اور روایت کیا گیا ہی ابن مسعود والعبادلہ
سی کہ آنحضرت علیہ السلام نے فرمایا لاتجزی صلوة لایقیم الرجل فیہا صلبہ فی الرکوع
والسجود یعنی نہین کفایت کرتی ہی وہ نماز کہ نہ سیدہی کرے آدمی اوسمین پیٹہہ اپنی رکوع و سجود مین
اور روایتین اس باب مین بہت ہین کہ وہ واضح کردیتی ہین اللہ تعالی کی مراد کو اس آیہ سی واضاعوا
الصلوة پس بلاشبہہ جسنی نہ محافظت کی اوقات نماز کی پس تحقیق ضایع کیا اوسکو پس مع اور
عبادتون کو کہ سوائی نماز کی ہین بہت ضایع کرنیوالا ہوگا اور روایت کیا گیا ہی کہ آنحضرت علیہ
السلام نے فرمایا اذا احسن الرجل الصلوة فاتم رکوعہا وسجودہا
قالت الصلوة حفظک اللہ کما حفظتنی فترفع واذا اساء الصلوة
فلم یتم رکوعہا وسجودہا قالت الصلوة ضیعک اللہ
کما ضیعتنی فتلف کما یلف الثوب الخلق فیضرب بہا وجہہ
یعنی جب اچہی طرح پڑہتا ہے آدمی نماز پس پورا کرتا ہی رکوع و سجود اوسکا کہتی ہے نماز
کہ نگاہ رکہی اللہ تعالی نے تجکو جیسا کہ نگاہ رکہا تونی مجکو پس اوپر چڑہائی جاتی ہے نماز یعنی
قبول ہوتی ہے اور جب بری طرح پڑہتا ہے نماز پس نہین پورا کرتا رکوع و سجود اوسکا
کہتی ہے نماز کہ ضایع کرے تجکو اللہ جیسا کہ ضایع کیا تونے مجکو پہر لپیٹی جاتی
ہی مثل جیسا کہ لپیٹا جاتا ہے کپڑا پرانا پہر ماری جاتی ہے وہ اوسکی مونہہ پر اور روایت
کیا گیا ہی ابو ہریرہ سی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ آدمی البتہ نماز پڑہتا ہی ساٹہہ برس

پس اور نہیں قبول کیجاتی ہو سکتی ہی ایک نماز اس سبب سی کہ پورا کرتا ہی رکوع اور نہیں پورا
کرتا سجدہ اور پورا کرتا ہی سجدہ اور نہیں پورا کرتا رکوع پس جو کوئی چاہی پہچاننا نماز کا کہ آیا قبول ہوئی
ہی یا نہیں تو چاہیے کہ نظر کری طرف قول اللہ تعالی کی اِنَّ الصَّلٰوةَ تَنْهٰى عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْكَرِ
یعنی بلاشبہ نماز منع کرتی ہی بے حیائی اور خلاف شرع سی پس وہ اگر پانچوں نمازیں پڑھتا ہی
اور نہیں ہوتا بعد اوسکی حال اچھا اوسکا ساتھ ہر ایک سی بلکہ واقع ہوتی ہیں لوگوں سی بعضی
فواحش اور منکرات تو جانی کہ نماز میری غیر مقبول ہی بلکہ وہ وبال ہی اوسپر اور دور کرنیوالی
اللہ تعالی سی کہا ابن مسعود اور ابن عباس نے مَنْ لَمْ تَأْمُرْهُ صَلٰوتُهُ بِالْمَعْرُوْفِ وَلَمْ تَنْهَهُ عَنِ
الْمُنْكَرِ لَمْ يَزْدَدْ بِصَلٰوتِهِ مِنَ اللّٰهِ تَعَالٰى اِلَّا بُعْدًا یعنی جسکو نہ حکم کری نماز اوسکی
ساتھ اچھی باتوں کی اور نہ باز رکھی اوسکو بری باتوں سی نہیں زیادہ کرتا سبب نماز اپنی کی اللہ تعالی سے
مگر دوری کو اور کہا حسن اور قتادہ نی مَنْ لَمْ تَنْهَهُ صَلٰوتُهُ عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْكَرِ فَصَلٰوتُهُ
وَبَالٌ عَلَيْهِ یعنی جسکو نہ باز رکھی نماز بے حیائی اور بری کاموں سی پس نماز اوسکی وبال ہی اوسپر
پس جو کوئی پڑھتا ہی پانچوں نمازیں ساتھ رعایت شرائط اور ارکان اور واجبات اور سنتوں
اور آداب اوسکی بچاتا ہی اللہ تعالی اوسکو بے حیائی اور بری کاموں سی جیسی کہ روایت کیا گیا ہی ابو ہریرہ سی
کہ اونہوں نی کہا کہ تہا ایک جوان انصاریوں سی کہ پڑھتا تہا پانچوں نمازیں ساتھ رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم کی اور نہیں چہوڑتا تہا کوئی چیز فواحش میں سی مگر کہ کرتا تہا اوسکو پس ذکر کیا گیا یہہ سو محمد
صلی اللہ علیہ وسلم سی پس فرمایا آپنی کہ اِنَّ صَلٰوتَهُ تَنْهَاهُ يَوْمًا یعنی بلاشبہ نماز اوسکی باز رکہیگی
اوسکو یعنی گناہوں سی ایکدن پس نہ دیر لگی یہاں تک کہ توبہ کی اوسنی اور اچھا ہو احوال اوسکا
اَللّٰهُمَّ حَوِّلْ حَالَنَا اِلٰى اَحْسَنِ الْحَالِ لِلّٰهِ الْحَمْدُ والمنة تمام ہوا مقدمہ اب شروع ہوتا ہی

پہلا باب بیچ بیان فضیلت اور تاکید فرض نمازوں کی

فرمایا رسول
خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی اَلصَّلَوَاتُ الْخَمْسُ وَالْجُمُعَةُ اِلَى الْجُمُعَةِ وَرَمَضَانُ اِلٰى
رَمَضَانَ مُكَفِّرَاتٌ لِمَا بَيْنَهُنَّ اِذَا اجْتُنِبَتِ الْكَبَائِرُ یعنی نمازیں پانچ اور جمعہ جمعہ تک اور رمضان
سی رمضان تک مٹا دیتی ہیں گناہوں کو جو کہ درمیان اونکی ہوئی ہیں جبکہ گناہ کبیرہ نکئی ہوں اور
فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی بھلا دیکھو اگر ہووی نہر دروازی پر ایک تمہاری کی نہاوی
مثلا کہ نہاتا ہی اوسمیں پانچ بار کیا باقی رہتا ہی میل اوسکی سی کچھ کہا صحابہ نی نہیں باقی رہتا
میل اوسکی سی کچھ فرمایا پس یہہ مثال ہی پانچوں نمازوں کی مٹا دیتا ہی اللہ سبب اونکی گناہ یعنی صغیرہ
اور روایت ہی ابن مسعود سی کہا کہ تحقیق ایک شخص نی ایک عورت کا بوسہ لیا پہر آیا وہ حضرت نبی صلی اللہ

علیہ وسلم کی پاس پس خبر کی اوسکو یعنی پس حضرت نی کچھ جواب ندیا منتظر حکم الٰہی کے رہی بعد ازان اوس
شخص نے نماز پڑہی پس بہیجی اللہ تعالے نی یہہ آیت وَاَقِمِ الصَّلٰوۃَ طَرَفَیِ النَّهَارِ وَزُلَفًا مِّنَ
اللَّیْلِ اِنَّ الْحَسَنَاتِ یُذْهِبْنَ السَّیِّاٰتِ یعنی اور قایم رکہہ نماز کو بیچ دونون طرفون دن کی اور چند ساعات
رات کی تحقیق نیکیان مٹاتی ہین برائیان یعنی گناہ صغیرہ پس کہا اوسنی یا رسول اللہ آیا واسطی میری
ہی یہہ بات خاص فرمایا واسطی تمام امت میری کی ہے اور ایک روایت مین جواب یون ہے کہ یہہ بات واسطے
اوس شخص کے ہی کہ عمل کیا ساتہہ اس آیت کی امت میری یعنی جو بعد میرے آوے کی بہلای کر کیگا یہہ بات
اوسکی لی حاصل ہوگی ف اوس شخص کا نام جسنی بوسہ لینی والی کا ابو الیسر تہا ترمذی نی اوس کے روایت کی
ہی کہ اوسنی کہا کہ آئی میرے پاس ایک عورت کہجور مول لینی کو پس کہا مینی اوسکو کہ میرے گہر مین کہجور ہین
اس سے زیادہ اچہی ہین پس چلی وہ میرے ساتہہ گہر مین ای پس بوسہ لیا مینی اوسکو پس کہا اوسنی ڈر
اللہ سے پس شرمندہ ہوا اور آیا حضرت پاس جسکا بیان مذکور ہی اور دونو طرفون دن سے مراد ہی
اول بعد زوال اور آخر بعد اول روز مین نماز صبح کی ہی اور آخر روز مین ظہر اور عصر اور قایم رکہہ نماز چند
ساعات رات مین یعنی نماز مغرب اور عشا کی ع اور روایت ہی ابن مسعود سے کہا پوچہا مینی نبی
صلے اللہ علیہ وسلم سی کونسا کام ہے بہت اچہا تر دوست اللہ تعالے کی فرمایا نماز بیچ وقت اوسکے یعنی
وقت مکروہ مین نہو کہا مینی پہر کونسا عمل بہتر ہی فرمایا نیکی کرنے ماں باپ سے کہا مینی پہر کونسا فرمایا
جہاد خدا کی راہ مین کہا عبد اللہ نی بیان کین مجہسے حضرت نی یہہ حدیثین اور اگر مین زیادہ پوچہتا
البتہ زیادہ بتلاتے مجہکو ف جانا چاہیے کہ حدیثین بیچ بیان افضل اعمال کے مختلف آئی ہین بیان
ان اعمال کو افضل فرمایا اور بعضی حدیثون مین آیا ہی کہ بہترین اعمال اسلام کے کہانا کہلانا اور سلام
کرنا سلام کا اور نماز پڑہنی رات مین جس وقت کہ لوگ سوتی ہووین اور بعضی مین آیا ہی کہ افضل اعمال
وہ ہین کہ لوگ ہاتہہ اور زبان سے تیری سلامت رہین اور کسی مین آیا ہی کہ افضل اعمال ذکر خدا کا ہی اسیطرح
اور اعمال کو فرمایا ہے پس وجہ تطبیق ان حدیثون کی یہہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جواب دیا
ہی ہر ایک کو موافق غرض اور رغبت اوسکی یا جواب دیا ہی موافق اوس چیز کی کہ پہچانا حال اوسکا اور
لایق اوسکی حال کے جانا پس یہہ ایسا ہی جیسا کہ کہتی ہین کہ یہہ چیز بہترین چیزون کی ہی اور اپنی دل مین
ارادہ اوسکی بزرگی کا سب چیزون پر ہر وقت مین نہین رکہتی بلکہ ارادہ یہہ رکہتی ہین کہ یہہ بہترین
چیزون کی ہے ایک وقت مین نہ اور وقتون مین یا مثلا جہان سکوت مناسب ہوتا ہی تو کہتی ہین کہ سکوت
کی برابر کوئی چیز افضل نہین غرضکہ ہر ایک چیز کو مناسب حال اور مقام کی افضل فرمایا ہی مثلا جہاد کو ابتداء اسلام
مین تمام بہترین اعمال کا فرمایا کہ اوس وقت کے لوگون کی حال کی مناسب یہی افضل تہا

محتاج دیکھا اونکی لیے صدقہ پر رغبت دلائی اور اوسکو افضل فرمایا اسیطرح نماز کو باعتبار قرب بندے کی افضل فرمایا پس وجوہ اور حیثیات مختلف ہین ہر ایک سا تہہ جہہ اور حیثیت کی اپنی جاے پر فاضل ہے دوسری حدیث اور روایت ہی جابر سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نی بَیْنَ الْعَبْدِ وَبَیْنَ الْکُفْرِ تَرْکُ الصَّلٰوۃِ یعنی درمیان بندیکی اور درمیان کفر کی چھوڑ دینا نماز کا ہی

متعلق لفظ بین کا یہان محذوف ہی تقدیر اس عبارت کی یون ہے ترک الصلوت وصلۃ بین العبد المسلم وبین الکفر یعنی نماز درمیان بندیکی اور کفر کی بمنزلہ دیوار کی ہی کہ بندہ اوسکی سبب سے کفر تک نہین پہنچ سکتا جب نماز چھوڑ دے تو گویا دیوار درمیان سی اٹھہ گئی اور یہہ ترک نماز وصلہ ہوا یعنے سبب ملجانی کی ہوئی اسکی سبب سے بندہ مسلمان کفر کو پہنچ جاتاہی یہہ تغلیظ اور تشدید ہی اوپر ترک نماز کے اور اشارہ ہے اسپر کہ تارک نماز قریب ہے کہ کافر ہوجاوے اور نزدیک اصحاب ظواہر کی تارک صلوۃ کافر ہوجاتا ہی اور نزدیک مالک اور شافعی رح وغیرہما کی واجب ہے قتل تارک الصلوۃ کا اگرچہ کافر نہو اور نزدیک ابو حنیفہ رح کی مارنا اور قید کرنا اوسکا واجب ہے جب تلک کہ نماز نہ پڑھی ؏ اور فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نی پانچ نمازین کہ فرض کیا اونکو اللہ تعالی نی جسنے اچہا کیا وضو اون نمازو یعنی ساتہہ رعایت فرایض اور سنتون کی کیا اور پڑہا اونکو بیچ وقت اونکی پورا کیا رکوع اونکا اور خشوع اونکا یعنے حضور قلب سے پڑہا ہی واسطی اوسکی اللہ پر عہد یعنی وعدہ یہہ کہ بخشدیوی واسطی اوسکی یعنی گناہ صغایر اوسکی اور جو کوئی یہہ نکری یعنے نماز اوسطرح مذکور کی نہ پڑہی یا مطلق نہ پڑہی پس نہین واسطے اوسکے اللہ پر عہد لازم اگر چاہی بخشی واسطی اوسکے اگرچاہی عذاب کری اوسکو ف اس حدیث مین دلیل ہی اسپر کہ تارک نماز کا کافر نہین اور مرتکب کبیرہ کیطرح واجب نہین ہے عذاب دینا اور ہمیشہ دوزخمین نہین رہنا یہی مذہب اہل سنت کاہی ہے ؏ اور فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نی پڑہو اپنی نمازین پانچ اور روزے رکہو مہینی اپنی یعنی رمضان کی اور ادا کرو زکوۃ مال اپنی کی اور تابعداری کرو صاحب حکم اپنی کی یعنی اگر خلاف شرع حکم نکری جاوگی بہشت رب اپنی کمین یعنی درجات اوسکے ملین گی ف مراد صاحب حکم سی بادشاہ اور امیر ہین یا مراد اون علماء یا عام ہین کہ جو کارساز تمہاری کسی کام کی ہون ؏ اور فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نی امر کرو اپنی اولاد کو ساتہہ نماز کی جب ہون سات برس کے اور مارو اونکو نماز چھوڑنی پر جب ہوون دس برس اور جدا کرو اونکو بیچ خوابگاہون کی ف لڑکون کو سات برس کی عمر مین حکم کرنا شروع کری تاعادت نماز کی پڑجاوے اور دس برس کی عمر مین قریب بالغ ہونیکے ہوجاتی ہین پس تاکید اور مارنا چاہیے اور حکم نماز کا ہی کری عذر تو مین اور جو کہ متعلق ہین نماز کی شرایط وغیرہ اوسکی وہ بہی سکہلا دیوی اور جدا کرو خوابگاہون مین یعنی مثلا بہن بہائی ایک بستر مین نہ سوین اسطرح اور ناتی دار یا اجنبی مرد وعورت اکٹھی ایکسیجہ نہ سوین

ع اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے عہد درمیان ہمارے اور درمیان منافقون کے نماز ہی
ہے پس جسنے چھوڑی اوسنے پس تحقیق کافر ہوا ف یعنی جو منافقون تو اسی ڈر سے کہ قتل نہین کیے جاوین
احکام اسلام کی اونپر جاری ہین اسلئے ہین سبب وہ سب کا یہہ ہی کہ بہت شباہت رکہتی ہین ساتھ
اور احکام اسلام کی نماز پڑہنی کی اور جماعت مین حاضر ہونیکی اور تابعداری کرنیکی اور احکام ظاہر
مسلمانون کی پس جسنی نماز چھوڑی کہ وہ عمدہ سب عبادتون کی ہی پس وہ اور کافر برابر ہین جو سنے فقد کفر کا ہی یہہ
ہین کہ اوسنی کفر کو ظاہر کر دیا ع اور آیا ہی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نکلی جاڑی کی موسم مین
اوس حال مین کہ پتے جہڑ رہی تہی پس لین حضرت نی دو شاخین درخت مین سی کہا اوس نے پس لگے
اونہین سی جہڑنی لگی یعنی زیادہ گرنی لگی جیسی کہ معمول ہوتا ہی کہ ہلانی سی بہت جہڑتی ہین کہا پس
فرمایا حضرت نی ابا ذر کہا یعنی حاضر ہون یا رسول اللہ فرمایا تحقیق بندہ مسلمان البتہ پڑہتا ہی
نماز ارادہ کرتا ہی ساتھ اوسکی خاص اللہ تعالی کو پس گرتی ہین اوس سی گناہ اوسکی جیسی کہ جہڑ رہی
ہین اس درخت سی ف ارادہ کرتا ہی خاص اللہ تعالی کو یعنی اوسکی پڑہنی مین خیال کسیکی دکہانی
سنانی کا یا غرض دینی یا دنیوی کا نہین رکہتا ہی بلکہ محض واسطی طلب رضا اور فرمان برداری کی ع
اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جسنی کہ پڑہین دو رکعت نماز کی سہو کیا اونمین یعنی غافل ہوا
حضور دل سی مغفرت ہونگی اللہ تعالی اوسکی وہ گناہ کہ پہلی کئی تہی اور فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
مَنْ حَافَظَ عَلَيْهَا كَانَتْ لَهُ نُوْرًا وَبُرْهَانًا وَنَجَاةً يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَمَنْ لَمْ يُحَافِظْ عَلَيْهَا لَمْ تَكُنْ
لَهُ نُوْرٌ وَلَا بُرْهَانٌ وَلَا نَجَاةٌ وَكَانَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ مَعَ قَارُوْنَ وَفِرْعَوْنَ وَهَامَانَ وَاُبَيِّ بْنِ خَلَفٍ
رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالدَّارِمِیُّ وَالْبَيْهَقِیُّ فِیْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ یعنی جو کوئی محافظت کرتا ہی نماز پر ہووے
واسطی اوسکی سبب نورانیت کی یعنی نور ایمان زیادہ ہوتا ہی اور دلیل یعنی دلیل واضح ہوتی ہی اوپر
ایمان اوسکی اور سبب مغفرت کی دن قیامت کی اور جو کوئی نہین محافظت کرتا اوسپر ہووے
وہ واسطی اوسکی نور اور نہ دلیل اور نہ بخشش اور معذب ہوگا وہ دن قیامت کی ساتھ قارون اور
فرعون اور ہامان اور ابی بن خلف کی روایت کی یہہ احمد اور دارمی اور بیہقی نی شعب الایمان مین ف محافظت
نماز کی یہہ ہی ہمیشہ پڑہنا اوسکو کبہی ناغہ نکرنا اور فرائض اور واجبات اور سنتین اور مستحبات اوسکی ادا کرنی
جب اسطرح پڑہتا ہی تو محافظت نماز کی حاصل ہوتی ہی ثواب مذکور پاتا ہی اور اوسکی ترک سی
مستحق عذاب مذکور کا ہوتا ہی خیال کرو ای بہائیون کسقدر تاکید ہی محافظت نماز کی اسمین قصور
کبہی نکیا کرو اور دیکہنا چاہیی کہ جب اوسکی محافظت نکرنی پر یہہ وعید فرمایا ایسی کافرون کی ساتھ عذاب
کئی جاویگا تو جو کوئی اسکو بالکل چھوڑ دیگا اوسکا کیا حال ہوگا اور قارون اور فرعون کا فر تو مشہور

اور ہامان وزیر تہا فرعون کا اور ابی بن خلف مشرک تہا دشمن حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا
کہ اوسکو حضرت نبی جنگ احد مین دست مبارک سے قتل کیا تہا اور وہ اشقیا رامت سے کہلاتا ہے
اور اس حدیث سے اشارہ ہے اسپر کہ جو کوی محافظت نماز کی کرتا ہی ہوگا ساتہہ نبیون اور صدیقون اور شہدا
اور صالحین کے ع کہا عبد اللہ بن شقیق نے کہ تہی اصحاب رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم کے نہین دیکہتی تہے
کسی چیز کو اعمال مین سی چہوڑنا اوسکا کفر سوای نماز کے ف اسمین حصر کیا کہ صحابہ سوا نماز کے
کسی عمل کے چہوڑنے کو کفر نجانتی تہے تو یہہ حصر اسپر دلالت کرتا ہی کہ چہوڑنا نماز کا اونکی نزدیک بڑا
گناہ ہوتی ہی اور بہت قریب ہے طرف کفر کے ع اور روایت ہی ابی درداسی کہ کہا وصیت کی مجکو
دوست میری نی یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہہ کہ نہ شریک کر تو ساتہہ اللہ کے کسیکو اگرچہ
ٹکڑی ٹکڑی کیا جاوی تو اور جلایا جاوی تو ——— اور مت چہوڑ نماز فرض کو جان بوجہہ
کر پس جو کوی ترک کری اوسکو جان بوجہہ کر پس تحقیق بری ہوا اوس سی ذمہ اوسکا اور نہ پی شراب پس
تحقیق وہ کنجی ہی ہر برای کی ف حضرت نی یہہ ابو درداء کو افضل بات تعلیم فرمائی کہ اگر جلایا جاوے
تو تو بہی شرک نکر والا اکراہ یعنی جبر کی حالت مین زبان پر اگر کلمہ کفر کا جاری کرے اور دل مین
اوسکو برا جانتا ہووے تو جائز ہے اور بری ہوا ذمہ یعنی بری ہوا اوس عہد سلام کا اور نجات
ہو ادا رہ اسلام سی یہہ امر اللہ تعالی نی فرمایا یہہ مراد ہی کہ قتل اور قصر ری ہو امن مین تہا وہ اہل اوسکو
زنا اور شرابیہ کنجی ہی ہر برای کی اس لئی ہی کہ جب عقل جاتی رہتی ہی جہان تک برائیان سرزد ہوتی ہین
اسلئی اسکو ام الخبائث کہا ہی ع

باب دوسرا بیان مین سنتون اور نفلون اور فضیلت اونکی

ع فرمایا رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو پڑہی دن اور
رات مین بارہ رکعتین بنایا جاتا ہی واسطی اوسکی گہر بہشت مین چار رکعت پہلی ظہر کے اور دو رکعت
پیچہی اوسکی اور دو رکعت پیچہی مغرب کی اور دو رکعت پیچہی عشا کی اور دو رکعت پہلی نماز فجر کی ف یہہ
سنتین موکدہ ہین حتی کہ حسن بصری اور بعضی حنفیہ نی اونکو واجب کہا ہی اور حسن نی فجر کی
بہی دو رکعتوں کو واجب کہا ہی لیکن اس حدیث نی اونکی قول کو رد کیا ہی کہ واجب نہین بلکہ سنت ہین ع
اور کہا حضرت عائشہ نی کہ نماز پڑہتی تہے رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم میرے گہر مین پہلی ظہر
کے چار رکعتین پہر نکلتی پس نماز پڑہتی ساتہہ لوگون کی یعنی فرض ظہر کے پہر آتے
گہر مین پس نماز پڑہتی دو رکعتین اور تہی نماز پڑہتی ساتہہ لوگون کی مغرب
گہر مین پس نماز پڑہتی دو رکعتین پہر نماز پڑہتی ساتہہ لوگون کی عشا کی اور
پڑہتی دو رکعتین اور تہی نماز پڑہتی رات کو یعنی کبہی نو رکعت اونمین وتر بہی

کسی رات کو دیر تک کھڑے ہوتے اور کسی رات کو دیر تک بیٹھے اور تھے جو وقت کہ پڑھتے کھڑے ہو کر رکوع کرتے اور سجدہ
کرتے اوس حالت سے کہ کھڑے ہوتے اور تھے جو وقت کہ پڑھتے بیٹھ کر رکوع کرتے اور سجدہ کرتے بیٹھے اور جو وقت
نمودار ہوتی فجر پڑھتے تھے دو رکعت یعنی سنت فجر کی پھر نکلتے پس پڑھتے ساتھ لوگوں کے نماز فجر کے
ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ سنتیں گھر میں پڑھنی مستحب ہیں اور اونمیں وتر بھی ہوتی یعنی ایک رکعت یا تین
رکعت اور حضرت کی نماز شب یعنی تہجد میں روایتیں مختلف آئی ہیں چھ بھی اور آٹھ بھی اور نو بھی اور دس
بھی اور گیارہ بھی اور تیرہ بھی کہ کبھی کتنی پڑھتے اور کبھی کتنی اور رکوع کرتے اور سجدہ کرتے اوسی حالت سے
کہ کھڑے ہوتے یعنی انتقال کرتے تھے رکوع وسجود میں حالت قیام سے۔ یہہ کہ رکوع وسجود بیٹھ کر کرتے اور جب بیٹھ
کر پڑھتے رکوع وسجود بھی اوسی حالت میں کرتے اور اس حدیث میں رکوع وسجود کھڑے ہو کر بھی کرنا آیا ہے یعنی
قرات پڑھتے بیٹھ کر پھر کھڑے ہوتے اور تھوڑی قرات بھی پڑھتے پھر رکوع وسجود بھی کرتے پس تین طرح پڑھتے
حضرت کی نماز تہجد کی تمام کھڑے یا تمام بیٹھے یا قرات بیٹھ کر پڑھتے بعد ازاں کھڑے ہوتے اور رکوع وسجود
کرتے اور اس طرح نہ تھی کہ قرات کھڑے ہو کر پڑھیں اور پھر بیٹھ کر رکوع وسجود کریں ح ع اور کہا
حضرت عائشہ نے کہ نہ تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کسی چیز پر نفلوں سے بہت محافظت ومداومت کرنے
جیسے کہ محافظت کرتے دو رکعتوں سنت فجر پر ف یعنی سنتیں فجر کی سب سے
موکد ہیں کہ سفر وحضر میں اونکو حضرت نہ چھوڑتے اور فقہ کی کتابوں میں لکھا ہے کہ بغیر عذر کے اونکو
بیٹھ کر پڑھنا درست نہیں ح م اور فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے رَكْعَتَا الْفَجْرِ خَيْرٌ مِنَ
الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا یعنی سنتیں فجر کی بہتر ہیں دنیا سے اور اوس چیز سے کہ دنیا میں ہے ف یعنی دنیا اور
دنیا کی چیزیں اگر اللہ کی راہ میں خرچ کرے اوس سے یہہ افضل ہیں اور جو چیز دنیا کی کہ اوسمیں تجمل کرے
اور راہ دین میں خرچ نکرے اوسمیں اچھا پن کہاں ہے کہ اوس سے اونکو بہتر کہیں اور لکھا ہے علمانے کہ
سب سے زیادہ موکد سنتیں فجر کی ہیں اور بعد انکی سنتیں مغرب کے اور بعد انکی سنتیں ظہر کی بعد کی اور
بعد انکی سنتیں عشا کی اور بعد ان سبھوں کی سنتیں ظہر کی پہلی کی ح اور فرمایا رسول خدا صلے
اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ ہو تم میں سے نماز پڑھنے والا بعد جمعہ کی پس چاہیے کہ پڑھے چار رکعت اور فرمایا
رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے مَنْ حَافَظَ عَلٰى اَرْبَعِ رَكَعَاتٍ قَبْلَ الظُّهْرِ وَاَرْبَعٍ بَعْدَهَا
حَرَّمَهُ اللّٰهُ عَلَى النَّارِ یعنی جو شخص محافظت یعنی مداومت کرے اوپر چار رکعتوں کی پہلے
ظہر کے اور [illegible] کا ہوتا ہے حرام کرتا ہے اوسکو اللہ آگ پر یعنی مطلق یا ہمیشہ آگ میں نہیں رہنے کا ف
اور دیکھا چاہیے کہ جب ادا کرے چار رکعت ظہر کی بعد کی ساتھ تشہد و سلام کے اور کلام
اور بعد اسکو پایا گا جو ہاتھ
میں اگر یہہ چار رکعتیں سنتوں کی دو رکعتوں سمیت ہیں یا سوا انکی ظاہر یہہ ہے کہ یہہ چار سوا

اول دو کی ہین کذا ذکر الشیخ عبدالحق رح و ملا علی قاری رح نے بھی لکھا ہی کہ دو رکعتین انمین سے مؤکد
ہین اور دو مستحب پس اولی یہہ ہی کہ پڑہی جاوین ساتہہ دو سلامون کی + فرمایا رسولخدا صلی اللہ علیہ
وسلم نے چار رکعتین پہلی ظہر کی کہ نہین اونمین سلام پہیرنا یعنی افضل یہہ ہے کہ آخر ہی کو سلام
پہیرے درمیان مین نہ پہیرے کہولی جاتی ہین اونکی لیے دروازے آسمان کے ف یعنی قبول ہونے مین
جناب باری مین اور نازل ہوتی ہین بسبب اونکی انوار رحمت کے اور اسمین اختلاف ہے کہ یہہ چار رکعتین
سنتین ظہر کی ہین یا سوائے اونکی کہ پہلی اونکی پڑہی جاتی ہین جسکو نماز فی الزوال کہتی ہین اور مختار
یہہ ہی کہ یہہ غیر سنت کی ہین یعنی فی الزوال ح اور تہی رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم پڑہتی چار
رکعتین بیچ ڈہلنی آفتاب کے پہلی ظہر سے یعنی نماز فی الزوال اور فرمایا تحقیق یہہ وقت ہے کہ کہولے
جاتی ہین اوسمین دروازے آسمان کے یعنی واسطی چڑہنی اعمال صالحین کے پس دوست رکہتا ہون
یہہ کہ چڑہین واسطی میرے اوسمین عمل نیک ف اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ یہہ ساعت قبول
کی ہی جو عمل نیک کہ اسوقت مین مقبول ہی اور وقت مین نہین اور نماز افضل ہے اعمال مین پس ہوا
اوسکا افضل ہوکا ح اور تہی فرمایا رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم نی رحمت کرے اللہ اوس شخص کو کہ پڑہی
پہلی عصر سے چار رکعت ف لفظ رحم اللہ مین اشارہ ہے اور مستحب ہونے اس نماز کی ح اور تہی رسولخدا
صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑہتی پہلی عصر کے چار رکعتین فرق کرتی درمیان اونکی ساتہہ سلام کرنیکی اوپر
فرشتون مقربین کی اور اونکی کہ تابع اونکی ہین یعنی موجودین مسلمانون مین سے اور ایمان والون
مین سی ف مراد اسلام سے یہان التحیات پڑہنی ہی کہ دو رکعتون کی بعد التحیات پڑہتی اور چار
رکعت کی بعد سلام پہیرتی ح اور تہی رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑہتی پہلی نماز عصر کے دو رکعتین
ف عصر کی سنتونمین دو روایتین آئی ہین دو کی بہی اور چار کی بہی پس مصلی کو اختیار ہے کہ خواہ
چار پڑہی چاہی دو لیکن چار افضل ہین ح اور فرمایا رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو پڑہے بعد مغرب کے
چہہ رکعتین کہ نہ بولی درمیان اونکی ساتہہ کلام بد کے برابر کیجاتی ہین واسطی اوسکی ساتہہ عبادت بارہ برس کی
ف اسکو لوگ صلوٰۃ الاوابین کہتی ہین یہہ نام اسکا ابن عباس سے منقول ہی اور حدیث سے یہہ سمجہا جاتا ہی کہ دو رکعتین سنت
معمولی کے بہی داخل چہہ مین ہین اور اسیطرح جو بیس رکعتین حدیث آئندہ مین منقول ہین اونمین
بہی وہی داخل ہین کہا ہے طیبی نے پس پہلی دو سنتین علیحدہ اور باقی مین اختیار ہی چاہی چار اکہٹی پڑہے چاہی دو دو اور اس حدیث کو
ترمذی وغیرہ نی ضعیف کہا ہی لیکن فضائل اعمال مین عمل کرنا حدیث ضعیف پر جائز ہی اور اسکو ابن خزیمہ نی بہی اپنی صحیح مین روایت
کیا ہی اور ابن ماجہ نے بہی اور کہا میرک شاہ نی کہ منقول ہی عمار بن یاسر سے کہ وہ بعد مغرب کی چہہ رکعتین پڑہتی تہی اور کہا دیکہا
مینی اپنی پیاری حبیب رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم کو پڑہتی بعد مغرب کے چہہ رکعتین اور فرمایا کہ جو کوئی پڑہی بعد مغرب کے چہہ رکعتین بخشے

فی الزوال
رواہ ابوداود
رواہ الترمذی
رواہ احمد
صلوۃ الاوابین
رواہ الترمذی
رواہ ابوداود

جاتی ہیں گناہ اوسکی اگرچہ ہوں مانند جہاگ دریا کی روایت کی یہہ طبرانی نی ع اور حضرت ابو
اسحق رحمہ اللہ نی فرمایا کہ تحقیق ہماری یہہ ہی کہ چہہ اور میں سوای سنتوں موکدہ کی ہیں واللہ اعلم
اور فرمایا رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جو پڑہی بعد مغرب کی چہہ رکعتیں بناتا ہی اللہ اوسکی لیئی گہر
بہشت میں ق محدثین نے اس حدیث کو ضعیف لکہا ہی اور کہا ابن حجر نی کہ اسمیں ایک حدیث آئی ہی
کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم تہی پڑہتی اس نماز کی بیس رکعت اور فرماتی کہ یہہ نماز اوابین کی
ہی پس جسنے پڑہی یہہ مغفرت کی گئی اوسکی اور تہی سلف صالح پڑہتی اوسکو ایک جماعت علما
کی نی کہ روایت کی گئی ہیں اس نماز کی چہہ رکعتیں بہی اور چار رکعتیں بہی اور دو بہی پس اقل اسکی
دو رکعت ہیں اور اکثر بیس اور روایت کی گئی ہیں اسمیں حدیثیں بہت ج ع اور کہا عائشہ
رضی اللہ عنہا نی مَا صَلّٰی رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ الْعِشَاءَ قَطُّ فَدَخَلَ عَلَیَّ اِلَّا
صَلّٰی اَرْبَعَ رَکَعَاتٍ اَوْ سِتَّ رَکَعَاتٍ یعنی نہیں نماز پڑہی رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نماز عشا کی کہہ
پہر آئی ہوں نزدیک میری مگر نماز پڑہی چار رکعتیں یا چہہ رکعتیں ف چار رکعتیں یعنی دو رکعتیں موکد
اور دو مستحب اور او ست رکعات میں لفظ او کا احتمال رکہتا ہی کہ شک کی لئی ہی یا تنویع کی لئی اور
روایتوں میں بعد عشا کی دو رکعتیں آئی ہیں اور بعضی روایتوں میں چار بہی آئی ہیں اور چہہ رکعتیں سوا
اس حدیث کی نہیں آئی ہیں واللہ اعلم اور فرمایا انحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ جو کوئی پڑہی پہلی عشا
کی چار رکعتیں ہوتا ہی گویا کہ تہجد پڑہی اوس رات اور جو کوئی پڑہتا ہی چار رکعت بعد عشا کی
ہوتا ہی گویا کہ پڑہیں چار رکعتیں لیلۃ القدر میں رواہ سعید بن منصور فی سننہ غ ح و برہان شرح
مواہب الرحمان * اور کہا حضرت عمر رض کہ سنا میں نی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ فرماتی تہی
چار رکعتیں پہلی ظہر کی کہ پیچہی دوپہر کی یعنی بعد الزوال سنتیں ظہر کی حساب کی جاتی ہیں اور برابر کی جاتی
ہیں یعنی فضیلت اور ثواب میں ساتہ چار رکعت کی کہ نماز تہجد میں پڑہی جاویں یعنی تہجد کی چار رکعت
کا سا ثواب ہوتا ہی اونکا اور نہیں کوئی چیز مگر وہ تسبیح کرتی ہی اللہ کو اوسوقت پہر پڑہی یہہ آیت تتفیؤ
ظِلٰلُہٗ عَنِ الْیَمِیْنِ وَالشَّمَآئِلِ سُجَّدًا لِّلّٰہِ وَھُمْ دٰخِرُوْنَ یعنی ہہلتی ہیں سایہ ہر چیز کی داہنی طرف سی اور بائیں
طرف سی سجدہ کرتی ہوی واسطی اللہ کی اور وہ ذلیل ہیں ق حضرت نے واسطی رغبت دلانی کی اس نماز پر اور بطور
دلیل کی دعوی پر اور یہہ آیۃ مذکورہ پڑہی اور مراد تہجد سی تابعداری ہی خواہ بالطبع ہو خواہ باختیار کہ سبب
تابعداری اوسکی حکم کی ہیں اس بات میں کہ پیدا کیا حق تعالی نی ح اور کہا مختار ابن فلفل نے کہ پوچہا میں
انس بن مالک سی حال نفل کا پیچہی عصر کی پس کہا تہی حضرت عمر رض مارتی تہی اوسکی ہاتوں کو کہ بعد نماز
عصر یعنی منع کرتی تہی لوگوں کو بعد عصر کی نماز پڑہنی سی اور تہی ہم پڑہتی زمانہ رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم کی میں

اور لی

دو رکعتین بہی غروب ہونی آفتاب کے پہلی نماز مغرب کے پس کہا مین نی انس کو کیا تہی رسول خدا صلی
اللہ علیہ وسلم پڑہتی ان دو نو رکعتون کو کہا کہ تہی دیکہتی ہمکو نماز پڑہتی پس نہ حکم فرماتی ہمکو اور نہ
منع کرتی ہمکو ف نہ حکم فرماتی نہ منع فرماتی اس سی تقریر حضرت سی ثابت کی یعنی حضرت نی روا رکہا
اور خلفای راشدین ان دو نو رکعتون کی قائل نہین تہی پس اقتدا اونکا کافی ہی اور اکثر فقہا بہی
منع کرتی ہین اسلئی کہ لازم آتی ہی اسکی پڑہنی مین تاخیر مغرب کی ع اور آیا ہی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم
آئی مسجد بنی عبد الاشہل کی ہین کہ نام ایک قبیلہ کا ہی پس پڑہی اوس مین نماز مغرب کی یعنی فرض و سنت
پس جب پڑہ چکی یعنی بعضی قوم اپنی نماز فرض دیکہا اونکو حضرت نی کہ پڑہتی ہین نفل یعنی سنتین مغرب کی
بعد نماز مغرب کی پس فرمایا کہ یہہ یعنی سنت مغرب کی یا مطلق نوافل نماز گہر مین پڑہنی کی ہی روایت
کی ہی یہہ ابو داود نی اور بیچ روایت ترمذی اور نسائی کی یون ہی کہ کہڑی ہوی لوگ نفل پڑہنی لگی پس فرمایا
پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ لازم ہی تمکو پڑہنا اس نماز کا گہرون مین ف نوافل نماز گہرون
کی ہی پڑہنا انکا گہرون مین اس لئی کہ دور تر ہی ریا سی اور قریب تر ہی طرف اخلاص کے اور گہرون
مین برکت ہوتی ہی اور ظاہر یہہ ہی کہ یہہ حکم اوسکی لئی ہی کہ ارادہ کرتا ہی پہرنیکا طرف گہر اپنی کی بخلاف
اعتکاف کرنیوالی کی مسجد مین کہ پڑہی مسجد ہی مین اور نہین کراہیت ہی بالاتفاق جاننا چاہی کہ افضل
یہہ ہی کہ نماز نفل سوای فرضون کی گہر مین ادا کری اور اسی طرح تہا عمل آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
کا مگر کسی سبب یا عذر سی ہوا ہو تو خیر خصوصا سنت مغرب کے کہ اکثر گہر ہی مین پڑہتی اور بعضی علما
نی کہا ہی کہ اگر سنتین مغرب کی مسجد مین ادا کری تو سنت سی واقع نہین ہوتین اور بعضون نی کہا ہی
گنہگار ہوتا ہی اور جمہور اسپر ہین کہ گنہگار نہین ہوتا اور امر استحباب کی لئی ہی اور حاشیہ ہدایہ
کی بیچ جامع صغیر سی لکہا ہی کہ اگر نماز مغرب کی مسجد مین ادا کری اگر ڈرتا ہی کہ بعد پڑہنی کی گہر مین
شغل پیش آویگا کہ مانع ہوگا سنت پڑہنی سی تو صحن مسجد مین ادا کری اور اگر یہہ ڈر نہین ہی تو افضل
یہہ ہی کہ گہر مین جا کر پڑہی ح اور کہا ابن عباس نی کہ تہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم دراز کرتی قرأت کو یعنی کبہی دو نو رکعتون
مین پیچہی مغرب کے یہان تک کہ متفرق ہوتی اہل مسجد ف اس حدیث سی معلوم ہوا کہ سنتین مغرب کی حضرت مسجد مین
پڑہتی تہی پس محمول کسی سبب اور عذر پر ہی کہ گہر مین جانی سی مانع آیا مسجد مین پڑہین اور ظاہر تر یہہ ہی کہ حمل کیا
جاوی بیان جواز پر یعنی اسلئی پڑہین کہ لوگ معلوم کر لین کہ جائز یون بہی ہی یا اعتکاف مین پڑہی ہون
اور احتمال ہی کہ گہر مین پڑہی ہون اور گہر متصل مسجد کی تہا کہ دروازہ طرف مسجد کی تہا ابن عباس نی
حضرت کو سامنی سی پڑہتی دیکہا ہو اور بیان اوسکا کیا ہو اور ظاہر یہہ ہی کہ دراز کی قرأت کی ہی کبہی سہو یا ہوا اس لئی
کہ ثابت ہوا ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ان دو نو رکعتون مین اکثر قل یا اور قل ہو اللہ پڑہتی تہی

ع۱۲ اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ نماز پڑہے بیچہے مغرب کے پہلی بولنے کی دو رکعتیں
اور ایک روایت میں چار رکعتیں لکہی جاتی ہی نماز اوسکی علیین میں ف یعنی سنتیں مغرب کی یعنی مغرب کے فرضوں کی بعد
سنتوں کی بعد اور دو رکعتیں یعنی سنتیں مغرب کے یا سوا اونکی اور چار رکعتیں و انکی کی سنت مغرب کے اور دو سوا
اونکی یا چار ون سوا سنتوں کے پس یہ دو یا چار کہ سوا فرضوں کے ہوں اونکو صلوٰۃ الاوابین کہتی ہیں اور لکہی
لیجاتی ہی نماز اوسکی یعنی نفل اوسکی یا فرائض ہمت علیین میں یہ کنایہ ہی کمال قبول سے اس نماز کے
سی اور بہت ثواب اسکی ہی اور علیین نام ایک مقام کا ہی ساتوین آسمان پر کہ اوسمیں ارواحیں مومنوں
کی جاتی ہیں اور عمل اونکی لکہی جاتی ہیں ع۱۳ روایت ہی حذیفہ سی ساتہ اوسکے اور زیادہ کیا کہ پس تہے
حضرت فرماتی جلد پڑہو دو رکعتیں بیچہے مغرب کی یعنی سنتیں اوسکی اسلئی کہ تحقیق وہ دونوں اوٹہائی جاتی ہیں ساتہہ
فرضوں کی ف اس لئی کہ یہہ دونوں رکعتیں اوٹہائی جاتی ہیں علیین میں پس جلدی پڑہو بغیر فاصلہ
کے فرضوں سے تا ملائکہ عمل لیجاتے ہوئے منتظر نہوں اور ظاہر یہہ ہے کہ بعد اسکی پڑہنا دعا یا ذکر کا کہ ثابت
ہوا ہی پڑہنا اوسکا بعد فرضوں کی حضرت سی منافی تعجیل کے نہیں یا یوں کہا جاوی کہ پڑہنا اوسکا بعد دونوں
رکعتوں کے منافی بعدیت کی نہیں بلکہ یہاں ایک اور شبہ آتا ہی کہ فضیلت ان دونوں رکعتوں کی پڑہنی کی گہر میں
ثابت ہوئی ہی پس اگر گہر دور ہو تو جلدی نہیں ہو سکتی پس اس صورت میں کیا کری جواب اسکا یہہ ہے کہ ظاہر یہہ ہے
کہ گہر اختیار کری کہ تاکید اوسکی بہت ہے واللہ اعلم ع۱۴ اور تہی ابن عمر جب کہ پڑہ چکتی نماز جمعہ کی مکہ میں
تو آگی بڑہتی پہر پڑہتی دو رکعتیں پہر آگی بڑہتی پڑہتی چار رکعتیں اور جب ہوتی مدینہ میں پڑہتی نماز جمعہ کی پہر پہر جاتے
گہر اپنی کی پہر پڑہتی دو رکعتیں مسجد میں پس کہا گیا واسطے اونکی کہ کیوں گہر میں پڑہتی مسجد میں پس کہا تہی رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم کرتے یہہ ف آگی بڑہ جانا بمنزلہ نکلنے کی تہا اور لکہا ہی علمائی کہ شاید فرق درمیان مکہ اور
مدینہ کی اسلئی تہا کہ گہر عمر رض کا مدینہ میں نزدیک مسجد کی تہا اور ان کو سنت گہر میں پڑہتی اور مکہ میں مسافر تہی اور مکان
حرم سے دور تہا پس واسطے پڑہنی کو قائم مقام گہر کی کیا اور زیادتی نماز یعنی چہہ رکعت اسلئی تہی کہ وہاں زیادہ ثواب تہا اور
سنت مؤکدہ نزدیک امام ابو حنیفہ کی بعد جمعہ کے چار رکعت ہیں چنانچہ ملا علی قاری نی معنی اس حدیث کی کہ پڑہتی تہی جمعہ کے دو رکعتیں
پہر پڑہتی بیچہے اوسکی چار رکعتیں یہہ لکہی ہیں کہ پہلی دو پڑہا کرتے تہی بعد اوسکی چار پڑہنی لگی یعنی دو اور زیادہ کرلیں
اور نہیں دو رکعتوں میں اسلئی کہ ثابت ہوئی اونمیں ترجیح زیادہ کی حدیث انتہی اور صاحبین کی نزدیک سنت بعد جمعہ کی چہہ
رکعتیں ہیں اول چار پہر دو ع۱۵ اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ نہ بیٹہے یعنی مسجد میں یہانتک کہ پڑہی دو رکعت
ف اس نماز کو تحیۃ المسجد کہتی ہیں اور اسی حدیث سی امام شافعی نی واجب ہونا اس نماز کا ثابت کیا ہے اور ہمارے نزدیک مستحب
اور علمائے حنفیہ نی لکہا ہی کہ اگر مسجد میں جاکر قضا نماز پڑہی یا سنتیں یا اور نماز تو بہی اسکا ثواب حاصل ہوگا اور اگر وقت
کراہت نماز نفل کا ہو تو قضا نماز پڑہی اگر اوسکی ذمہ ہو اور نہیں تو پڑہی سبحان اللہ والحمد للہ ولا الہ الا اللہ واللہ اکبر

ہمراہ لیکے کہ جب مسجد میں آوے تو نیت اعتکاف کی کرے کہ اعتکاف کیا میں جب تک کہ مسجد میں رہے اور کعبہ میں
طواف اوسکا قائم مقام تحیۃ المسجد کی ہوجاتا ہے فجر وعلی

فصل بیان میں نماز رات کی یعنی تہجد کی

نماز رات کی حضرت سے روایتیں مختلف آئی ہیں جو شخص اون میں سے اختیار کرلے برے کی اتباع کی پاوے لیکن بہتر
اگر کبھی اسطرح پڑہے کبھی کسطرح تو بہت مناسب ہے اور موافق پڑھے ساتھ سنت کے اور رکعتیں اوسکی تیرہ ہیں اور
گیارہ بھی اور اسکے بعد ساتھ بھی آئی ہیں اور بعضی علما نے پانچ بھی کہی ہیں اور تیرہ سے زیادہ نا پسند کیا
بیں بعضوں نے فجر کی سنت گنی ہیں اور بعضوں نے بغیر اوسکی بہت صحیح قول یہی ہے اور کبھی وتر ساتھ
ایک رکعت کے اور کبھی ساتھ تین رکعتوں کی اور بعضی روایتوں میں عدد وتر کا داخل اوسکی گنتی ہے اور
بعضی تمام ہے اور بعضی میں اطلاق کیا ہے وتر کو ایک رکعت پر اور بعضی میں تین پر یا پانچ اور سات اور
بعضے میں تمام نماز رات کو وتر کہا ہے اور قاضی ثناء اللہ صاحب رحمہ نے لکھا ہے کہ نماز تہجد کی سنت مؤکدہ
ہے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی ترک نہیں کی اور اگر کبھی نا وقت ہوئی تو بارہ رکعتیں دن میں قضا فرمائیں اور
نماز تہجد کی چار رکعت سے کم نہیں آئی ہے اور بارہ سے زیادہ ثابت نہیں ہوا اور پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کا
وتر کے بعد تہجد کی پڑھنی بھی سنت ہے جسکو اپنے اوپر نفس پر اعتماد ہو وتر بعد تہجد کی آخر شب میں پڑھے
کہ یہ بہتر ہے اور اگر اعتماد نہ ہو تو پہلے سونے سے پڑھے کہ احتیاط اسمیں ہے اور پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے
کبھی تہجد مع وتر کی سات رکعت پڑھی اور کبھی نو اور کبھی گیارہ اور کبھی تیرہ اور کبھی پندرہ اور کبھی
دوگانہ دوگانہ اور کبھی چار چار اور کبھی مع ساتھ ایک سلام کی اور کبھی ہر دوگانہ ساتھ وضو جدید کی اور مسواک کی
پڑھی اور بعد ہر دوگانہ کی آرام فرمایا اور یہ سب آیا ہے اور تہجد میں قیام بہت دراز فرماتے تا بحدیکہ پائے مبارک
سوجہ گئے اور پہٹ گئے اور کبھی چار رکعت لیوں ادا کیں کہ پہلی رکعت میں سورہ بقر اور دوسری رکعت میں
سورہ آل عمران اور تیسری میں سورہ نسا اور چوتہی میں سورہ مائدہ پڑہی اور جسقدر قیام کیا اوسی قدر
رکوع اور اوسیقدر قومہ اور اوسیقدر سجود اور اوسی قدر جلسہ ادا فرمایا اور کبھی ایک رکعت میں چار دو سورتیں
تمام فرمائیں اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے ایک رکعت وتر کی میں تمام قرآن ختم کیا لیکن مستحب یہ ہے کہ ہر روز اسقدر
تدرپڑہے کہ دوام اوسپر کرسکے ایک مہینے میں ایک ختم کرے یا دو ختم یا تین ختم اور اکثر صحابہ سات رات
میں ختم کرتے پہلی شب اول تین سورتیں بقرہ اور آل عمران اور نساء اور دوسری شب پانچ سورتیں
اور تیسری شب سات سورتیں اور چوتہی شب نو سورتیں اور پانچویں شب گیارہ سورتیں
اور چھٹی شب تیرہ اور ساتویں شب آخر قرآن تک اور اس ختم کو ختم بشوق کہتے ہیں
اور قرآن ترتیل سے پڑہے اور مستحب یہ ہے کہ نماز صبح کے جماعت سے پڑہکر آفتاب کی
بلند ہونے تک ذکر میں مشغول رہے اوسوقت دوگانہ نفل کا ادا کرے ثواب ایک حج اور ایک عمرہ کا

پورا یا اونکا کیا یا فی الحدیث اور ذکر بعد رکعت اول وتر میں تیسری حق تعالی فرماتا ہی کہ ائی فرزند لک
اوسکو کفایت کرونگا اور اوسکو نماز اشراق کہتی ہیں اسی طرح جانا چاہی کہ تہجد کی نماز محققین کے نزدیک
سنت موکدہ ہی جیسا کہ قاضی صاحب نے لکہا اور ملا علی قاری رحمہ اللہ نے بہی ایسا ہی لکہا ہی اور ہمارے
مولانا اسحق صاحب رحمہ بہی یہی فرماتی تہی کہ حدیثون سے سنت موکدہ ہی ہونا اسکا معلوم ہوتا ہی اور رعایہ
نے مستحب لکہا ہی اور اوسکو اوپر ختم مذکور کو نہی مشوق کیا تو اشارہ ہی ف سی سورہ فاتحہ اور بقرہ سی سورہ مائدہ
اور ی سی سورہ یونس اور ب سی سورہ بنی اسرائیل اور ش سی سورہ شعرا اور و اور ی سی سورہ و الصافات
اور ق سی سورہ ق اور معمول قاضی صاحب مرحوم کا بہی یہی تہا کہ اسی طرح پڑہتی تہی تہجد میں اور
اور اکثر بزرگان دین کا بہی معمول تہا اور کہا عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ تہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑہتی
بیچ اکثر درمیان اسکی کہ فارغ ہون نماز عشا سی فجر تک گیارہ رکعتیں سلام پہیرتی ہر دو رکعت پر اور
وتر کرتی ساتہہ ایک رکعت کی پہر کرتی سجدہ اس رکعت میں بقدر اوس چیز کی کہ پڑہی ایک شخص پچاس آیت
پہلی اس سی کہ اوٹہاتی سر اپنا پس جس وقت کہ چپ ہوتا موذن اذان دینی نماز فجر کی سی اور ظاہر ہوتی
واسطی اونکی فجر یعنی روشنی ہوتی کہڑی ہوتی پس پڑہتی دو رکعتیں ہلکی یعنی سنتیں فجر کی پہر لیٹتی اپنی
داہنی کروٹ پر یہان تک کہ آتا انحضرت کی پاس اذان دینی والا واسطی تکبیر کی یعنی اذن چاہتا واسطی
تکبیر کی پس نکلتی آپ نماز کی لئی ف وتر کرتی ساتہہ ایک رکعت کی یعنی وہ رکعت ملی ہوی ہوتی تہی
انی اوپر کی دوگانہ سی یہہ کہا ابن ملک نے اور ابن حجر شافعی نے کہا کہ اس حدیث سی یہہ معلوم ہوا کہ اقل
وتر کی ایک رکعت ہے علیحدہ اور سلام پہیرتی ہر دوگانہ پر اور یہی مذہب ہے تینون اماموں کا اور پہر سجدہ
کرتی الخ ظاہر مراد یہہ ہے کہ ہر ایک سجدہ ان رکعتون کا بقدر مذکور کی کرتی یا یہہ مراد ہے کہ ایک سجدہ وتر
کی سجدون میں سی یا سب سجدہ اوسکی اتنی دیر کرتی تہی اور یہہ بعضی شہرون میں بعد وتر کی دو سجدہ کرتی ہیں ساتہہ کیفیت معروفہ کی اور بعضی
روایات ضعیفہ قصہ کبیر میں فضیلت اوسکی کی واقع ہوئی ہے لیکن اصل اوسکی حدیثون سے ثابت نہیں اور نہیں وارد ہوا ہی بیچ روایات
فقہ مختار اور عمل نہیں ہے اوپر حرمین شریفین میں بہی بلکہ تمام شہرون عرب میں اور ایک عالم نے اس بعض روایت کی لکی ہی
کہا گیا ہی یہہ وہ سنی ہی اونکیکی اور نہیں کیا ہی کوئی امام مذاہب بعضون سی طرف سنت ہونی اوسکی کی اور مستحب ہونی
اوسکی کی اور اکثر حنفیہ دیار عرب کی جانتی بہی نہیں اونکو اور بعضون نے نقل کی ہی کراہت اوسکی اور سنتیں فجر کی پڑہی کہ اول
تو اول اور مل ہو اند پڑہتی اور لیٹتی سنتونکی بعد اسلیئی کہ بسبب قیام رات کی کہ رنج اوٹہاتی تہی اوس سے استراحت ہوتی
اور فرض میں نشاط ہو پس مختار یہہ ہی کہ یہہ لیٹنا مستحب ہے اور کہا عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ تہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم جس وقت
کہ پڑہ چکتی دو رکعتیں سنت فجر کی پس اگر میں جاگتی تو بات کرتی مجہسی اور اگر میں سوتی ہوتی تو لیٹ رہتی ف کہا ابن
ملک نے کہ اسمیں دلیل اسپر ہے کہ فرق کرنا درمیان سنتوں صبح کی اور فرضوں کے جائز ہی اور دلیل اسپر کہ مستحب نہیں

ہین کرتی ساتہہ اون کے انتہی یعنی جو کہتا ہی کہ کلام کرنا درمیان سنت اور فرض کی باطل کردیتا ہی نماز کو یا اوسکی
ثواب کو پس قول اوسکا باطل ہے لیکن البتہ نہین ہی کلام انحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا کلام آخرۃ کا ہوتا
تہا اور کلام دنیا کا البتہ خلاف اولی ہی خصوصا درمیان دو نماز کے اسلیی کہ حکمت بیچ مقرر ہونیکی سنت
پہلی کی یہہ ہی کہ مستعد ہووی بسبب اوسکی واسطی کمال حالت کی اور دور ہووی غفلت سے پہر داخل ہووی فرضون مین ساتہہ
کمال حضور کی اور لذت کی کذا ذکرہ علی رحمہ اور حضرت شیخ دہلوی نی لکہا ہی کہ مکروہ رکہا ہی بعضی علما نی اصحاب وغیرہ
سے کلام کرنا بعد طلوع فجر کی تا ادا کرنی نماز فجر کی مگر جو کہ ذکر اللہ تعالی کا ہو یا کلام ضروری ہو تو مضائقہ نہین
اور یہی قول ہی اسحق اور احمد کا اور کلام کرنا حضرت امام ابن حنبل کا تہا چنانچہ قول حضرت عائشہ کا ان کانت لہ
حاجۃ کلمنی مشعر ہی اسپر اور تہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑہتی راتکو تیرہ رکعتین اونمین تہی ہوتی اور
دو رکعتین سنت فجر کی ف یعنی تین رکعتین اونمین سے وتر کی ہوتی تہین اسلیی کہا کہ افضل ہی ہمارے نزدیک ہے ی
اور ترمذی نی بہی شمائل مین ایک روایت حضرت عائشہ رض سی نقل کی ہی ثم یصلی ثلثا یعنی پہر پڑہتی تہی تین
رکعتین اور مسلم مین ثم اوتر بثلث آیا ہی یعنی پہر وتر پڑہتی تین رکعتین اور تیرہ رکعتین جو راتکی نماز
کہین اون دو رکعتین سنت فجر کی ہی اونہین مین گنی گئین تو واسطی قریب ہونی تہجد کی ساتہہ اونکی اور
اول انحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز شب کے گیارہ رکعتین تہین سمیت وتر کی جیسا کہ اوپر واقع ہوئی مین آیا ع
اور روایت ہے مسروق سی کہ کہا پوچہا مینے حضرت عائشہ سی حال رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کا رات کو پس
کہی ساتہہ رکعتین تہین اور کبہی نو اور کبہی گیارہ سوای سنت فجر کی ف ای دو رکعت فجر کی ظاہر یہہ ہی کہ
قول ساتہہ گیارہ کی ہی اور اسمین اشارہ ہی اسپر کہ تیرہ رکعتین مع دو رکعتون سنت فجر کی ہوتی تہین کذا ذکرہ الشیخ
علی قاری رحمہ نی لکہا ہی کہ ایک روایت مین جو آیا ہی کہ پندرہ رکعتین پڑہی ہین تو وہ محمول ہی اسپر کہ دو رکعتون
سنت فجر کو بہی اسمین گنا ہی یعنی تیرہ تہجد کی تہین اور دو سنت فجر کی باوجود اسکی پانچ نہین ہی اس سی کہ کون
مین حضرت کی تہجد کی بارہ اور تین وتر کی چنانچہ دلالت کرتی ہی اسپر یہہ حدیث کہ جب غالب ہوتین انکہین حضرت کی
تعالی تہجد اپنی سی پڑہتی دن کو بارہ رکعتین اور تہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب کہڑی ہوتی راتکو تاکہ نماز پڑہین
تہجد کی شروع کرتی نماز اپنی ساتہہ دو رکعتین ہلکی کی ف کتاب ازہار مین لکہا ہی کہ مراد ساتہہ دو رکعتون کے
تحیۃ الوضو کی ہین مستحب ہی اونمین تخفیف اور ظاہر یہہ ہی کہ یہہ دو رکعتین تہجد ہی مین کی ہوتی تہین کہ قائم مقام
تحیۃ الوضو کی تہین اس لیی کہ وضو کی لیی نماز علحدہ نہین ہے یعنی تہجد کی وقت ع اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
نی ایک تمہارا یعنی نیند سی راتکو پس چاہی کہ شروع کری نماز ساتہہ دو رکعتون ہلکی کی * اور روایت ہی ابن عباس سی
کہ رات گذاری مینی یعنی ایک رات مین حضر وسالی مین نزدیک خالہ اپنی کی کہ میمونہ تہین ایک رات اور نبی صلی اللہ علیہ
وسلم نزدیک اونکی تہی یعنی اونکی نوبت تہی پس باتین کین بعد سو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی ساتہہ اہل اپنی کی یعنی میمونہ سی

پہر قریب آدہی رات کے یا کچھ پہلے یا بعد جاگے حضرت پہر بیٹھے اور ہاتہ سے نیند منہ پر سے
پس ہاتہ ملنے لگے اور دیکھا طرف آسمان کے پس پڑہی یہہ آیت اِنَّ فِیْ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَاخْتِلَافِ الَّیْلِ
وَالنَّهَارِ لَاٰیٰتٍ لِّاُولِی الْاَلْبَابِ یعنی تحقیق بیچ پیدا کرنے آسمانون اور زمین کے اور اختلاف رات اور دن
کے یعنی کبہی اندہیرا کبہی اوجالا کبہی گرمی کبہی سردی کبہی دن بڑا کبہی رات البتہ نشانیان ہین واسطے عقلمندون
کے یہان تک تمام کئے سورۃ پہر کہڑے ہوئے طرف مشک کے پس کہولا بند اوسکا پہر ڈالا پانی پیالے مین پہر کیا
وضو درمیان دو وضوؤن کے یعنی بہت پانی بہایا کہ اسراف کو پہنچے اور نہ کم ڈالا اعضاء پہہ ہو ولے
بلکہ بیچ کی درجہ کا اچہا وضو کیا اور راوی کہتا ہے کہ نہایت کم پانی کی اور تحقیق پہنچایا پانی جہان پر
پہنچانا تہا پہر کہڑے ہوئے پس نماز پڑہی اور نماز مین سوئے پس گیا طرف مشک کی اور وضو کیا
یعنی مانند وضو حضرت کے پہر کہڑا ہوا مین بائین طرف حضرت کی پس پکڑا حضرت نے کان میرا پہر پہیرا
مجکو داہنی طرف اپنی پس پوری ہوئی نماز حضرت کی تیرہ رکعت پہر لیٹے اور سوئے یہان
تک کہ خراٹے لئے اور تہی عادت حضرت کی جب سوتے کہ خراٹے لیتے پس آگاہ کیا حضرت کو بلال نے ساتہ نماز کی یعنی نماز
صبح کے وقت ہونے کی اور کہا سو اٹہ کہڑے ہوئے پس نماز پڑہی یعنی سنت اور نہ وضو کیا اور تہی بیچ
دعا اونکی کہ درمیان سنت اور فرض کی پڑہتے یہہ الفاظ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ فِیْ قَلْبِیْ نُوْرًا وَّفِیْ بَصَرِیْ
نُوْرًا وَّفِیْ سَمْعِیْ نُوْرًا وَّعَنْ یَّمِیْنِیْ نُوْرًا وَّعَنْ یَّسَارِیْ نُوْرًا وَّفَوْقِیْ نُوْرًا وَّتَحْتِیْ نُوْرًا
وَّاَمَامِیْ نُوْرًا وَّخَلْفِیْ نُوْرًا وَّاجْعَلْ لِّیْ نُوْرًا یعنی یا الٰہی کر دے میرے دل مین نور یعنی نور ایمان اور فکر
اور میرے آنکہون مین نور اور میرے کانون مین نور اور داہنی میری نور اور بائین میرے نور اور اوپر میرے نور اور
نیچے میرے نور اور آگے میرے نور اور پیچہے میرے نور اور کر دے اور پیدا کر میرے لئے نور اور زیادہ کیا
بعضے راویون نے وَفِیْ لِسَانِیْ نُوْرًا یعنی اور پیدا کر میری زبان مین نور اور ذکر کیا بعضے نے وَعَصَبِیْ
وَلَحْمِیْ وَدَمِیْ وَشَعْرِیْ وَبَشَرِیْ یعنی اور کر دے پٹہے میری مین نور اور گوشت میری مین نور
اور خون میرے مین نور اور بالون میرے مین نور اور جلد میرے مین نور روایت کی یہہ بخاری مسلم نے
اور بیچ ایک روایت بخاری و مسلم کے یہہ بہی ہے وَاجْعَلْ فِیْ نَفْسِیْ نُوْرًا وَّاَعْظِمْ لِیْ نُوْرًا
یعنی اور کر دے میرے جان مین نور اور بڑا کر واسطے میرے نور اور بیچ اور روایت مسلم کے یہہ ہے اَللّٰهُمَّ
اَعْطِنِیْ نُوْرًا یعنی یا الٰہی دے مجکو نور ف حضرت میمونہ ہوئی خالہ ابن عباس کی حضرت پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی
دلیل ہے اوپر کلام کرنا بعد عشا کی مکروہ نہین جس وقت کہ ہو کلام آخرتی یا قبیل نصیحت کے یا بطریق احسان کے
گہر کی لوگون سے اور لیس ہی تہی نماز حضرت کی تیرہ رکعت یہہ تراویح و وتر سمیت تہی و لیکن شیخ ابن ہمام نے
پس لیا ہے جیسا ساتہ حدیث عائشہ کے کہا دو رکعت فجر کی اول تیرہ مین تہی پس نماز حضرت کی مختلف تہی

کبھی اس طرح او غرالی لیتی علامت ہی کشادگی دم انکی جلبہ کی او صفائی قوای جسمانی کی اور علماد کو
اکثر مشایخ کی عمل مین ہی اور پڑہنا اسکا بعد تہجد کی بہی آیا ہی اور اوسکو دعاء طویل کہتی ہین شیخ امام
شہاب الدین سہروردی نی عوارف مین لکہا ہی کہ دیکہا مینی کیسکو کہ مواظبت کری ہو اس دعا پر
مگر کہ نزدیک اوسکی ایک برکت ہوتی ہی اور یہہ دعا دراز ہی اوسکی آخر مین یہہ کلمات ہین جو کہ اس روایت
مین مذکور ہوئی حح اور ا روایت ہی ابن عباس سی کہ سوی نزدیک رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم کے
پس جاگی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور مسواک کے اور وضو کیا اور وہ پڑہتی تہی یہہ آیت اِنَّ فِي
خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ یہان تک کہ ختم کی سورۃ پہر کہری ہوی پس نماز پڑہی دو رکعت دراز کیا بیچ او
کہڑا رہنا اور رکوع کرنا اور سجدہ کرنا پہر پہری اور سوی یہان تک کہ خرائی لیتی پہر کیا یہہ یعنی جو مذکور
ہوا تین بار چہہ رکعتون مین ہر بار اوں تین بار مین سے مسواک بہی کرتی اور وضو بہی کرتی اور پڑہتی
یہہ آیتین پہر وتر پڑہتی تین رکعتین ف یہہ حدیث دلیل ہی اسپر کہ وتر کی تین رکعتین ہین چنانچہ مذہب
امام ابو حنیفہ کا یہی ہی اور بعضی مخالف ہین اسمین شافعی بہی اس لئی کہ مکروہ ہی اونکی نزدیک اقتصار
کرنا ایک رکعت پر حح اور روایت ہی زید بن خالد جہنی سی کہ اونہون نی کہا البتہ دیکہتا رہونگا مین نماز رسول
خدا صلی اللہ علیہ وسلم کیکو آجکی رات پس پڑہین حضرت نی دو رکعتین ہلکی پہر پڑہین دو رکعتین لمبی ہی لمبی پہر پڑہین
دو رکعتین اور یہہ دونو کم تہین اون دو رکعتون سے کہ پہلی اونکی تہین پہر پڑہین دو رکعتین اور یہہ دونو کم
تہین اون دو رکعتون سی کہ پہلی انکی تہین پہر پڑہی دو رکعتین اور یہہ دونو کم تہین اون دونون
سی کہ پہلی انکی تہین پہر پڑہین دو رکعتین اور یہہ دونو کم تہین اون دونون سی کہ پہلی انکی تہین پہر وتر
پڑہی پس یہہ تیرہ رکعتین ہوئین ف پس یہہ تیرہ رکعتین ہوئین اگر دو رکعتین خفیف داخل انہی
نماز مین شمار کہین تو وتر تین رکعت کا ہوگا اور اگر داخل نہین ایک رکعت کا ہوگا اور ظاہر تر اول ہی
حح اور روایت ہی حضرت عائشہ سے کہ کہا جب کہ ہوی عمر رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم کی اور بہاری
ہوا بدن مبارک بسبب بڑہاپی کی تہی اکثر نماز نفل حضرت کی بیٹہی ہوئی روایت ہی حذیفہ سی یہہ کہ
اوسنے دیکہا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو نماز پڑہتی رات کو پس تہے کہتی یعنی بعد نیت قلبی کے اَللّٰهُ اَكْبَرُ یعنی اللہ
بہت بڑا ہی تین بار اور کہتی ذُو الْمَلَكُوْتِ وَالْجَبَرُوْتِ وَالْكِبْرِيَاءِ وَالْعَظَمَةِ یعنی صاحب ملک کا اور
غلبہ کا اور بڑائی کا اور بزرگی کا پہر سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ پڑہتی پہر پڑہتی سورۃ بقرہ پہر رکوع کیا پس تہا
اندازہ رکوع اونکا مانند یعنی قریب قیام اونکی پس تہے کہتی اپنی رکوع مین سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيْمِ یعنی پاک ہی رب میرا
بڑا پہر اوٹہایا سر اپنا رکوع سے پس تہا کہڑا رہنا اونکا یعنی قومہ قریب رکوع اونکی کہتی تہی سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ رَبَّنَا لَكَ
الْحَمْدُ یعنی سنی رب ہمارے کی لئی ستایش ہی پہر سجدہ کیا پس تہی مقدار سجدہ اونکی قریب قومہ اونکی پس تہے کہتی سجدہ مین

سُبْحَانَ رَبِّیَ الْاَعْلٰی یعنی پاک ہے رب میرا بلند قدر پھر اوٹھاتا سر اپنا سجدہ سے اور بیٹھتے درمیان
دونوں سجدوں کی قریب سجدہ کے ہی کی اور بیٹھے کہتے یعنی جلسہ میں رَبِّ اغْفِرْ لِیْ رَبِّ اغْفِرْ لِیْ یعنے
ای رب میرے بخش واسطے میری ای رب میری بخش واسطے میری پس پڑہیں چار رکعتیں پڑہیں بیچ
بقر اور آل عمران اور نسا اور مائدہ یا انعام شک کیا شعبہ نے کہ راوی حدیث کا ہی ف کہا
رکوع قریب قیام کی یعنی جیسی قیام کو قدر معمولی سی دراز کیا ایسی رکوع بہی مقدار معمولی سی دراز کیا یہہ کہ
حقیقۃً مقدار رکوع کی قریب قیام کی تہی اور کبہی دونو برابر بہی ہوتی تہی جیسے کہ نسائی کی حدیث عوف
بن مالک کی میں روایت کیا ہی اور لفظ رب اغفرلی جو دو بار کہا احتمال ہی کہ دو بار کہتے ہوں وہ احتمال
یہہ بہی ہی کہ مراد بہت کہنا اوسکا ہو صح ع اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو کوئی قیام کرے
ساتہہ دس آیتوں کی نہیں لکہا جاتا غافلین سے یعنی نہیں لکہا جاتا نام اوسکا صحیفۂ غافلین میں اور
جو کوئی قیام کرے ساتہہ سو آیتوں کی لکہا جاتا ہی فرمان برداری کرنیوالوں سے اور جو کوئی
قیام کرے ساتہہ ہزار آیتوں کی لکہا جاتا ہی بہت ثواب جمع کرنیوالوں سے ف قیام کرے ساتہہ
دس آیتوں کی یعنی پڑہے دس آیتیں اپنی نماز میں سوچ کر اور سمجہہ کر اور کہا ابن حجر نے کہ پڑہے اونکو
دو رکعتوں میں یا زیادہ میں اور ظاہر سیاق حدیث سے معلوم ہوتا ہی کہ مراد یہہ ہی کہ سوای سورۂ فاتحہ
کی دس آیتیں ہوں انتہی اور ظاہر تر یہہ ہی کہ یہہ ثواب حاصل ہوتا ہی ساتہہ پڑہنے فاتحہ کی کہ سات
آیتیں ہیں اور تین آیتیں اوسکے اوپر اور یہہ قرات نماز کی ہیں اور طیبی کی عبارت سے معلوم ہوتا ہی کہ یہہ
حدیث مطلق ہی مقید نہیں ہے ساتہہ نماز کی اور نہ ساتہہ رات کی یعنی جب پڑہے گا یہی ثواب پاویگا اور
ذکر کیا بغوی نے اس حدیث کو بیچ محل کامل تر کی یعنی باب صلوۃ اللیل میں یعنی رات کو پڑہے تہجد وغیرہ
میں تو بہت سا ثواب پاویگا اور سید نے لکہا ہی کہ قیام کرنا کنایہ ہی اس سے کہ یاد کرے اون آیتوں کو اور
ہمیشہ کرے اور پڑہتے اونکی کی اوپر تفکر کرے اونکے معنوں میں اور عمل کرے موافق اونکے واللہ اعلم
صح اور اسیسے روایت ہی ابو ہریرہ سے کہ کہا تہا پڑہنا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا رات کو مختلف کبہی بلند اور کبہی
پست ف یعنی جیسا مناسب حال اور وقت کی چاہتے ویسا پڑہتے لکہا ہی علما نے کہ اگر تنہا ہوتے
بلند آواز سے پڑہتے اور اگر کوئی وہاں سوتا ہوتا تو پست آواز سے پڑہتے ع اور روایت ہی ابن عباس
سے کہ کہا تہا پڑہنا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا مقدار اوس چیز کی کہ سنتا اوسکو وہ شخص کہ ہوتا صحن میں
اور حضرت ہوتے حجرے میں ف یعنی نہ بلند آواز سے پڑہتے اور نہ چپکے پڑہتے کہ کوئی سنے نہیں بلکہ
اس طرح پڑہتے جو کہ مذکور ہوا اور یہہ بیان رات کی قرات کا ہی اور جب مسجد میں پڑہتے نسبت اسکی
زیادہ پکار کر پڑہتے ع اور آیا ہی کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نکلے ایک رات پس ناگہاں پہنچے ابو بکر رضی اللہ عنہ

پڑہتے نماز پڑہتی تہی اوس حال مین کہ وہ پست کرتی تہی آواز اپنی اور گذری عمر رضی اللہ عنہ پر اور وہ پڑہتے تہے
نماز در حالیکہ بلند کرنیوالی تہی آواز اپنی کہا قتادہ نے پس جبکہ جمع ہوئے ابوبکر اور عمر رضی اللہ عنہ نزدیک نبی
صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمایا ہے حضرت نے اے ابوبکر گذرا تہا مین تجہپر اور تو نماز پڑہتا تہا پست کئے آواز
اپنی کہا ابوبکر نے تحقیق سناتا تہا مین اوسکو کہ مناجات کرتا تہا مین اوس سے یا رسول اللہ یعنی جس سے مناجات
کرتا تہا رب اپنے سے وہ سنتا ہے نہین محتاج طرف بلند کرنے آواز کے اور فرمایا حضرت نے واسطے عمر کے
کہ گذرا تہا مین تجہپر اور تو نماز پڑہتا تہا بلند کئے ہوئے آواز اپنی پس کہا عمر رضی اللہ عنہ نے کہ اے رسول خدا جگاتا
تہا مین سوتے ہوونکو کہ وقت عبادت کے بسبب گرانی نیند کے جاگتے نہین اور جاہتی ہین کہ جاگین اور ہانکتا تہا
مین شیطان کو پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اے ابوبکر بلند کر آواز اپنی کچھہ اور فرمایا حضرت نے عمر کو
کہ پست کر آواز اپنی کچھہ یعنی دونون کو رہنمائی کی طرف اعتدال کی اور کہا ابوذر رضی اللہ عنہ نے کہ قیام کیا رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نے صبح تک ساتھہ ایک آیت کے اور آیت یہہ ہے اِنْ تُعَذِّبْهُمْ فَاِنَّهُمْ عِبَادُكَ
وَاِنْ تَغْفِرْ لَهُمْ فَاِنَّكَ اَنْتَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ یعنی اگر عذاب کرے اونکو پس تحقیق وہ بندے
تیرے ہین اور اگر بخشے واسطے اونکے پس تحقیق تو غالب حکمت والا ہے **ف** یہہ آیت حضرت عیسی علیہ السلام
روز قیامت کے اپنی امت کے حق مین جناب باری تعالی مین عرض کرینگے اور حضرت صلی اللہ علیہ و
سلم نے وقت تہجد کے گویا بسبب حال اپنی امت کے پڑہی یعنی حال اپنی امت کا عرض کیا اور بخشش مانگی
وقت قیام سے صبح تک بار بار یہی پڑہتی رہے صلی اللہ علیہ وسلم الف الف صلوات اور فرمایا رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نے جبکہ پڑہ چکے ایک تمہارا دو رکعتین سنت فجر کی پس چاہیے کہ لیٹ رہے داہنی کروٹ اپنی پر
ف یعنی تا راحت پاوے رنج شب بیداری سے اور نماز پڑہے ساتھہ خوشی خاطر کے یہہ کہا ہے بعض علما ہمارے نے
اور کہا ابن ملک نے کہ یہہ امر استحباب کے لئے ہے اوس شخص کے حق مین کہ تہجد پڑہے رات کو اتنی پس لائق
ہے کہ پوشیدہ کرے یہہ فعل یعنی گہر مین کرے مسجد مین رو برو لوگون کے اور بچاوے اپنے کو نیند سے ایسا نہو
کہ سو جاوے اور فرض بغیر طہارت کے پڑہے یہہ کہا ہے سید ذکریا نے کہ مشایخ ہمارے ہے مین علم حدیث مین
روایت ہے مسروق سے کہ کہا پوچھا مین نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ کونسا عمل تہا بہت محبوب طرف رسول خدا صلی
اللہ علیہ وسلم کی کہا عمل کرنا ہمیشہ کہا مین نے پس کس وقت کہڑے ہوتے تہے رات کو نماز تہجد کو فرمایا حضرت عائشہ نے
تہے کہڑے ہوتے جب سنتے آواز مرغ کی **ف** عمل کرنا ہمیشہ یعنی وہ عمل کہ ہمیشگی کرے اوسپر کرنیوالا اوسکا اور
بعضے روایت مین آیا ہے اگرچہ وہ عمل قلیل ہو اور رواج عرب مین عادت بولنے مرغ کی بعد آدہی رات کے ہے
اور روایت ہے انس سے کہ کہا نہ تہے ہم کہ چاہا ہم نے کہ دیکہیں پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ کو رات مین نماز
پڑہتی مگر کہ دیکہین اونکو اور نہ چاہا ہم نے یہہ کہ دیکہین اونکو سوتے مگر کہ دیکہتے اونکو سوتے **ف** یعنی ہر رات مین

حضرت سوتی تھی اور نماز تہجد کے بھی پڑہتے تھے نہ تمام رات بیدار رہتے اور نہ تمام رات سوتی رہتے پس جب
بھی دیکھتی ہم اور جاگتی بھی اور روایت ہے حمید ابن عبدالرحمن بن عوف سی کہ تحقیق ایک شخص
نے اصحاب آنحضرت کیسے کہا کہ کہا میں یعنی اپنی دل میں یا تقضی یار میں اپنی سے اوس حال میں کہ تھا
سفر میں ساتھ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے قسم ہے خدا کے البتہ دیکھونگا میں پیغمبر خدا صلی اللہ
علیہ وسلم کو وقت نماز کے یعنی جب تہجد کے لئی اوٹھیں تا دیکھوں میں فعل حضرت کا یعنی پھر میں نے
اوسی طرح کیا کہ اون پس جب پڑہ چکے حضرت لی نماز عشا کے اور اوسکو عتمہ بھی کہتے ہیں لیٹ رہے یعنی
آرام کیا دیر تک رات میں سے پھر جاگے پس نگاہ کی آسمان میں پھر پڑہی یہہ آیت ربنا ما خلقت هذا
باطلا آخر یعنی ای رب میرے نہیں پیدا کیا تونی یہ یعنی آسمان یا آسمان و زمین بیفائدہ یہاں تک کہ پہنچے آخر
آیہ تک کہ وہ یہہ ہے لا تخلف المیعاد یعنی تحقیق تو نہیں خلاف کرتا وعدہ پھر قصد کیا رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نے طرف بچھونے اپنی کے پس نکالی اوسمیں سے مسواک پھر ڈالا پانی پیالہ میں جو کہ
میں سے کہ نزدیک اون کے تھی یعنی مسواک تر کرنے کے لئی یا وضو کی لئی پس مسواک کئے پھر کھڑے ہوئے
پس نماز پڑہے یعنی ساتھ وضو کے یا بغیر وضو کی یہاں تک کہا میں نے اپنی گمان میں کہ تحقیق

پڑہی موافق اندازے اوس چیز کے کہ سوی پھر لیٹ رہے یعنی سوی یہاں تک کہا میں نے تحقیق سوی
موافق اندازے اوس چیز کی کہ نماز پڑہی پھر جاگی پھر کیا جیسی کیا پہلی بار یعنی مسواک وغیرہ اور کہا مانند
اوس چیز کی کہ کہا یعنی آیہ مذکورہ پڑہے پس کہا راوی نے کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی یہہ تین بار پہلی فجر کی ف
احتمال ہی کہ حضرت نی اس رات میں آیہ مذکورہ اتک لا تخلف المیعاد تک پڑہتا ہو اور یہہ بھی احتمال ہی کہ کسی راوی
نے اسکی ما قبل وان فی خلق السموت ما بعد کی آیتیں سنی ہوں پس اس سے تطبیق ہو جاویگی اس حدیث
اور اوسمیں جو کہ ابن عباس سے منقول ہوی کہ حضرت نے ان فی خلق السموت سے آخر سورۃ تک پڑہا ع اور
روایت یعلی بن مملک سے ہے کہ اوسنی پوچھا ام سلمہ سے کیفیت حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پڑہنی کی قرآن کے اور نماز کی
سی یعنی تہجد کی پس کہا ام سلمہ نے اور کیا ہی واسطی تمہاری ساتھ نماز آنحضرت کی یعنی کیا حاصل ہوگا تمہیں اسکا یہہ بیان کرنا
اور نماز اونکی تم کہاں طاقت رکھتی ہو کہ اونکی مثل کرسکو تھی حضرت نماز پڑہتی پھر سوتے موافق اندازہ اوسکی کہ نماز پڑہ
چکے پھر نماز پڑہتی بقدر اوس چیز کی کہ نماز پڑہ چکی پھر نماز پڑہتی بقدر اوسکی کہ سوی پھر سوتے بقدر اوس چیز کی کہ نماز پڑہی
یہاں تک کہ صبح ہوتی پھر بیان کی ام سلمہ نی قرأت حضرت کی پس ناگہاں وہ بیان کرتی تہین قرأت اوسکو خوب واضح حرف حرف

فصل تیسری میں بیچ بیان اون اذکار کی کہ پڑہتی تھی حضرت جب کہ کھڑے ہوتی رات کو نماز پڑہنی کی روایت ہی ابن عباس سی کہا تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم
جب کھڑے ہوتے رات کو کہ تہجد پڑہیں پڑہتے یہہ دعا اللهم لك الحمد انت قيم السموت والارض ومن

وَمَنْ فِيْهِنَّ وَلَكَ الْحَمْدُ اَنْتَ نُوْرُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَنْ فِيْهِنَّ وَلَكَ الْحَمْدُ اَنْتَ مَلِكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَنْ فِيْهِنَّ وَلَكَ الْحَمْدُ اَنْتَ الْحَقُّ وَوَعْدُكَ الْحَقُّ وَلِقَاءُكَ حَقٌّ وَقَوْلُكَ حَقٌّ وَالْجَنَّةُ حَقٌّ وَالنَّارُ حَقٌّ وَالنَّبِيُّوْنَ حَقٌّ وَمُحَمَّدٌ حَقٌّ وَالسَّاعَةُ حَقٌّ اَللّٰهُمَّ لَكَ اَسْلَمْتُ وَبِكَ اٰمَنْتُ وَعَلَيْكَ تَوَكَّلْتُ وَاِلَيْكَ اَنَبْتُ وَبِكَ خَاصَمْتُ وَاِلَيْكَ حَاكَمْتُ فَاغْفِرْ لِيْ مَا قَدَّمْتُ وَمَا اَخَّرْتُ وَمَا اَسْرَرْتُ وَمَا اَعْلَنْتُ وَمَا اَنْتَ اَعْلَمُ بِهٖ مِنِّيْ اَنْتَ الْمُقَدِّمُ وَاَنْتَ الْمُؤَخِّرُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ وَلَا اِلٰهَ غَيْرُكَ یعنی یا الٰہی تیری ہی لئے سب تعریف ہے تو ہی قایم رکھنی والا آسمانوں اور زمین کا اور اونکا کہ بیچ اونکی ہی یعنی تو ہی محافظت اور تدبیر کرنیوالا امور الکا ہی ہمیشہ کرا کر ایکدم بہی فیض تیرا منقطع ہو تو تمام عالم برباد ہوجاوی اور تیری ہی لئی سب تعریف ہے تو ہی روشن کرنیوالا آسمانوں اور زمین کا ہی اور اونکا کہ بیچ انکی ہیں اور تیری ہی لئی سب تعریف ہے تو ہی بادشاہ آسمانوں اور زمین کا اور اونکا کہ بیچ انکی ہیں اور تیری ہی لئی سب تعریف ہے تو ہی حق یعنی ثابت و موجود کہ کبھی معدوم نہین ہوئیگا اور سوای تیری سب معدوم ہیں اور وعدہ تیرا کہ بندگان خاص کے ساتھ ہدو کرلی کی دنیا مین اور ثواب دینی کی آخرت مین کیا ہی حق ہی اور ملاقات تیری یعنی رجوع کرنا طرف دار آخرت کے اور دیدار ہونا تیرا حق ہے اور کلام تیرا حق ہے اور بہشت حق ہے اور دوزخ حق ہی اور سب نبی حق ہیں اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم حق ہیں اور قیامت حق ہے یا الٰہی واسطے تیری تابعدار ہوئین اور سب احکام تیری قبول کئی مینی سب احوال اپنے ہیں اور سونپی مینی سب امور اپنی تجکو اور ساتھ مدد تیری کی جھگڑا ہوئین دشمنان دین سے اور طرف تیری فریاد لایا ہین یعنی پیش کیا مینی امر اپنا طرف تیرے تا فیصلہ کری درمیان میرے اور مخالفون میری بس بخشش میری لئی وہ گناہ کہ آگی کئی مینی اور وہ گناہ کہ پیچھی کروئیگا مین اور وہ گناہ کہ پوشیدہ کئی مینی اور وہ گناہ کہ ظاہر کئے مینی اور وہ گناہ کہ تو زیادہ جانتا ہی اونکو مجھسی تو ہی ہی آگی کرنیوالا اور پیچھی ڈالنیوالا جسکو چاہی نہین کوئی معبود مگر تو اور نہین کوئی معبود سوای تیری ف ظاہر تر یہہ ہے کہ یہہ دعا حضرت بعد تکبیر تحریمہ کی یا بعد رکوع کی قومہ مین پڑہتی تھی جیسا کہ بعض روایات مین آیا ہی سحر اور روایت ہی عائشہ سی کہ کہا تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم جس وقت کہڑی ہوتی رات کو سحر کو مصلی نماز رات کی یعنی تہجد سے کہتی یہہ اَللّٰهُمَّ رَبَّ جِبْرَئِيْلَ وَمِيْكَائِيْلَ وَاِسْرَافِيْلَ فَاطِرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ عَالِمَ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ اَنْتَ تَحْكُمُ بَيْنَ عِبَادِكَ فِيْمَا كَانُوْا فِيْهِ يَخْتَلِفُوْنَ اِهْدِنِيْ لِمَا اخْتُلِفَ فِيْهِ مِنَ الْحَقِّ بِاِذْنِكَ اِنَّكَ تَهْدِيْ مَنْ تَشَاءُ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ یعنی یا الٰہی ای پروردگار جبرائیل اور میکائیل کے اور پیدا کرنیوالے آسمانوں کی اور زمین کی ای جاننی والے

بوالی پوشیدہ اور ظاہر کی تو حکم کریگا درمیان بندون اپنی کی اوس چیز مین اختلاف کرتی تھی بیچ امر دین
مین جو ایام دنیا مین اختلاف کرتی ہین تو ہی فیصلہ انکا روز قیامت کی کریگا کہ اہل حق کو حکم ثواب کا کریگا
اور اہل باطل کو حکم عذاب کا ہدایت کر تو مجھکو طرف اوس چیز کی کہ اختلاف کیا گیا اوسمین حق سی یعنی جن
حق مین جو لوگ اختلاف کرتی ہین مجھی اوسکی طرف ہدایت کر یعنی ثابت رکھیو اوسپر اور زیادہ کر ہدایت ساتھہ
توفیق اپنی کی تحقیق تو ہدایت کرتا ہی جسکو چاہتا ہی طرف راہ سیدھی کی ۔ اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ
وسلم نے جو شخص کہ جاگی نیند سی پہر اونکو کہی لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ لَہُ الْمُلْکُ
وَلَہُ الْحَمْدُ وَھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ وَسُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ
وَاللّٰہُ اَکْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ یعنی نہین کوئی معبود مگر اللہ کہ اکیلا ہی نہین کوئی شریک واسطی
اوسکی اوسی کی لئی ہی بادشاہی اور اوسی کی لئی ہی سب تعریف اور وہ ہر چیز پر قادر ہے اور پاک ہے اللہ
اور سب تعریفین اللہ کی لئی اور نہین کوئی معبود سوای اللہ کے اور اللہ بہت بڑا ہی اور نہین پہرنا
گناہ سی اور نہین قوۃ عبادت پر مگر ساتھہ مدد اللہ پہر کہی رَبِّ اغْفِرْ لِیْ یعنی ای رب میری بخش میرے گناہ
یا فرمایا پہر دعا کری یعنی راوی کو شک ہوا ہی کہ حضرت نی خاص یہ دعا رب اغفر لی پڑہنی کو فرمایا یا یہہ فرمایا کہ
جو دعا چاہی سو کری قبول کیجاوی دعا اوسکی پہر اگر وضو کری اور نماز پڑہی قبول کیجاوی نماز اوسکی
ف معنی تعار کی حدیث مین کہ جسکا ترجمہ بیان جاگی نیند سی کیا اکثرون کی نزدیک یہی ہین اور بعضون
نی کہا کہ کروٹ لی اور ابن ملک نی کہا کہ جاگی ساتھہ آواز کی جیسی کہ عادت ہوتی ہی کہ وقت جاگنی کی
آواز نکلتی ہی پس دوست رکہا حضرت نی یہہ کہ وہ آواز ساتھہ تسبیح وغیرہ کی ہو اور بعضی علمانی لکہا
کہ اس دعا کو کہ اسوقت پڑہتی ہین درہم الکیس کہتی ہین یعنی جیسی تہیلی کی بیچ مین درہم رکہتا ہی اور جب چاہتا ہی لی
لیتا ہی ایسیہی یہہ دعا جب وقت مذکور مین کرتا ہی قبول ہو لیتی ہی ۔ اور کہا حضرت عائشہ نی کہ تھی رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم جب جاگتی رات کو کہتی لَا اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ سُبْحَانَکَ اللّٰہُمَّ وَبِحَمْدِکَ اَسْتَغْفِرُکَ لِذَنْبِیْ وَ
اَسْئَلُکَ رَحْمَتَکَ اللّٰہُمَّ زِدْنِیْ عِلْمًا وَلَا تُزِغْ قَلْبِیْ بَعْدَ اِذْ ہَدَیْتَنِیْ وَہَبْ لِیْ مِنْ لَّدُنْکَ رَحْمَۃً اِنَّکَ اَنْتَ
الْوَہَّابُ یعنی نہین کوئی معبود مگر تو پاک ہے تو یا الہی تسبیح کرتا ہون مین ساتھہ تعریف تیری کی بخشش چاہتا ہون
تجہسی واسطی گناہون اپنی کی اور مانگتا ہون مین تجہسی رحمت تیری یا الہی زیادہ کر مجھکو علم اور نہ کج کر دل میرا یعنی حق
طرف باطل کی بعد اسکی کہ راہ دکہائی تونی مجھکو اور بخش میری لئی نزدیک اپنی سی رحمت یعنی توفیق اور ثابت ایمان اور ہدایت
پر تحقیق تو بہت بخشنی والا ہی ۔ اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہین کوئی مسلمان کہ سووی ذکر کرتا اور یاد کرتا اللہ کو
اور حالانکہ پاک ہو یعنی باوضو ہو یا تیمم کئی ہو پہر جاگی رات کو اور مانگی اللہ سی بہلائی مگر کہ دیتا ہی اوسکو اللہ بہلائی
بیچ دنیا اور آخرۃ کی ۔ اور روایت ہی سیری قوم کی ہی کہ کہا کہ ایک شخص حضرت عائشہ کی پاس سو جاتا مینی لوٹنی کہ ساتھہ

کس چیز کی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم شروع کرتے تھے جبکہ اوٹھتے رات کو پس کہا حضرت عائشہ نے
پوچھی تو نے مجھسے ایک چیز کہ نہیں پوچھی مجھسے وہ چیز کسی نے پہلی تیری تھی رسول خدا صلعم جب اوٹھتے تھے
کہتے اللہ اکبر دس بار اور الحمد للہ دس بار اور کہتے سبحان اللہ وبحمدہ دس بار اور کہتے سبحان الملک القدوس
دس بار اور استغفار کرتے دس بار اور لا الہ الا اللہ کہتے دس بار پھر کہتے دس بار اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ
مِنْ ضِيْقِ الدُّنْيَا وَضِيْقِ يَوْمِ الْقِيٰمَةِ یعنی میں تحقیق پناہ مانگتا ہوں ساتھ تیری تنگی یعنی سختیوں دنیا
کی سے اور تنگی دن قیامت کی سے پھر شروع کرتے نماز تہجد **ف** محدثین کی نزدیک اسکو معشرات
کہتے ہیں مقابل مسبعات عشرہ کی یعنی جیسے مشہور صوفیہ رحمہم اللہ کی ان میں کہ دس چیزیں سات سات بار
پڑھتے ہیں اس حدیث میں سات چیزیں دس دس بار پڑھنی فرمائیں **ح فصل بیان میں رغبت دلانے
کی قیام رات پر** فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ يُحْشَرُ النَّاسُ فِيْ صَعِيْدٍ وَّاحِدٍ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ
الخ یعنی جمع کیے جاوینگے لوگ ایک زمین پر روز قیامت کی پھر پکاریگا پکارنیوالا پس کہیگا اَیْنَ الَّذِیْنَ
كَانَتْ تَتَجَافٰى جُنُوْبُهُمْ عَنِ الْمَضَاجِعِ یعنی کہاں ہیں وہ لوگ کہ الگ ہوتی تھی پہلو اونکی بستروں سے
یعنی تہجد گذار پس اوٹھینگے وہ اور وہ تھوڑے ہونگے پس داخل ہونگے بہشت میں بغیر حساب کی پھر حکم
کیا جاویگا تمام لوگوں کو جانیکا طرف حساب کے یہ حدیث مشکوٰۃ کی باب الحساب والقصاص میں ہے اور فرمایا
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ گرہ لگاتا ہے شیطان اوپر گدی سر ایک تمہارے کی جسوقت کہ وہ سوتا
ہے تین گرہیں مارتا ہے ہر گرہ پر یعنی ڈالتا ہے بیچ دل سونیوالے کی اوپر تیری رات دراز باقی ہے پس سو رہ پس
اگر جاگا وہ شخص پھر یاد کیا اللہ کو یعنی دل سے یا زبان سے کھل جاتی ہے ایک گرہ یعنی گرہ غفلت کی پھر اگر
وضو کیا کھلتی ہے دوسری گرہ یعنی گرہ نجاست کے پھر اگر نماز پڑھی کھلتی ہے تیسری گرہ یعنی گرہ کسالت اور بطالت
کی پس صبح کرتا ہے شاداں پاک نفس اور اگر نہ جاگا اور نہ ذکر کیا اور نہ وضو کیا اور نہ نماز پڑھی تو صبح کرتا ہے
پلید نفس کاہل **ف** کہا ابن ملک نے کہ مراد گرہ سے کہ کسل کے ہے یعنی باعث ہوتا ہے اوسکو کسل پر اور کہا
نے کہ اختلاف کیا گیا ہے اس گرہ میں بعضوں نے تو کہا ہے کہ یہہ محمول ہے حقیقت پر کہ حقیقتہً گرہ لگاتا ہے
جیسے کہ ساحر وقت سحر کی کسی پر گرہ لگاتے ہیں اور موید ہے اسکی ایک روایت کہ ... اور بعضوں نے کہا کہ یہہ محمول
مجاز پر ہے گویا مشابہت دی شیطان کی منع کرنیکو ذکر و صلوۃ سے سونیوالے کی تئیں ساتھ فعل ساحر کی مسحور کو کہ منع کرتا
ہے مراد اوسکی اور بعضوں نے کہا ہے کہ مراد اس گرہ سے دل کی اور مصمم کرنا ہے اوسکا ایک چیز پر یعنی وہ یہہ وسوسہ ڈالتا ہے
کہ رات بہت بڑی ہے سو رہ پس باز رہتا ہے قیام سے اور پلید نفس یعنی غمگین دل اور متفکر اور متحیر امر اپنے میں اور
کسلان یعنی نہیں کر سکتا امور اپنے جو ارادہ کرتا ہے اصلی کہ مقید ہوتا ہے ساتھ قید شیطان کی اور بعید
ہوتا ہے قرب رحمٰن سے **ع** اور آیا ہے کہ قیام کیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے یعنی رات کو یہاں تک کہ سوجھ گئے

قدم مبارک اونکی پس کہا گیا واسطی اونکی کسو واسطی کرتے ہین آپ یہہ حال اگلہ بخشی گئی واسطی آپ کی سو گناہ
اگلی کی پچہلی ہوے اور وہ گناہ کہ پچھی ہوئے فرمایا کیا ہوون مین بندہ شکر کرنیوالا ف یعنی اللہ تعالی نے
جو میرے سب گناہ بخشدی ہین تو بس نہین کیا مشقت عبادت کے چھوڑدون اور بندہ شکرگذار ہوؤن بلکہ یہہ
نعمت مغفرت کی ادا او تقاضا کرتی ہین کہ مجھی عطا ہوئین ہین اوسکی شکرانی مین بھی بہت عبادت کرنی چاہئی
تا مین بندہ شکرگذار ہوون حضرت علی رضی اللہ عنہ سی منقول ہی کہ فرمایا ایک قوم نے عبادت کی واسطی
رغبت کی اور آرزوی جنت و ثواب کے پس یہہ عبادت سوداگرون کی ہی اور ایک قوم نے عبادت کی واسطے
ڈر کی یعنی دوزخ و عذاب کیسی پس یہہ عبادت غلامون کی ہی اور ایک قوم نی عبادت کی واسطی شکر کی پس یہہ
عبادت احرار یعنی ازادون کی ہی کیا خوب کہا ہے حافظ شیرازی رحمۃ اللہ علیہ نے شعر تو بندگی چو گدایان بشرط
مزد مکن کہ خواجہ خود روش بندہ پروری داند ع اور آیا ہی کہ ذکر کیا گیا نزدیک نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے
حال ایک شخص کا پس کہا گیا واسطی حضرت کی کہ ہمیشہ وہ شخص سوتا رہتا ہی صبح تک نہین اوٹھتا طرف نماز کے
فرمایا یہہ شخص ہے کہ پیشاب کرتا ہی شیطان اوسکی کان مین یا فرمایا اوسکی دونون کانون مین ف نہین اوٹھتا
طرف نماز کی یعنی نماز تہجد کی لئی یا نماز صبح کے لئی نہین اوٹھتا اور شیطان کا پیشاب کرنا بعضون نے کہا کہ
حقیقۃ ہوتا ہی چنانچہ بعض صالحین سے منقول ہے کہ وہ سوئے نماز نہین پڑھی یعنی تہجد یا فرض اونہون نے
خواب مین دیکھا کہ گویا ایک شخص آیا ہے سیاہ رنگ اور اوٹھایا اوسنے پاؤن اپنا پہر پیشاب کیا اونکی
کانون مین اور حسن بصری رحمہ سی منقول ہے کہ اگر وہ لگاتی ہاتھ اپنا کان کو تو پاتی اوسکو تر اور بعضی کہتی ہین
کہ یہہ کنایہ ہی اس سے کہ شیطان اوسکو حقیر جانتا ہی اسلئی کہ عادت ہی کہ جو کوئی نہایت حقیر جانتا ہی کسی
چیز کو تو پیشاب کردیتا ہی اوسپر ع اور آیا ہے کہ جاگے پیغمبر خدا علیہ السلام ایک رات گھبرائی ہوئی فرماتی تہی سبحان
اللہ کس قدر اوتاری گئی ہین آج کی رات مین خزانی اور کس قدر اوتاری گئی ہین فتنی کون شخص ہے کہ جگا دے
حجرے والیون کو ارادہ کہتی ہین آپ اس سے بیبیان اپنی تاکہ نماز پڑھین یعنی تاکہ نماز پڑھ کر یاد مین رحمت او
خلاص ہوون عذاب سے بعضون ہی اکثر پہنی والیان کپڑی دنیا مین ننگی ہونگی آخرت مین ف یعنی جو
خزانی مالکی امت انحضرت کو پہنچی مقدر تہی اوس رات اوترنا اونکا حضرت کو معلوم ہوا اسی طرح جو فتنی
مقدر تھے امت مین وہ حضرت کو تجلی سے معلوم ہوئی اور آخر حدیث کی یہہ معنی ہین کہ اکثر عورتین طرح طرح کی کپڑی
پہنکے اور آخرتمین عملون سے خالی ہونگی یا یہہ معنی ہو سکتی کپڑی پہنیگی یعنی بسبب پندکی یا خدا سی غافل ہونگی اور
آخرتمین ہوون اور بدن کسوتی خالی ہونگی یا یہہ کہ بہا ظاہر کی اور کہینچی کی کپڑے پہنی ہوی تہکی دنیا مین اور حقیقت مین
اور حکم آخرت مین ننگی ہونگی جیسی پہنا ہے بہت مہین کپڑا یا جالیدار کہا مولانا رحمہ اور ملا علی قاری نے لکہا ہے کہ مراد
خزانون سے رحمت ہی اور فتنون سے عذاب اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نزول فرماتا ہی ہمارا

ہی اور بلند قدر ہی ہر رات بیچ طرف آسمان دنیا یعنی تجلی کی اوس وقت کہ باقی رہتی ہی تہائی رات پچھلی فرماتی
کون ہی کہ دعا کری مجھسی پس قبول کروں میں واسطی اوسکی کون ہی کہ سوال کری مجھسی پس دوں میں اوسکو
کون ہی کہ بخشش چاہی مجھسی پس بخشوں میں اوسکو روایت کی یہہ مسلم اور بخاری نی اور مسلم کی ایک روایت
میں یہہ ہی کہ پھر کھولتا ہی اللہ تعالی دونوں ہاتھ اپنی یعنی لطف اور رحمت اپنی ظاہر کرتا ہی فرماتا ہی کون
ہی کہ قرض دی ایسی کو کہ نہ فقیر ہی اور نہ ظلم کرنیوالا ہی صبح تک یہی فرماتا رہتا ہی ف نزول فرماتا ہی
رب ہمارا تاویل اسکی ابن حجر اور امام مالک رح وغیرہما نی یہہ لکھی ہی کہ حکم اوسکا اور رحمت اوسکی
یا ملائکہ اوسکی اوترتی ہیں اور موید ہی اسکی ایک حدیث صحیح کہ مرقات میں مذکور ہی یا یہہ متشابہات سی ہی کہ علم
اسکا اللہ کو ہی اور معنی دعا کی ہیں پکارنا جیسا کہ کہی بندہ یا رب اسکی مقابلہ میں اجابت اور قبول ہی
جیسا کہ کہی پروردگار تعالی لبیک عبدی اور سوال کی معنی ہیں طلب کرنا اور اوسکی مقابلہ میں دینا مطلوب
کا اور کبھی دعا اور سوال ہر ایک بجای دوسری کی بھی واقع ہوتی ہیں اور یہہ روایت منافی نہیں ہی اوس روایت کی
کہ وارد ہوئی ہی کہ نزول فرماتا ہی اللہ تعالی جب گذر گئی ہی تہائی رات اول اور ایک روایت میں ہی کہ جب گذر گئی
ہی آدھی رات یا دو تہائی رات اسلیئی کہ احتمال ہی یہہ کہ ہو نزول بعضی راتوں میں اوس طرح اور بعضی
میں اسطرح کذا قالہ ابن حبان اور قرض دی یعنی دیوی عبادت بدنیہ یا مالیہ بطریق قرض کے اور لینی عوض
کی پس معنی ہی کہ نہ فقیر ہی اور نہ عاجز ہی عطا سی اور نہ ظلم کرنیوالا ہی کہ وفای عہد نکری یا ناقص دیوی ثواب
یعنی کون ہی کہ عمل کری دنیا میں بنظر امید ثواب ملنی کی آخرت میں واسطی غنی کی کہ نہیں عاجز ہی اداء حق
اوسکی سی اور واسطی عادل کی کہ نہیں ظلم کرتا قرض دینی والی پر ساتھ ناقص کرنی اوس چیز کی کہ لی ہی
بلکہ کئی حصہ اور بہت ثواب دیتا ہی اوسکو اور وصف کیا ذات پاک اپنی کو ساتھ نفی ان دو صفتوں کی اسلیئی
کہ مانع قرض دینی کا اکثر یہی دو صفتیں ہوتی ہیں فقیر ہونا یا ظالم ہونا اور وہ ان دونوں سی پاک ہی
پس معنی یہہ ہوی کہ جو کوئی کری بھلائی دنیا میں پاویگا جزا کامل میری پاس عقبی میں ع کہا ابن جابر نی
کہ سنا میں نی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرماتی تھی تحقیق رات میں ایک ساعت ہی کہ نہیں پاتا اوسکو مرد مسلمان
اوس حال میں کہ مانگی اوس میں اللہ سی بھلائی امر دنیا کی سی اور آخرت کی سی مگر کہ دیتا ہی اوسکو وہ اور یہہ
ہر شب میں ہی ف دیتا ہی حقیقۃ یا حکما اور یہہ ساعت معین ہی یا مبہم بعضی کہتی ہیں کہ مبہم ہی مثل
لیلۃ القدر اور ساعت جمعہ کی اور بعضی کہتی ہیں کہ وہ ساعت آدھی رات کی ہی ع اور
فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی بہترین نمازوں میں طرف اللہ کی نماز داود کی ہی
اور بہترین روزوں میں طرف اللہ کی روزی داود کی ہیں جو سوتی آدھی رات اور قیام کرتی تہائی
رات اور پھر سوتی چھٹی حصہ رات کیں اور روزہ رکھتی ایک دن اور افطار کرتی ایک دن ف اسکی

نماز محبوب اصلی ہی کہ جب نفس دو ملت مین راکھو سو دیکا تو بساط عبادت مین خوب سو دیکی اور دنیا
اس طرحکی محبوب اسلی مین کہ نفس کو آرام مین مشقت نہیں پہونچتی ہی ع اور کہا عائشہ رضی اللہ عنہا نی
کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سوتی اول شب اور زندہ رکھتی آخر کو یعنی بیدار رہتی پھر اگر ہوتی حاجت
حضرت کو طرف اہل اپنی کی یعنی صحبت کی روا کرتی حاجت اپنی پھر سوتی پس اگر ہوتی وقت پہلی
اذان کی یعنی تو اوٹھتی اور ڈالتی اپنی پر پانی اور اگر نہوتی جنبی وضو کرتی نماز کی لئی پھر پڑھتی دو رکعت
فجر کی ف یہ حدیث حضرت عائشہ سی متصل روایت کی گئی ہی شمائل ترمذی مین کہ کہا حضرت عائشہ
نی تھی حضرت سوتی اول رات یعنی بعد نماز عشا کی آدھی رات تک پھر اوٹھتی سدس رابع اور خامس مین یعنی
چوتھی اور پانچوین مین تہجد کی لئی پس جب ہوتا وقت سحر کا وتر پڑھتی پھر بچھونی پر آتی یعنی سونیکی لئی
اسلیکہ وہ مستحب ہے سدس سادس مین تاکہ قوت حاصل ہو بسبب اوسکی نماز صبح پر اور اوسکی مابعد کی طاعت
طاعات پر پس جب ہوتی اونکو حاجت صحبت کرتی اہل اپنی سی پس جب سنتی اذان اوٹھتی پس اگر ہوتی جنبی
ڈالتی اپنی پر پانی یعنی نہاتی اور اگر نہوتی جنبی تو وضو کرتی اور نکلتی طرف نماز کی یعنی بعد سنتین پڑھ
کی گھر مین ـــ انتہی اس حدیث سی واضح ہوگئی معنی حدیث اول کے اور ظاہر یہہ ہی کہ حضرت بعد
صحبت کرنیکی وضو کر کر آرام کرتی ہونگی اور پہلی اذان سی اذان متعارف ہی اور دوسری اذان تکبیر
اوس حدیث سی معلوم ہوا کہ حضرت آدھی رات آرام فرماتی اور آدھی رات بیدار کیونکہ اول سدس یعنی
چھٹے حصے شب مین عشا تک جاگتی رہتی پھر دوسرے اور تیسرے سدس مین آرام فرماتی پھر چوتھی اور پانچوین سدس مین
جاگتی رہتی پھر چھٹے سدس مین سوتی پس تین سدس سوتی اور تین سدس جاگتی ع اور فرمایا رسول خدا صلی
اللہ علیہ وسلم نی کہ لازم کرو قیام رات کا یعنی نماز تہجد کی پڑھنی اسلیئے کہ یہہ طریقہ اچھے لوگونکا ہی کہ پہلی تمہارے
تھی اور قیام رات کا سبب نزدیکی تمہاریکا ہی طرف پروردگار تمہاریکی اور سبب دور ہونی گناہونکا ہی اور بلند
رکھنے والا ہی گناہوں سے ف مراد اچھی لوگوں سے انبیا اور اولیا ہین اور اسمین تنبیہ ہی اس پر کہ تمہین بھی یہہ نماز طریق
اولی پڑھنی چاہئی اسلیے کہ تم بہتر ہو سب امتوں مین اور اشارہ ہی اسپر کہ جو قیام رات کا نہین کرتا وہ صالحین
کاملین سے نہین بلکہ بمنزلہ ظاہر زکوۃ دینی والی کی ہی نزدیک شیدہ ع اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ
وسلم نی تین شخص ہین یعنی تین طرح کی لوگ ہین کہ ہنستا ہی اللہ تعالی طرف اونکی یعنی راضی ہوتا ہی اونسی اور
دیکھتا ہی طرف اونکی نہایت نظر عنایت اور رحمت سی ایک وہ شخص کہ کھڑا ہو کر رات کو نماز پڑھی یعنی تہجد
اور دوسرے وہ قوم کہ صف درست کرین واسطی پڑھنی نماز کی اور تیسری وہ قوم کہ صف درست کرین
ساتھ لڑنی دشمن کی یعنی وقت جہاد کے اور کہا عمرو بن عبسہ نی کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ بہت نزدیک
ہوتا پروردگار بندی سی درمیان رات پچھلی کی ہی پس اگر ہوسکی تجھسی یہہ کہ ہو تو اون لوگوں مین سے

که یاد کرتی ہین اللہ کو اوس وقت مین پس ہو سکی تو کوشش کر اسکی که ہووی تو اون مین که وقت نزدیک
ہونا رب کا یعنی رضا اوسکا اور درمیان رات پچھلی کی که ابتدا اوسکی ثلث اخیر سی ہوتی ہی
اور وہ وقت اوٹھنیکا ہوتا ہی واسطی تہجد کی اور عمرو بن عبسہ مقرب حضرت کی اور مجذوب درگاہ کبریا
کی ہین ابتدا ظہور بعثت مین که آنحضرت مکہ مین تہی وہ اپنی وطن مین تہی اونکی دلمین چمکا ایک
نور توحید کا اور کراہیت بت پرستی اور کفر کی تہی پس سنا که مکہ مین ایک شخص پیدا ہوا ہی که لوگونکو توحید
کی طرف بلاتا ہی اور بتون کی عبادت سی منع کرتا ہی وہ مکہ مین آئے اور خبر آنحضرت کی پوچھی آنحضرت اون
دنون بحکم اللہ تعالی کی نظر اعداء دین کی سی پوشیدہ تہی اونہون نی قریش سی پوچہا که تم مین
کوئی شخص پیدا ہوا ہی که راہ روش تمہاری سی نکلکر اور دین کی طرف بلاتا ہی لوگون نے کہا ہان ایک دیوانہ ہی
که طریقہ باپ دادی کا چہوڑ دیا ہے اور رسم نئی نکالی ہی پہر وہ دیوانہ کنی ہر دو جہانش بخشی ٭ دیوانہ تو ہر دو جہان
راچہ کند اونہون نی کہا که پہر وہ کہان ملینگی لوگون نے کہا که وہ آدہی رات کو نکلتا ہے اور گرد
خانہ کعبہ کی پہرتا ہی عمرو بن عبسہ آدہی رات کو نکلی اور کعبہ کی پردی مین چہپ رہی ناگہان ایک شخص کو
دیکہا که پیدا ہوا اور کیا شخص ہی که سب آدمی خاک آستانہ اوسکی ہین پس وہ لا الہ الا اللہ کہتا ہی
اور گرد کعبہ کے پہرتا ہی عمرو بن عبسہ نکلی اور سلام کیا اور پوچہا که کون شخص ہے تو اور دین
تیرا کیا ہی حضرت نی فرمایا مین رسول خدا کا ہون اور دین میرا لا الہ الا اللہ ہے عمرو بن عبسہ نے کہا
مین بہی اس دین کو دوست رکہتا ہون پس ایمان لائے وہ تیسری یا چوتہی تہی دین مین پس حضرت نے اونکو
نی رخصت کیا اور فرمایا که پروردگار میرے نے مجہسی ایک وعدہ کیا ہی جب وہ پورا ہوگا تو میری
پاس آنا پس بعد ہجرت کی عمرو بن عبسہ مدینہ مین آئی اور حضرت کی صحبت مین حاضر رہی اور کمال کو پہنچی
ع فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے رحمت کری اللہ تعالی اوس شخص کو که اوٹہا رات سے
پہر نماز پڑہی اور جگایا اپنی عورت کو پس نماز پڑہی اوس عورت نے بہی پہر اگر عورت نہ جاگی یعنی بسبب غلبہ نیند
کی اور کثرت کسل کے چہینٹی دی اوسنے اوسکی موہنہ پر پانی کی رحمت کری اللہ تعالی اوس عورت کو که اوٹہی
رات سے پس نماز پڑہی اور جگایا خاوند اپنی کو پس پڑہی نماز خاوند اوسکی نی بہی پہر اگر نہ جاگا خاوند چہینٹی
دی اوسکی موہنہ پر پانی کی یعنی پس نماز پڑہی یعنی تہجد کی اور اگر قضا اوسکی ذمہ ہو تو اولی ہے
اوسکا پڑہنا اور چہینٹی دینی سی مراد یہہ ہے که سعی کری اوسکی اوٹہانی مین رب کی طاعت کی لئی جس
طرح که ممکن ہو پس حاصل یہہ ہے که مرد و عورت کو چاہی که آپس مین مددگار رہی ایک دوسرے کا طاعت پر اور اسی طرح
رفیقونکو بہی آپس مین چاہی اور یہہ حدیث دلالت کرتی ہی اوپر که جبر کرنا کسیکو خیر پر جائز ہی بلکہ مستحب ع اور روایت
ہی ابی امامہ سی که کہا کیا ای رسول خدا کی کونسی وقت بہت قبول ہوتی ہی دعا فرمایا درمیان رات پچھلی کی یعنی

تہائی رات پچھلی رہے اور یہی عرض ناروں کی ہے ✻ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق بہشت
مین بالاخانے ہیں ایسے کہ معلوم ہوتی ہیں باہر کی چیزیں اونکی اندر اونکی سے اور اندر کی چیزیں اونکی
باہر اونکی سے یعنی بسبب نہایت صفائی کی طیار کیا ہے اونکو اللہ تعالی نے واسطے اوس شخص کے کہ نرمی سے کرے
بات اور کھلاوے کھانا اور پے در پے روزے رکھے یعنی اکثر روزے نفل رکھتا رہے اور پڑھے نماز رات کو یعنی تہجد
ایسے وقت کہ آدمی سوتے ہوں یعنی اکثر آدمی ف کہا ہے بعضوں نے کہ ادنی درجہ پے در پے رکھنے کا یہ ہے
کہ تین روزے ہر مہینے میں رکھے ع اور کہا عبد اللہ بن عمرو بن عاص نے کہ فرمایا مجھکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
نے کہ اے عبد اللہ مت ہو مانند فلانے شخص کے کہ تھا قیام کرتا رات کو پھر چھوڑ دیا قیام رات کا ف یعنی چھوڑنا
قیام رات کا بغیر عذر کے واسطے آرام نفس کے پس داخل ہوا گویا اوس میں کہ جنکے حق میں کہا گیا تارک الورد
ملعون ہے اور اس حدیث میں اشارہ ہے اسکی طرف کہ ترک کرنا عبادت کا اور رجوع کرنا طرف عادت کی نقصان
ہے بعد زیادتی کی اور اوس سے حضرت نے پناہ مانگی ہے نعوذ باللہ من الحور بعد الکور یعنی پناہ مانگتے ہیں ہم ساتھ اللہ کے
نقصان سے بعد زیادتی کے پس لائق ہے سالک کو کہ حالت ترقی کا ہو اور اوسی لیے کہا گیا ہے کہ جو کوئی ہووے
نہ زیادتی میں پس وہ نقصان میں ہے ع اور کہا عثمان ابن ابی العاص نے کہ سنا میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
سے فرماتے کہ تھا واسطے داود علیہ السلام کے ایک وقت راتوں یعنی بعض آخر میں کہ جگاتے اوسمیں اہل اپنے
کو کہتے اے آل داود کی اوٹھو پھر نماز پڑھو پس تحقیق یہ وقت ہے کہ قبول فرماتا ہے اللہ عزت والا بزرگ
اسمیں دعا کو مگر واسطے جادوگر یا عشار کی ف عشار یعنی چوکیدار وغیرہ کہ ناکوں وغیرہ پر بیٹھتے ہیں اور
لوگوں سے مال اونکے از راہ ظلم کے لیتے ہیں پس فرمایا کہ ساحر کی اور عشار کے دعا نہیں قبول ہوتی اس
لیے کہ ایسے ضرر پہنچاتے ہیں خلق کو اسی لیے کہا ہے بعضے عارفین نے کہ عبودیت یہ ہے کہ تعظیم کرے امر
الہی کے اور شفقت کرے خلق اللہ پر ع کہا ابو ہریرہ نے کہ سنا میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے
بہترین نماز بعد فرضوں کے یعنی اور سنتوں کی سمجھے اوسکی کی نماز درمیان رات کے ہے ف
کہا میرک نے کہ اسمیں حجت ہے واسطے ابی اسحاق مروزی شافعی کے اسپر کہ نماز رات کی افضل ہے
سنن رواتب سے اور کہا اکثر علما نے کہ سنن رواتب افضل ہیں لیکن قول اول قوی تر ہے واسطے
صریح دلالت کرنے اس حدیث کی انتہی اور تحقیق اسمیں یوں ہے کہ تہجد افضل ہے اس حیثیت سے
کہ اوسمیں مشقت زیادہ ہوتی ہے نفس پر اور بعید ہے ریا سے اور سنن رواتب اس حیثیت سے افضل ہیں
کہ بہت تاکید ہے اونکی پڑھنے کی ساتھ فرضوں کی اور متمم ہیں فرضوں کی پس کچھ منافات نہیں
یا یوں کہا جاوے کہ نماز رات کی افضل ہے اسلیے کہ مستقل ہے اور وتر کے کہ واجب ہے حضرت جنید بعد اونکے
انتقال کے کسی نے خواب میں دیکھا پوچھا کہ تمہارے رب نے کیا معاملہ کیا تمہارے ساتھ اونہوں نے کہا کہ جاتی رہیں وہ باتیں

معارف وحقایق مین کہتا تہا مین اور فنا ہونے کی اشارت کہ بیان کرتا تہا مین اور فائدہ دیا تجکو مگر چند
رکعتون نے کہ درمیان شب کی پڑہتا تہا مین رغبت دلائی طالبون کو اسکے کہ اہتمام وکوشش عبادت و
ریاضت مین خوب کرو اور اعتماد نکرو نکات تصوف پر بیت کار کن کار بگذر از گفتار کاندرین راہ کار دارد
کار ع وعن ابی ہریرہ کہا کہ آیا ایک شخص نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس اور کہا کہ تحقیق فلانا
شخص نماز پڑہتا ہی رات کو پہر جب صبح کرتا ہی تو چوری کرتا ہے فرمایا اسنے کہ شتاب ہی کہ باز رکہی گی نماز
اوسکی او چیز سی کہ تو کہتا ہے ف یعنی اوسکی مزاولت سی اللہ تعالی توفیق توبہ کی نصیب کریگا اور سبب
سرایت کرنے نورانیت اور برکت اوسکی کے باز رہیگا اس فعل بد سے جیسکہ قرآن مجید مین فرمایا ہے ان
الصلوۃ تنہی عن الفحشاء والمنکر یعنی نماز باز رکہتی ہے بیحیائی اور بری بات سے ع فرمایا رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نے جس وقت کہ جگاوے آدمی اہل اپنی کو رات کو پس نماز پڑہین دونون یا فرمایا نماز پڑہے ہر ایک دو
رکعتین اکٹہی لکہی جاتی ہین بیچ مردون ذکر کرنیوالون اور عورتون ذکر کرنیوالیونکی ف اہل سی مراد بی بی
لے اور اولاد اور اقارب اور غلام اور لونڈی بلکہ اوسکی اور راوی کو شک ہوا ہے کہ حضرت نے لفظ فصلیا کا فرمایا
یعنے مرد نے اور اوسکی اہل نے دو رکعتین نماز کی پڑہین اکٹہی یا لفظ فصلی کا فرمایا یعنی ہر ایک نے دو رکعتین نماز
کی پڑہین اکٹہی مطلب دونون لفظونکا ایک ہے سی پس لکہی جاتی ہین دونون ذاکرون اللہ کثیرا
الذاکرات مین کہ جنکی فضیلت کلام اللہ مین مذکور ہے والذاکرین اللہ کثیرا والذاکرات اعد اللہ
لھم مغفرۃ واجرا عظیما یعنی اور بہت یاد کرنیوالی اللہ کے مرد اور عورتین طیار کر رکہی ہے اللہ نے اونکی
لئی مغفرت اور ثواب بڑا ع فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اشراف یعنی بزرگ قدر امت میری کی
اوٹہانیوالی قرآن کی اور صاحب رات ہین ف اوٹہانی والے قرآن کے یعنے جو قرآن یاد کرین اور عمل
کرین اوامر و نواہی اوسکے پر وہ سی امت مین بزرگ قدر ہین جیسکہ اور روایت مین آیا ہی کہ جسنی حفظ کیا
قرآن پس تحقیق داخل کیے گئے نبوۃ درمیان دونون پہلوؤن اوسکے کے مگر یہہ کہ نہین وحی کیجاتی طرف
اوسکی یعنی وحی جلی پس تحقیق وحی کیجاتی طرف اوسکی وحی خفی یعنی مطلب وحی جلی کا اور کہا طیبی نے
کہ مراد حفظ سی یہہ ہے کہ یاد کرے اوسکو اور عمل کرے موافق اوسکی ورنہ ہوتا ہے بیچ زمرہ اون لوگون
کی کہ جنکی حق مین فرمایا ہے اللہ تعالی نے کمثل الحمار یحمل اسفارا یعنی جنکو کتاب اللہ یاد ہووے
اور پہر اوسپر عمل نکیا تو وہ ایسی ہین جیسی کدہے پر کتابین لادین سی کچہ فائدہ نہین اونکو اس سے
اور صاحب رات کی یعنی جو مداومت کرتے ہین شب بیداری پر اور نماز و قرآن پڑہنی پر راتمین ع اور روایت
ہی ابن عمر سی یہہ کہ باپ اونکی حضرت عمر بن الخطاب نے نماز پڑہتے راتکو جسقدر چاہتا اللہ یہانتک کہ جب
ہوتی پچھلی رات جگاتی اپنی اہل کو یعنی بی بی وغیرہ کو نماز کی لئی فرماتے اونکو پڑہو نماز پہر پڑہتے یہہ آیت

رواہ احمد ۱۱

رواہ ابو داود و ابن ماجہ ۱۲

رواہ البیہقی ۱۳

وأمر أهلك بالصلوة واصطبر عليها لا نسألك رزقا نحن نرزقك والعاقبة للتقوى

یعنی اور حکم کر اہل یعنی لوگوں اپنی کو ساتھہ نماز کی اور صبر کر اوپر اوسکے نہین مانگتے ہم تجھسی روزی ہمین روزی دیتے
ہین تجھکو اور آخرت واسطے پرہیزگاروں کی ہی ف اور صبر کر اوپر یعنی بہت صبر کر اوپر اوسکے
مشقتوں نماز کی اور مشقتوں امر الٰہی کی بسبب نماز کی پس جو تو ساتھہ اونکی اللہ تعالی کی عبادت
پر اور مدد ڈہونڈ ساتھہ اوسکی اور غنا ظاہر و باطن اپنی کی اور مت فکر کر امر رزق اپنی کی اور فارغ کر دل اپنا
واسطی کام آخرت کی اسلئے کہ ہم تابع نہین بندوں کی رزق دینی پر تجھسی رزق نہین مانگتے ہین ہم کہ تو پیدا
کرنی رزق اور روپیہ معیشت اپنی کی اور اوروں کی سعی کری اور منفعت اونہاوی الٰہی کے بلکہ
نماز ہی ہم رزق دیتی ہین تجھکو جیسکہ رزق دیتی ہین غیر ترکو اور عاقبت محمودہ یعنی انجام کا بخیر ہونا
دنیا و آخرت میں واسطی متقیوں کی ہی ع

فصل بیان مین میانہ روی کرنیکی

عمل مین یعنی عمل نفل مین چاہیے کہ میانہ روی کری یعنی کمی زیادتی نہ کرے کہا انس نے
کہ تھی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم افطار کرتی ایک مہینے مین جو یعنی اکثر ایام یہان تک کہ گمان
کرتی ہم یہہ کہ نہین روزہ رکھتی کی اوسمین سے کچھہ اور روزی رکھتی یعنی اکثر ایام اوس مہینی مین سے
یا اور مہینے مین سے یہان تک کہ گمان کرتی ہم یہہ کہ نہ افطار کرینگی اوسمین سے کچھہ اور تھی کہ نہ چاہے تو یہہ
کہ دیکھے اونکو رات مین نماز پڑھتی ہوئے مگر کہ دیکھے تو اونکو اور نہ چاہے تو کہ دیکھے اونکو سوتی ہوئے مگر
کہ دیکھے تو اونکو ف یعنی نہ تھی حضرت کہ ہمیشہ روزہ دار رہو دین تا افراط یعنی زیادتی لازم ہووے
اور نہ ہمیشہ افطار کرتی تھی تا تفریط یعنی کمی لازم اوے بلکہ ہر مہینے مین روزی رکھتی اور کبھی افطار کرتی
اور ایسی طرح رات کو نماز بھی پڑھتی اور سوتی بھی تہ تمام شب نماز پڑھتی اور نہ تمام شب سوتی پس تھا حال
حضرت کا متوسط زیادہ نہ کم خ اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ بہت محبوب عملون کا طرف
اللہ کی ہمیشہ کرنا عملون کا ہی اگرچہ کم ہوں ف کہا مظہر نی کہ سبب اس حدیث کی برا جانتی
ہین اہل تصوف ترک اوراد کو جیسکہ برا جانتی ہین ترک فرائض کو اوتنی او بہا ہر تر بیہہ ہی کہ
ترک اولی ہی اور وجہ اسکی یہہ ہے کہ جب یعنی ترک کیا طاعت کو بعد حضور کی پس اعراض کیا گویا کہ بعد وصل کیا عبادت ہوئی
پس مستحق ہوا عتاب کا بخلاف مداومت کرنیوالی کی کہ وہ مستحق ہوتا ہی اسکا کہ محبوب ہو اور اگرچہ کم ہوں جانا صرف
قلیل ساتھہ مداومت اور مواظبت کی بہتر ہی کثیر سی ساتھہ ترک عادت اور مداومت کی ع اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
نے لو عملون سی اوسقدر کہ طاقت رکھو یعنی ہمیشہ کر سکو اسلئے کہ تحقیق اللہ تعالی نہین ملول ہوتا یہانتک کہ ملول ہو تم ف
یعنی نہ لازم کرو نفسوں اپنی پر بہت عبادت کہ نہ قدرت رکھو ہمیشہ کرنی اوسکی بلکہ اسقدر اختیار کرو کہ ہمیشہ کر سکو اوسکو
ملول نہین ہوتا یعنی ترک نہین کرتا دینا ثواب کا یہانتک کہ ملول ہو تم یعنی چھوڑ دو عبادت حاصل یہہ کہ اللہ تعالی تو عبادت

بہر دی جاتا ہی ترک نہین کرتا مگر جبکہ تہک کر چہوڑ دی تو اللہ تعالی بہی ثواب دینا چہوڑ دیگا یعنی عبادت
متوسط کرو تا ہمیشہ نبہی ح اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی چاہی کہ پڑہی نماز ایک تمہارا
وقت خوشی تک اور جسوقت کہ سست ہو جاوی تو بیٹہ جاوی ف حاصل یہہ کہ چلنی والی راہ
آخرت کو چاہی کہ کوشش کری عبادت مین بقدر طاقت کے اور اختیار کری میانہ روی طاعت مین اور
احتراز کری ملول ہو کر عبادت کرنی سی اور جب سست ہوا اور بیٹہ رہا عبادت سے اور مشغول ہوا کسی مباح چیز
قسم کلام اور نیند وغیرہ سی اور بقصد حاصل ہونی خوشی کی عبادت مین تو وہ بہی گنا جاتا ہی طاعت اسلیے
کہا گیا ہی کہ نیند عالم کی عبادت ہی اور جاننا چاہی کہ بیچ ترک کرنی عمل کی وقت کسالت اور ملالت کی فائدے
بہت واقع ہوتی ہین اسلیے کہ گران ہونا عمل کا نفس پر آخر کو سبب ہے کسل اور نقصان سلوک کا ہوتا ہی لیکن چاہیے
کہ کوشش کری اور نفس کو بہت عمل کرنیکی عادت ڈالی اور ساتہہ مشقت اور ریاضت کی خوگر ہووی تاکہ قابل
وجود دن اور آرام طلبون کے ہو جاوی کہ تہوڑسی عمل مین فی الحال تہک جاتی ہین اور چہوڑ دیتی ہین اکثر
ہوتا ہی کہ جنکو پہلی دو رکعت نماز کی اور ایک سیپارہ قران کا پڑہنا گران معلوم ہوتا تہا اور ملول ہوتی تہی
اونہی اونکو بہت عمل کی ڈالنی سے سو رکعت نماز کی اور دس سیپارے قران کی پڑہنی آسان معلوم ہوتی ہین
ح اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جبکہ اونگہی ایک تمہارا اوس حالمین کہ نماز پڑہتا ہو
پس چاہیے کہ سو رہی یہانتک کہ جاتی رہی اوس سی نیند پس تحقیق ایک تمہارا جب نماز پڑہتا ہی اور اونگہتا ہوتا ہے
نہین جانتا وہ جو کہ کہتا ہی غلبہ نیند کی سی شاید کہ ارادہ کری طلب مغفرت کا پس بد دعا کری اپنے نفس
اپنی کو ف یعنی مثلا ارادہ کری کہ کہی اللہم اغفر لی بجای اوسکی بسبب غلبہ نیند کی کہہ اٹہی اللہم عفر لی
ساتہہ عین مہملہ اور ف کی کہ معنی اوسکی ہین یا اللہ خاک آلودہ کر مجہکو پس یہہ بد دعا ہوئی نفس پر اسلیے کہ
کنایہ ہی ذلت اور خواری سی ح اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی تحقیق دین آسان ہی اور نہین
سختی کرتا دین مین کوئی مگر غالب آتا ہی دین اوس پر سو میانہ روی کرو اور قریب طاقت کی لو عمل اور خوشی ہو
یعنی ساتہہ جنت لو سلامتی کی اور ہر نعمت اور کرامت کی اس لئی کہ دیتا ہی اللہ تعالی بہت ساتہ تہوڑی
عمل کی اور مدد چاہو ساتہہ وقت صبح اور وقت شام کی اور کچہہ آخر رات کی ف دین آسان ہے
یعنی احکام دین کی اللہ تعالی نے آسان مقرر کئی ہین پس سختی نہ کرو اونکو اپنی نفسون پر لیکن ساتہہ میانہ
کی اور نہین سختی کرتا دین مین کوئی مگر کہ غالب آتا ہی دین اوس پر یعنی جو کوئی اپنی نفس پر عبادت [illegible] تو اونکو
واجب کرتا ہی اور مشکل طرح عبادت کرنی اختیار کرتا ہی تو دین اوس پر غالب آتا ہی یعنی ادای حق اوسکی سے
وہ عاجز ہوتا ہی پس دین غالب ہوا اور وہ مغلوب اور معنی حدیث کی یہہ ہین کہ بہت زیادہ نکرو عبادت
کہ ترو تازہ رہو [illegible] عبادات ان تین وقتون مین اول روز مین اور آخر روز مین اور کچہہ آخر رات

یہہ اشارہ ہے تہجد کی نماز کیطرف ع اور فرمایا رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ سو رہا بغیر پڑہنے تمام یا کچھہ
اپنی کی بالعموض وظیفہ کی پہر پڑہا اوسکو درمیان نماز فجر کی اور نماز ظہر کی لکہا جاتا ہی واسطے اوسکی گویا کہ پڑہا
اوسکو رات کو ف یعنی ایک شخص کی کچھہ وظیفہ مقرر کیا تہا قسم کلام اللہ کی اور اوراد کار و نماز سی کہ شب کو
پڑہتا تہا اور وہ فوت ہوگیا پہر اوسنی مابین نماز فجر ظہر کی یعنی پہلی پہلی از زوال کے پڑہ لیا تو اوسکی لئی ثواب
رات کی پڑہنی کاسا لکہا جاتا ہے اور ایسی ہی حکم دن کی وظیفہ کا ہی کہ اوسکو فوت ہوگیا اور رات کو
پڑہ لیا تو دن کی پڑہنی کاسا ثواب لکہا جاتا ہے دو روز کو سب اتیان وظیفہ ایک دوسرے کا ہیں اور اسمین جو
خاص رات کی وظیفہ کا ذکر کیا اسلئی کہ یہہ اکثر واقع ہوتا ہی یعنی نماز تہجد کی اور اوراد بسبب غلبہ نیند کی رہ
جاتی ہیں اسلئے اس حدیث کو اس فصل میں لائے ع اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑہ
کہڑی ہوکر پس اگر نہو سکی یہہ پڑہ بیٹہکر پہر اگر یہہ بہی نہو سکی تو پڑہ کروٹ پر ف یعنی کروٹ سی پڑہ کے
قبلہ طرف منہہ کرکر اور اگر قبلہ کی طرف منہہ نکرسکی اور نہ کوئی قبلہ کی طرف منہہ پہیر نیوالا بہم پہنچی تو ہر طرف
جایز ہے اور ہمارے نزدیک افضل یہہ ہی کہ چت لیٹی رو بقبلہ پیر کر اور تکیہ مونڈہوں کے نیچی رکہہ کر سر اونچا
کرلی اور اشاروں سے نماز پڑہی چنانچہ دارقطنی نی ایک حدیث روایت کی ہی کہ اوس سے چت ہی نماز
پڑہنی ثابت ہوتی ہی اور یہہ حدیث حضرت نی عمران سے فرمائی تہی اونکو بواسیر تہی وہ چت لیٹ سکتی نہ تہی
پس اوروں کی لئی حجت نہیں ہوسکتی اسلئی کہ وہ معذور تہی اور یہہ حکم حضرت نی فرض نماز کا فرمایا
ہے پس نفلوں میں یہہ بطریق اولی جایز ہوگا ع اور روایت ہی کہ پوچہا عمران نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم
سی حال نماز آدمی کا بیٹہی ہوئی یعنی نماز نفل کا باوجود قدرت کی قیام پر فرمایا اگر پڑہی کہڑی ہوکر تو وہ
بہتر ہی اور جو کوئی پڑہی یعنی نفل بغیر عذر کے بیٹہی ہوئی تو واسطی اوسکی آدہا ثواب کہڑی کا ہی اور جو کوئی
پڑہی لیٹی ہوئی یعنی بغیر عذر کی پس واسطی اوسکی آدہا ثواب بیٹہی کا ہی ف یہہ حدیث محمول ہے نماز
نفل پر اسلئی کہ نماز فرض بیٹہہ کر پڑہنی اگر بے عذر ہو درست نہیں اور اگر بعذر ہو قیام ساقط ہی پس کہڑے
ہوکر پڑہنی افضل بیٹہہ کر پڑہنی سے ہوگی اور بیٹہہ کر پڑہ لی ٭ الی کو آدہا ثواب کہڑے کا ہوگا بلکہ
پورا پاویگا اور کہا طیبی نے کہ آیا جایز ہے یہہ کہ نماز نفل لیٹ کر پڑہے باوجود قدرت قیام یا قعود
کے یا نہیں پس گئی ہیں بعضی طرف اسکے کہ نہیں جایز اور گئی ہے ایک قوم طرف جواز اسکے
اور طرف اسکی کہ ثواب اوسکو برابر آدہی ثواب بیٹہہ کر پڑہنی والی کی ہوتا ہی چنانچہ قول
حسن بصری کا یہی ہے اور یہی صحیح تر اور اولے ہے واسطی ہونے
اسکے حدیث سے انتہی اور مذہب ابو حنیفہ کا یہہ ہے کہ یہہ جایز نہیں پس کہا گیا ہی
کہ یہہ حدیث بیچ حق فرض پڑہنے والے بیمار کے ہی ایسا بیمار کہ ممکن ہو اوسکو کہڑے ہوکر پڑہنا بہ تکلف

پھر سے ساتھہ شدت اور زیادہ ہو گئی مرض بین معاذ رضی اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
نے جو شخص جاوے بچھونے کی طرف بچھونی اپنی کی پاک ہوکر یعنی باوضو ہو کر یا تیمم کرکر اور نہایا ہو سوتی سے
پاک ہو کر یا پاک کتا ہوتے ہوکر اور یاد کرے اللہ کو یعنی زبان سے یا دل سے یہاں تک کہ غالب کرے
اوسکو نیند نہیں کروٹ لیتا کسی وقت رات میں اوسحا میں کہ مانگے اللہ تعالی سے اوسمین کوئی بہلائی
بہلائیوں دنیا اور آخرت کی سے مگر کہ دیتا ہے اوسکو اللہ تعالی وہ بہلائی اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نے خوش ہوتا ہے رب ہمارا دو شخصوں سے ایک وہ شخص کہ اوٹھا رات کو نرم بچھونے اپنے سے اور
بالاپوش اپنے سے محبوبہ اور اہل اپنے کے پاس سے طرف نماز کے پس فرماتا ہے اللہ تعالی نے واسطے فرشتوں اپنے کے
دیکھو طرف بندے میرے کہ اوٹھا فرش اپنے سے اور نرم بچھونے اپنے سے محبوب اور اہل اپنے کے پاس سے طرف
طرف نماز اپنی کی واسطے رغبت کرنیکے بیچ اوس چیز کے کہ نزدیک میرے ہے یعنی جنت اور ثواب اور واسطے ڈرنے
کی اوس چیز سے کہ نزدیک میرے ہے یعنی دوزخ اور عذاب اور دوسرا وہ شخص کہ جہاد کیا خدا کی راہ میں پس بھاگے
ساتھہ یاروں اپنے کے پھر جانا اوس گناہ کو کہ اوسپر ہے بھاگنے میں یعنی بلا عذر بھاگنے اور جانا اوس ثواب کو
کہ واسطے اوسکے ہے پھر آنے میں پس پھرا اور لڑا یہاں تک کہ شہید ہوا پس فرماتا ہے اللہ تعالی اپنے مقرب
فرشتوں کو دیکھو طرف بندے میرے یعنی نظر تعجب سے کہ پھرا واسطے رغبت کرنیکے اوس چیز میں کہ نزدیک میرے
ہے یعنی ثواب اور واسطے ڈرنے کے اوس چیز سے کہ نزدیک میرے ہے یعنی عذاب یہاں تک کہ بہایا خون اوسکا
یعنی شہید ہوا ف طاعت یعنی جو پیارا کہ اوٹھا جاتا ہے اور محبوب اور اہل اپنے کے پاس سے یعنی یہہ
چیزیں بہت پیاری ہوتی ہیں باوجود اسکے اونکے پاس سے اوٹھہ کر رغبت کے طرف عبادت رب اپنے
کے جانا کہ یہہ کچھہ نفع نہیں دینگے اوسکو یہہ قبر میں یہہ چیزیں بلکہ نفع دیگی طاعت رب کی دنیا میں اور امید ثواب کے
اشارہ ہے طرف اسکے کہ عمل کرنا واسطے اللہ کے ساتھہ امید ثواب کے کہ اوس عمل پر ملتا ہے منافی اخلاص
اور کمال کے نہیں منافی اکمل کے ہے کہ اکمل یہہ ہے کہ محض اللہ تعالی کی خوشنودی کے لئے عمل کرے کچھہ غرض اوسکو
لیکن ہاں اگر محض واسطے ثواب کے یا خوف عذاب کے کرے کہ اگر خالی ہو ثواب و عذاب سے تو عبادت
اوسکی چھوڑ دے نہیں صحیح ہونے عبادت اوسکی بلکہ کہا ہے بعضوں نے کہ یہہ کفر ہے اور فرمایا
رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز آدمی کی یعنی نفل بیٹھے ہوے یعنی بغیر عذر کے آدھی نماز ہوتی ہے یعنے
بہ نسبت کھڑے کی کہا راوی نے پھر آیا میں حضرت کے پاس پس پایا میں نے اونکو نماز پڑھتے بیٹھے ہوے پس رکھا میں نے
ہاتھہ اپنا حضرت کے سر مبارک پر پس فرمایا حضرت نے کیا ہے تو واسطے تیرے اے عبد اللہ بن عمرو کہا میں نے
خبر دیا گیا تھا میں اے رسولخدا آپکی کہ تحقیق فرمایا تھا نماز آدمی کی بیٹھے ہوے آدھی نماز کی ہے اور تم پڑھتے ہو بیٹھے ہوے فرمایا
کہ ہاں ایسی طرح ہے لیکن میں نہیں مانند ایک کے تم میں سے ف رکھا میں نے ہاتھہ حضرت کے سر مبارک پر کہ عادت عرب کی ہے

کہ جب کسی سی کوی بات تعجب کے دیکھتی ہین تو اوسکی سر پر ہاتہ رکہدیتی ہین پس اونکی نزدیک یہہ بات خلاف
ادب نہین بلکہ اندراہ بی تکلفی اور کمال الفت کی ہوتی ہی پس جب حضرت نماز سی فارغ ہوی تو
عبداللہ کی ہاتہہ سر مبارک پر ازراہ تعجب کے رکہا تعجب اسلئی کیا کہ حضرت افضل بات پر عمل کرتی
ہین پہر بیٹہہ کر کیون نماز پڑہتی ہین پہر حضرت کی جواب کا حاصل یہہ ہی کہ یہہ بہی خصوصیات سے
ہی کہ میری نماز کا ثواب ناقص نہین ہوتا کسی طرح پڑہون مجکو اورون پر قیاس کرو اور نہ اورون کو بہی

ع فصل بیان مین نماز وتر کی

ف اختلاف وتر مین درمیان علماکی دو باتو مین ہے اول یہہ
سنت ہی یا واجب امام ابوحنیفہ کہتی ہین واجب ہے اور اور امام کہتی ہین سنت ہی اور دوسرا اختلاف
یہہ ہے کہ وتر ایک رکعت ہی یا تین رکعت اکثر اماموں کے نزدیک ایک رکعت ہے اور ہمارے نزدیک تین
رکعت اور حدیثین جانبین کی وارد ہین اور جو کہ ایک رکعت کہتی ہین وہ دو رکعت پہلی اوسکی پڑہکر سلام پہیرتی
ہین اور اگرچہ یہہ مکروہ ہے فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نماز رات کی دو دو رکعت ہی پس جب
ڈرے ایک تمہارا ہونی صبح کی سے پڑہی ایک رکعت طاق کردیگی اوسکی لئی اوسکو کہ نماز پڑہی ہے
ف نماز رات کی دو رکعت ہے دلیل پکڑی ہی ساتہ اسکی شافعی اور ابی یوسف اور محمد نی کہ انکو
نفل پڑہی تو افضل یہی ہی کہ دو دو رکعتین پڑہی اور پڑہی ایک رکعت طاق کردیگی اوسکو کہ نماز
پڑہی ہی کہا ابن ملک نے کہ معنی اسکی یہہ ہین کہ رات کی نماز مین پہلی جو دو رکعتین پڑہی تہین وہ نماز
جفت تہی یہہ ایک رکعت اوسکو طاق کردیگی اور یہہ حدیث حجت ہی واسطی شافعی کی کہ اونکی
نزدیک وتر کی ایک رکعت ہے انتہی اور کہا طحاوی حنفی نی کہ معنی اسکی یہہ ہین کہ پڑہی ایک رکعت
ساتہہ دو رکعتون کی پہلی اوسکی پس یہہ رکعت طاق کردیگی پہلی شفع کو اور کہا ابن ہمام نے کہ نہین
ہی حدیث مین دلالت اسپر کہ وتر کی ایک رکعت ہے ساتہہ تحریمہ علیحدہ کی اور اور دلیل حنفیہ کی یہہ بہی ہی
نہی وارد ہوی ابتیرا یعنی تہا رکعت پڑہنی سے ملا علی قاری نی مرقات مین یہہ مضمون مفصل لکہا ہی یہان
اختصار کی لئی اسپر اکتفا کیا جو چاہے اوسمین دیکھہ لے اور کہا سعید بن ہشام نے کہ گیا مین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا
کہا مینی ای ماں مسلمانون کی خبر دو مجکو خلق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سی کہا حضرت عائشہ رضی اللہ
کیا نہین پڑہا تو نی قرآن کہا مینی کہ ہان پڑہا ہی کہا حضرت عائشہ نی پس تحقیق خلق نبی صلی اللہ علیہ وسلم
کا تہا قران یعنی جو کچہہ کہ قران مین اچہی اخلاق اور صفات مذکور ہین حضرت کی وہ اپنی مین حاصل
کئی تہی کہا مینی ای ماں مومنون کی خبر دو مجکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی وتر سی یعنی وقت اوراد
اور عدد رکعات اوسکی سے پس کہا تہی ہم تیار کر لی واسطی حضرت کی مسواک اونکی اور پانی وضو اونکا
پس اوٹہاتا اونکو اللہ تعالی جب چاہتا یہہ کہ اوٹہاوی اونکو رات کو پس مسواک کرتی آپ یعنی پہلی

سو تھوکی اور وضو کرلی اور نماز پڑہتی نو رکعتیں نہ بیٹھتے اونمیں مگر آٹھوین رکعت میں پس یاد کرتے
اللہ کو اور تعریف کرتی اوسکی اور دعا مانگتی اوس سے یعنی التحیات پڑہتی کہ التحیات میں ذکر اور
اور دعا ہی پھر کھڑی ہوتی اور سلام نہ پھیرتے پس پڑہتی نوین رکعت پھر بیٹھتی پس یاد کرتی اللہ کو اور تعریف
کرتی اوسکی اور دعا مانگتی اوس سے یعنی دعا متعارف پڑہتی پھر پھیرتے سلام کہ سناتی ہمکو یعنی پکارکر سلام
پھیرتے پھر بیٹھے پھر پڑہتی دو رکعت بعد سلام کی بیٹھے ہوی پس یہہ ہوئین گیارہ رکعتین ای بیٹی
میری پس جب کہ بڑی عمر کو پہنچی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور بہیل گیا گوشت پڑہتی تہی وتر سات رکعت
اور کرتے دو رکعتوں میں مانند کرتی اونکی پہلی صورت میں یعنی ویسی طرح بیٹھکر پڑہتی پس یہہ
ہوئین نو رکعتین ای بیٹی میری اور تہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز پڑہتی کوئی نماز دوست رکہتی
یہہ کہ ہمیشگی کرین اوسپر اور تہی جبکہ غالب ہوتی نیند اونکو یا بیماری یعنی مانع ہوتی قیام کرنی رات کے
سے پڑہتی اول روز میں بارہ رکعتین اور نہین جانتی مین پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ پڑہا ہو قرآن
سارا ایک رات میں اور نہین جانتی مین کہ نماز پڑہی ہو کسی رات میں صبح تک یعنی اول سے آخر تک
اور نہین جانتی مین کہ روزی رکہی ہون ساری مہینی سوا رمضان کی ف جب نماز پڑہی ہمیشہ
اور اسی طرح اگر عبادت کرلیا تو ہمیشگی کرلیا اوسپر اور ترک کرنا اوسکا ہوتا بسبب عذر کے یا واسطے
بیان جواز کی اور روزی رکہی ہون ساری مہینی اور حضرت عائشہ ہی سی جو روایت ہی کہ حضرت
شعبان میں روزی رکہتی تہی تو اوسکو واضح کردیا ہے ایک اور روایت نی کہ اونہیں سے ہی
کہ اکثر شعبان میں روزے رکہتی پس دفع ہوا تعارض اور پڑہنا دو رکعتوں کا بعد وتر کی اکثر حدیثوں
میں آیا ہی لیکن ظاہر میں یہہ حدیثین معارض معلوم ہوتے ہین اس حدیث کی اجعلوا آخر صلوتکم باللیل
وترا پس دفع اس تعارض کا مشکل پڑا ہی بہت علما پر لیکن امام مالک منکر ہوی ہین حدیث دو رکعتون بعد
وتر کی اور کہا ہی صحیح نہین ہے یہہ حدیث اور امام احمد نی کہا ہی کہ مین نہ پڑہتا ہون ان دو رکعتوں کو
اور نہ منع کرتا ہون کسیکو اسی اور جمہور علما قائل ہین انکی بسبب وارد ہونی حدیثوں صحیح کی انمین
پس تطبیق انمین دو طرح سی دی ہے ایک تو یہہ کہ اجعلوا آخر صلوتکم باللیل وترا مین صلوة سی مراد اور نوافل
ہین سوای ان دو رکعتوں کی اور نوافل بعد وتر کی نہ پڑہا کرو اور دوسرے یہہ کہ کبہی یہہ دو رکعت پڑہا کری اور
کبہی فقط وتر ہی پڑہا کری تاکہ عمل دونوں پر ہو پس حدیث اجعلوا آخر صلوتکم وترا محمول ہی استحباب پر
نہ وجوب پر پھر اختلاف ہی اسمین کہ ادا کرنا دو رکعتوں کا بعد وتر کی اول شب میں تہا یا آخر شب مین پس حدیث
ابو امامہ کے مطلق واقع ہوی ہے کہ اوسمین اس قدر آیا ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم دو رکعتین بعد وتر کی بیٹھکر
پڑہتی تہی اور یہہ نہین کہا کہ اول شب پڑہتی تہے یا آخر شب اور حدیث ثوبان کی دلالت کرتی کہ یہہ

پر مستمر رہا کرے کی وتر ہی اول شب میں اور حدیثیں بخاری اور مسلم سے ثابت ہوا کہ ثابت کرلی ہیں کہ بعد قیام
کی تہا یعنی تہجد پڑہتی تو بعد وتروں کی بہی پڑہتی صحیح ہے یا اور بعضوں نے کہا ہی بعد دو رکعتیں
الحق وتر کی ہیں اور قائم مقام سنتوں وتر کے ہیں ع وعن ابی ہریرہ اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہ کہا وصیت
کی مجکو دوست میرے یعنی پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے ساتہہ تین باتوں کی روزے رکہنی تین دن کی ہر مہینے
میں اور پڑہنی دو رکعتیں ضحی کے اور یہہ کہ پڑہوں میں وتر پہلی اس سے کہ سوؤں میں ف روزے تین
دن کی یعنی ایام بیض کے تیرہویں اور چودہویں اور پندرہویں تاریخ اور بعضوں نے کہا کہ ایک روزہ اول
مہینے میں اور ایک درمیان مہینے میں اور ایک آخر مہینے میں اور بعضوں نے کہا ہر روز ہر عشرے کی اول
میں اور بعضوں نے کہا مطلق یعنی ساری مہینے میں جب چاہے رکہہ لے اور دو رکعتوں ضحی کی یعنی جو کہ
بعد آفتاب بلند ہونے کے پڑہے جاتے ہیں یعنی نماز اشراق یا نماز چاشت پس دو رکعت ادنی درجہ او
ہی اور اکثر اشراق کی چہہ رکعتیں ہیں اور چاشت کی بارہ اور وتر ابوہریرہ کو اول شب میں پڑہنی اس لئے
فرمایا کہ وہ اول شب میں مشغول رہتے تہی حضرت کی حدیثوں کی یاد کرنے میں اور تکرار کرنے اور تعلیم
پس اسمیں رات بہت جاتی تہی آخر رات میں اوٹہنا مشکل تہا اور بسبب اسی مشغولی علم کے ضحی کی بہی دو
رکعتیں پڑہنی کو فرمایا پس اس سے معلوم ہوا کہ مشغول رہنا علم دین میں افضل ہے اور عبادتوں سے ع عن علی
اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق اللہ وتر ہی دوست رکہتا ہی وتر کو پس وتر پڑہو اے
اہل قرآن کی ف اللہ وتر ہی یعنی یکتا ہی ذات وصفات میں پس نہیں کوئی مثل اوسکی اور یکتا ہی
افعال میں پس نہیں کوئی شریک اوسکا اور نہ مددگار دوست رکہتا ہی وتر کو یعنی ثواب دیتا ہی اوسپر اور قبول
کرتا ہی اوسکو حاصل یہہ کہ اللہ یکتا ہے اس مناسبت سے دوست رکہتا ہی وطاق کو پس وتر بہی طاق ہی
اوسکو دوست رکہتا ہی اور ثواب دیتا ہی اوسپر اور آنحضرت سے ثابت اوس کی اکثر افعال میں کرنا
تہی اور اسمیں اشارہ اسپر بہی ہی کہ دوست رکہتا ہی انقطاع کرنیوالی ماسوی اللہ کے اور اہل قرآن یعنی جو کہ ایمان
لای قرآن پر اور حفظ اور تلاوت کرنیوالی ہوی اسمیں تنبیہ ہی اوپر لازم کرنی قیام رات کی اور پڑہنی
قرآن کی اوس میں ع عن خارجہ اور کہا خارجہ بن حذافہ نے کہ نکلی ہمپر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور فرمایا کہ
تحقیق اللہ تعالی نے زیادہ کی ہی تمکو نماز یگانہ ایک نماز کہ وہ بہتر ہی واسطی تمہاری سرخ اونٹوں سے
مقرر کیا اوسکو اللہ تعالی نے واسطی تمہارے درمیان نماز عشا کی نکلنی فجر تک یعنی وقت اوسکا اسکی
جیب ہی ف سرخ اونٹوں کو اہل عرب بہت عزیز رکہتی ہیں اور بہت عمدہ جانتے تمام اموال میں
رغبت دلانی کی حضرت نے یہہ بات فرمائی پس مراد یہہ ہی کہ یہہ نماز بہتر ہی تمام متاع دنیا سے اور یہہ حدیث
دلالت کرتی ہی اسپر کہ وتر واجب ہیں اور پہلی عشا سے پڑہنا اوسکا جائز نہیں ع فرمایا رسول خدا صلی اللہ

علیہ وسلم نے جو شخص کہ سو جاوے غافل ہو کر وتر اپنے سے پس چاہیے کہ پڑھے جس وقت کہ صبح ہو **ف**
جب صبح ہو تو بھی فرض فجر کی قضا رہ و تر کی پڑھے اگر صاحب ترتیب ہے اور ممکن ہے پڑھنا اوسکا یعنی
وقت ہے کہ وتر پڑھ سکتا ہے اور ممکن ہو پڑھنا اوسکا تو بعد نماز فجر کے پڑھے اور اگر صاحب
ترتیب نہیں تو اختیار ہے چاہے اول پڑھے چاہے بعد **ع** اور کہا عبد العزیز بن جریج نے کہ پوچھا ہمنے حضرت
عائشہ سے کہ کونسی سورہ پڑھتے تھے وتر میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کہا حضرت عائشہ نے کہ پڑھتے تھے
پہلی رکعت میں سبح اسم ربک الاعلی اور دوسری میں قل یا ایہا الکافرون اور تیسری میں قل ہو اللہ احد اور
معوذتین یعنی قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس روایت کی یہہ ترمذی اور ابوداود نے اور روایت کی یہہ
نسائی نے عبد الرحمن بن ابزی سے اور روایت کی یہہ احمد نے ابی بن کعب سے اور دارمی نے نقل کی ابن عباس
سے اور نہیں ذکر کیا احمد اور دارمی نے لفظ معوذتین کا یعنی فقط قل ہو اللہ ہے تیسری رکعت میں پڑھنے روایت کی ہے
ف کہا ابن ہمام نے کہ حنفیوں نے اخیری روایت پر عمل کیا ہے کہ تیسری رکعت میں فقط قل ہو اللہ پڑھتے
ہیں چنانچہ حضرت عائشہ سے بھی ایک روایت آئی ہے کہ حضرت تیسری رکعت میں قل ہو اللہ پڑھتے تھے اور
یہاں جو حضرت عائشہ سے روایت منقول ہوئی اوسپر عمل اسلیے نہیں کرتے ہیں کہ اسکے سند میں
کچھہ خلل ہے اور دوسرے یہہ کہ یہہ ذکر کیا خلاف عادت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ہے کہ اخیر کی رکعت
کو اور پہلے رکعتوں سے دراز کرتے تھے اور بہت سی دلیلیں ملا علی قاری نے لکھی ہیں جو چاہے مرقات میں دیکھہ لے
اور یہہ حدیث صحیح دلالت کرتی ہے اسپر کہ وتر کی تینوں رکعتیں ایک سلام سے پڑھتے تھے **ع** اور
کہا حضرت حسن ابن علی نے کہ سکھلائے مجکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کتنے ایک
کلمے کہ پڑھوں میں اونکو بیچ قنوت وتر کے وہ یہہ ہیں اللهم اهدني فيمن هديت وعافني
فيمن عافيت وتولني فيمن توليت وبارك لي فيما اعطيت وقني
شر ما قضيت فانك تقضي ولا يقضى عليك انه لا يذل من
واليت تباركت ربنا وتعاليت یعنی یا الٰہی ہدایت کر مجکو بیچ زمرہ اون لوگوں کے
کہ ہدایت کیا تو نے اونکو یعنی انبیا اور اولیا اور عافیت میں رکھہ مجکو آفتوں دنیا کی اور آخرت
کی سے بیچ ضمن اون لوگوں کی کہ عافیت میں رکھا تو نے اونکو اور کارسازی کر میرے بیچ جملہ اون
لوگوں کی کہ کارسازی کی تو نے اونکی اور برکت دے میرے لیے اوس چیز میں کہ دی ہے
تو نے یعنی عمر اور مال اور علوم اور اعمال اور بچا مجکو برائی اوس چیز کی سے کہ مقدر کی تو نے
پس تحقیق تو حکم کرتا ہے جو چاہتا ہے اور نہیں حکم کیا جاتا تجھپر نہیں ذلیل ہوتا وہ شخص کہ دوست رکھا
تو نے اوسکو بابرکت ہے تو اے رب ہمارے یعنی کثرت سے ہے خیر تیری دین میں اور بلندی قدر تیری

ف ریہون مین قنوت وتر مین بیان مطلق ہی جو قنوت الوتر کہا تو ظاہر یہہ ہی کہ تمام سال مین پڑہنا
مراد ہی جیسی کہ مذہب ہمارا ہی اور شافعی مقید کرتی ہین قنوت کو بیچ وتر نصف اخیر رمضان کی اور
ہدایت از بیخی ثابت رکہہ ہدایت پر زیادہ کر مجہکو اسباب ہدایت کی یعنی پہنچی کی اعلی مراتب کو اور
نہین ذلیل ہوتا یعنی آخرت مین یا مطلق اگرچہ باعتبار ظاہر کے مبتلا ہوئے بلا مین ہو یا کوئی اوسکو
ذلیل کری اور خوار جانی لیکن حقیقت مین اللہ کی نزدیک وہی عزت ہوتا ہی جیسیکہ حضرت ذکریا
علیہ السلام کو آرہ سی چیرا اور حضرت یحیی علیہ السلام کو ذبح کیا لیکن یہہ امتحانات اللہ تعالی کی ہین
غرض کہ لوگون کی ذلیل کرنی سی اولیاء اللہ ذلیل نہین ہوتی اللہ کی نزدیک وہ عزت والی ہی ہین اور
بعضی روایات مین لا یعز الخ کی بعد و لا یعز من عادیت بہی آیا ہی اور بعضی روایات مین بعد و تعالیت
نستغفرک و نتوب الیک اور بعضی مین بعد اسکی و صلی اللہ علیہ و سلم زیادہ ہے اور قنوت شافعیہ
یہی ہی کہ وتر مین اور نماز فجر مین پڑہتی ہین اور ہماری نزدیک اللہم انا نستعینک آخر تک ہے اور لکہا ہی حلوانی کہ فقہ
کہ دونون پڑہو اور کہا ابن ہمام نی کہ بیان مختلف فیہ مین یا تین ہین ایک تو یہہ کہ قنوت وتر مین پہلی رکوع کے ہے
یا بعد اوسکی اور دوسری یہہ کہ قنوت وتر تمام سال پڑہے یا نصف اخیر رمضان مین اور تیسری یہہ کہ قنوت سوا
وتر کی اور نماز مین بہی پڑہے یا نہین پس امام شافعی تو کہتی ہین کہ قنوت بعد رکوع کے پڑہے اور ابو حنیفہ کہتی ہین
کہ پہلی رکوع کے اور دونو سند کرتی ہین حدیثون سے لیکن دلیل ابو حنیفہ کی قوی ہے ع کہا ابی بن کعب نے
کہ تہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جب سلام پہرتے وتر مین کہتی سُبْحَانَ الْمَلِكِ الْقُدُّوسِ یعنی پاک ہے
بادشاہ نہایت پاک روایت کیا یہہ ابو داود اور نسائی نے اور زیادہ کیا نسائی نی کہ کہتی تہی حضرت یہہ تین بار
بلند کرتے تہی آواز تیسری بار مین اور بیچ ایک روایت نسائی کی عبد الرحمن بن ابزی سی کہ اوسنے نقل کیا اپنی
باپ سے کہ کہا تہی کہتی حضرت جب سلام پہیرتی سبحان الملک القدوس تین بار اور بلند کرتے آواز اپنی تیسری بار
مین ف دار قطنی کے روایت مین رب الملائکہ والروح بہی آیا ہے یعنی یون ہے سبحان الملک القدوس رب الملائکہ
والروح ع کہا حضرت علی رضی اللہ عنہ نی کہ تہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم وتر پڑہتی تین رکعت پڑہتی اون مین
نو سورتین مفصل سے ہر رکعت مین تین تین سورتین آخر اونکی ہوتی قل ہو اللہ احد ف بعضی روایتون
مین تفصیل اس مجمل کی اس طرح آئی ہے کہ پڑہتی تہی حضرت پہلی رکعت مین اَلْهٰكُمُ التَّكَاثُرُ اور اِنَّا اَنْزَلْنَا
اور اِذَا زُلْزِلَتِ الْاَرْضُ اور دوسری رکعت مین وَالْعَصْرِ اور اِذَا جَاءَ اور اِنَّا اَعْطَيْنَا اور تیسری رکعت مین قُلْ يَا
اور تبت اور قل ہو اللہ ع فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی تحقیق یہہ بیدار رات کی مشکل اور بہاری
ہی پس جب وتر پڑہی ایک تمہارا یعنی پہلی سونی کی یا تو برخلاف فضل کی یا واسطے نہ اعتماد ہونے
ساتہہ جاگنی کی آخر رات کو پس چاہئی کہ پڑہی دو رکعتین پس اگر اوٹہا رات کو نماز تہجد کی لئی تو بہتر

نہ اوتہا تو ہوتی یہہ دوہر کہین کافی ہوسکی لئی یعنی اصل ثواب نماز تہجد کا اوسکی لئی حاصل ہو جاتا ہی انکی

فصل بیان مین قیام کرنی کی رمضان کی مہینی مین

ف قیام سی مراد ہی جاگنی رہنا رات کو عبادت کی لئی یعنی نماز تراویح اور تلاوت قرآن وغیرہا کی لئی ع کہا زید بن ثابت نی کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی بنایا حجرہ مسجد مین بوری کا پس نماز پڑہی اوسمین یعنی نوافل سوای تراویح کی تین راتین یعنی رمضان مین یہان تک کہ جمع ہوی حضرت کی پاس لوگ یعنی پس تہی حضرت نکلتی حجری سی اور نماز پڑہتی جماعت سی فرائض و تراویح یہان تک کہ جمع ہوئی یعنی بہت ہوی لوگ پہر نہ پای اونہی آ حضرت کی ایک رات یعنی بسبب اسکی کہ داخل ہوی حجری مین بعد نماز فرضونکی اور نہ نکلتی طرف اونکی بعد تہوری دیر کی جیسی کہ عادت تہا اونکی پس اور گمان کیا لوگونی کہ تحقیق حضرت سو رہی پہر شروع کیا بعضی اونکی نی کہنکارنا تاکہ نکلین حضرت طرف اونکی یعنی نماز تراویح کی لئی جیسی کہ نکلتی تہی راتون گذشتہ مین پس فرمایا حضرت نی یعنی حجرہ مین سی یا نکلی اور فرمایا کہ ہمیشہ رہی ساتہہ تمہاری وہ جو کہ دیکہی مین کار تمہاری سی یعنی شدت حرص کی اوپر پڑہنی نماز تراویح کی جماعت سی یہان تک کہ خوف کیا مینی یہہ کہ فرض کیجاتی تم پر یعنی اگر مین ہمیشہ پڑہتا تراویح کو جماعت سی تو فرض کیجاتی تم پر اور اگر فرض کیجاتی تم پر تو نہ پڑہ سکتی اوسکو پس پڑہو نماز ای لوگو بیچ اپنی گہرون کی اسلئی کہ تحقیق بہترین نماز آدمی کی نماز اوسکی ہی بیچ گہر اوسکی مین سوای فرض کی کہ وہ مسجد مین افضل ہی ف حضرت نی مسجد نبوی مین حجرہ بوری کا اعتکاف کی لئی بنایا تہا اس سی معلوم ہوا کہ جائز ہی بنانا حجرہ کا مسجد مین بوری کا یا مانند اوسکی کا لیکن شرط یہہ ہی کہ نروکی جگہہ زیادہ حاجت اپنی سی والا حرام ہی اس لئی کہ زیادہ روکنی مین تنگی ہوگی مصلیون پر لیکن وہ جگہہ ایسی ہو کہ احتیاج رکہتی ہون اوسکی لوگ اگرچہ کبہی کبہی ہوا ور ہو جاتا ہی قبیح سی کہ اگر لوگ تہوڑی ہون کی مسجد مین تو نہین محتاج ہونگی اوس جگہہ کی کہ گہیر لیا اوسکو تو نہین حرام اور یہہ تفصیل خوب ہی دلالت کرتی ہی اسپر کہ حرام ہی تنگی کرنی لوگونپر بیچ مسجد حرام کی ایام حج مین اور اسمین بیان ہی حضرت کی مہربانی کا امت پر اور دلیل ہی اسپر کہ تراویح جماعت سی سنت ہی اور پس نماز پڑہو گہرون مین کہ یہہ بعید ہی ریا سی یہہ امر استحباب کی لئی ہی اور اس لئی کہ تحقیق بہترین نماز آدمی کی الخ یہہ حکم عام ہی سب نوافل اور سنتون کی لئی مگر وہ نوافل وغیرہ کہ شعار اسلام سی ہین مانند کسوف اور استسقا و عیدین کی کہ وہ مسجد مین افضل ہین اور ظاہر یہہ ہی کہ مسجد الحرام اور مسجد نبوی مستثنی ہین واسطی مسافرون کی اسلئی کہ اونکو یہہ کہان میسر ہین کیا غنیمت نہین نماز اونمین قیاس کیا مینی اوسکو اسپر کہ کہا ہی ائمہ ہمارے نی کہ طواف مسافرون کو افضل ہی نماز نفل سی واللہ اعلم صح اور کہا ابو ہریرہ نی کہ تہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم رغبت دلاتی بیچ قیام رمضان کی

یعنی تراویح کی بدون اوسکی کہ حکم کرین صحابہ کو قیام رمضان مین ساتھ تاکید کے پس فرمائی جو شخص
کہ قیام کری رمضان کا ساتھ اعتقاد صحیح کے اور واسطے طلب ثواب کے یعنی نہ واسطے دکھانی سنانے
کی بخشی جاتی ہین واسطے اوسکی وہ گناہ صغیرہ کہ پہلی کئی تہا ہین پس وفات کی گئی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
اور امر اس طرح پر تہا بیچ خلافت ابی بکر کی اور تہا امر ابتدا خلافت حضرت عمر کی مین اسطرح یعنی پہر اونہون نے
حکم جماعت کا کیا ف جو شخص کہ قیام کری یعنی شب بیداری کری رمضان مین ساتھ عبادت کے یا مراد
ہی کہ تراویح پڑہی ساتھ اعتقاد صحیح کے یعنی اللہ تعالی جو ثواب کہتا ہو اوسے سچ جانتا ہو کہ قیام رمضان
باعث اللہ تعالی کی نزدیکی کا ہی ع فرمایا رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جسوقت کہ پڑہی ایک تمہارا اپنی مسجد مین
پس چاہئی کہ پہیر اوی کہر اپنی کی لئی حصہ نماز اپنی سی یعنی سنتین اور نفل بلکہ قضا بہی گہر مین پڑہی پس تحقیق اللہ تعالی
کرد اینی والا ہی بیچ کہر اوسکی کی سبب نماز اوسکی کی بہلائی ف بہلائی یعنی توفیق نیک دیتا ہی کہر والون کو
اور برکت ہوتا ہی اوسکی رزقون مین اور عمرون مین اور تراویح اس سے مستثنی ہی بالاتفاق اس لئی کہ ثابت
ہوا ہی پڑہنا اوسکا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے مسجد مین اور اجماع ہوا صحابہ کا اوسپر اور اس حدیث کو پہلی
فصل مین جو لای گویا اشارہ ہی اسپر کہ رمضان مین بہی کچہہ نماز گہر مین پڑہنی چاہئی ع کہا ابوذر نی کہ روزہ
رکہی ہمنی ساتھ رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم کی یعنی رمضان مین پس قیام نکیا ساتھ ہمارے کچہہ مہینی سے
یعنی راتون کو ہمارے ساتھ نماز نہ پڑہی سوای فرض کے یہانتک کہ باقی رہین سات راتین پس قیام
کیا ساتھ ہمارے یعنی تیئسوین رات مین یہانتک کہ گئی تہائی رات پس جبکہ باقی رہین چہہ راتین یعنی چوبیسوین
رات ہوی نہ قیام کیا ساتھ ہمارے پس جبکہ رہین پانچ راتین یعنی پچیسوین رات ہوی قیام کیا ساتھ ہمارے
یہانتک کہ گئی آدہی رات پس کہا مینی یا رسول اللہ کاشکی زیادہ کرتے ہمارے لئی قیام اس رات کا یعنی
اگر قیام آدہی رات سی زیادہ کرتے تو بہتر تہا پس فرمایا تحقیق آدمی جسوقت کہ پڑہتا ہی نماز یعنی
فرض ساتھ امام کے یہانتک کہ فارغ ہوتا ہے امام گنا جاتا ہے اوسکی لئی
قیام رات کا یعنی حاصل ہوتا ہی اوسکی لئی ثواب قیام رات کا بسبب پڑہنے
عشا اور فجر کے جماعت سے پس پڑہنا نوافل کا جہانتک خوب ہی کہ جب
تک دل چاہے پس جبکہ رہین چار راتین یعنی چہبیسوین رات ہوی نہ قیام کیا
ساتھ ہمارے یہانتک کہ باقی رہی تہائی رات پس جبکہ رہین تین راتین یعنی
ستائیسوین رات ہوی جمع کیا حضرت نے اہل اپنے کو اور عورتون اپنی کو
اور لوگون کو پس قیام کیا ساتھ ہمارے یہانتک کہ ڈرے ہم یہہ کہ فوت ہو فلاح
کہا راوی نی کہ کہا مینی کیا ہی فلاح کہا ابوذر نی کہا سحری کا پہر نہ قیام کیا ساتھ ہمارے باقی مہینی مین

اٹہائیسوین اور انتیسوین شب ف کہا ابن ملک کہ باقی ہین ساتہ راتین اور گذر گئین پانچ راتین کہا طیبی نے
کہ اسمین حساب باعتبار مہینہ کے ہی یعنی اوتیس دن کا مہینہ یقینی ہی اوسپر حساب لگایا ہی اور جملہ کو تمام
اسلئی کہا کہ اوس سے قوت ہوتی ہے روزہ رکہنی کی کہ وہ سبب تمام کا ہی اور تفاوت قیام کا ان راتون
مین باعتبار تفاوت فضیلت کے ہوا یعنی بعضے راتون کی فضیلت کم ہے تو کم قیام کیا اور بعضی کی فضیلت
زیادہ تہی اونمین قیام موافق اوسکی زیادہ کیا حتی کہ ستائیسوین شب تمام رات قیام کیا کہ اکثرون کے نزدیک
لیلۃ القدر وہی ہی اسی لئی لوگون کو بہی جمع کیا ع م فرمایا رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نماز آدمی کے
بیچ گہر اوسکی کی بہتر ہی نماز اوسکی سے اس مسجد میرے مین یعنی مسجد نبوی مین مگر فرض کہ وہ مسجد ہی مین پڑہنے
بہتر ہین ف مسجد نبوی مین ایک نماز کا ثواب برابر ثواب ہزار نماز کی ہوتا ہی پس گہر مین نوافل پڑہنی یعنی
نماز پڑہنی وہان کی نماز پڑہنی سی بہتر ہین اسلئی کہ بعید ہی ریا سی یہہ حضرت نی اوسوقت فرمایا کہ جب
قیام رمضان مین کرکر ترک کیا اور عذر بیان کیا اور پہر فرمایا کہ جاؤ اور اپنی گہرون مین نماز پڑہو اور
مسجد کو گہر ہی سا تہہ اسکی امام مالک اور ابو یوسف اور بعض شافعیہ وغیرہ نی کہ افضل نماز تراویح
مین یہہ ہے کہ اپنی گہرون مین تنہا پڑہین اور حضرت نی جو پڑہی مسجد مین بیان جواز کی لئی پڑہی اور معتکف
تہی اور ابو حنیفہ اور شافعی اور جمہور علما اونکی اور بعضی مالکیہ وغیرہ اسپر ہین کہ افضل یہی ہے پڑہنا اوسکا
مسجد مین جیسا کہ حضرت عمر بن الخطاب نے اور اور صحابہ نے بعد اونکی مقرر کیا اور ہمیشہ رہا اسپر عمل
مسلمانان کا اسلئی کہ وہ شعار دین ہی اور مشابہ نماز عید کی ہی اور مختار یہہ ہے کہ اگر ایک آدمی پیشوا ہو
کہ اوسکی سبب سے کثرت جماعت مین ہوتی ہی تو اوسکو چاہی کہ مسجد مین پڑہی اور اگر ایسا نہین ہے تو روا
ہی کہ گہر مین ادا کری کذا فی کتب الفقہ ع م اور کہا عبد الرحمن بن عبد القاری نی کہ نکلا مین
ساتہہ عمر بن الخطاب کے ایک رات یعنے رمضان مین طرف مسجد کے پس ناگہان لوگ
متفرق اور جدا جدا تہی یعنے وہ نفل پڑہتے تہے اوسمین بعد عشا کے متفرق جیسا کہ
بیان اوس اجمال کا کیا پڑہتا تہا ایک آدمی اکیلا اور نماز پڑہتا تہا ایک آدمی پس پڑہتی تہی ساتہہ نماز
اوسکی ایک قوم یعنی بعضی اکیلی پڑہتی تہی اور بعضی جماعت سی پس کہا حضرت عمر رض نے کہ تحقیق
مین اگر جمع کر دون ان لوگونکو ایک قاری پر تو البتہ ہو بہتر پہر قصد کیا اور جمع کیا لوگونکو اوپر
ابی بن کعب کے یعنے اونکو امام سب کا کیا کہا عبد الرحمن نے کہ پہر نکلا مین ساتہہ حضرت عمر کی ایک
رات اور لوگ نماز پڑہتی تہی ساتہہ نماز امام اپنی کے یعنی ابی بن کعب کے کہا عمر نے
یہہ بدعت اچہی ہے یہہ اور وہ نماز کہ سو رہتے ہو اور غفلت کرتے ہو اوس سے بہتر
ہے اوس نماز سے کہ قیام کرتے ہو اراد کرتے تہی آخر رات کا یعنی اس قول سے مراد اونکی یہہ تہا

کہ نماز تراویح کی آخر شب میں پڑھنی افضل ہے اول وقت پڑھنی سے اور جو لوگ قیام کرتی اول رات
ف بدعت ہے یہہ یعنی تقرر جماعت کا اچھی بدعت ہے نہ کہ اصل جماعت اس لئے کہ وہ حضرت سے
ثابت ہو چکی ہی کہ حضرت نے ساتہہ جماعت کے کئی بار ادا کی جیسا کہ گذرا اور حق یہہ ہے کہ جو کچھ کہ خلفا
راشدین کی کیا سنت ہے پس معنی بدعت کے یہاں باعتبار لغت کے ہیں نہ اصلاح شرع کے ع اور کہا
سائب بن یزید نے کہ حکم کیا حضرت عمر نے ابی بن کعب کو اور تمیم داری کو کہ نماز پڑھا دین لوگونکو رمضان میں
یعنی راتکو گیارہ رکعتین اور تہا امام پڑھتا وہ سورتین کہ ہر ایک زیادہ سو آیتونسی ہیں یہانتک
کہ تکیہ کرتی تہی ہم عصا پر بسبب دراز ہونی قیام کے پس نہ نکلتی تہی ہم مگر قریب صبح کی ف ابی اور
تمیم کو حکم کیا یعنی کبہی وہ امام ہوتا تہا اور احتمال ہے یہہ کہ باری باری پڑہانیکا حکم کیا ہو رکعات میں بار او
میں اور کہا گیارہ رکعت کے لکہا ہے علما نے کہ صحیح کو پہنچا ہے کہ قیام کرتی تہے حضرت عمر کی
عہد میں ساتہہ بیس رکعتون کی پس شاید کبہی بیس رکعت پڑہتی ہونگی اور کبہی گیارہ یا بعضی راتون میں
قصد تشبیہ کا ساتہہ حضرت کی کیا ہو کہ حضرت سے گیارہ پڑہنی ثابت ہوئین ہیں اور انہون نے بہی گیارہ
کا حکم دیا اور بعد اسکی بیس قرار پائی ہون جیسا کہ حضرت سے ہی ایک روایت میں بیس آئی ہیں کہ بیس رکعت
اور تین وترون کی ہیں اور سہارا دیتی عصا پر تعلقون میں تکیہ کرنا جاتی ہے حضور صادقت ضعف
کی ع اور کہا اعرج نے کہ نہیں پایا میں لوگون کو مگر وہ کہ لعنت کرتی تہی کافرون کو رمضان
میں یعنی وترون میں رمضان کی کہا اور تہا قاری پڑہتا سورہ بقرہ آٹہہ رکعتون میں پس جسوقت
پڑہتا سورہ بقر کو بارہ رکعتون میں جانتی لوگ کہ ہلکی پڑہی ف شاید کہ یہہ لعنت کرنا خاص بنصف
اخیر رمضان میں تہا اس تقریر سی حاصل ہو جاتی ہی تطبیق حدیثون میں پس نہیں منافی ہوتی اوس حدیث کے
کہ ثابت ہوئی ہی حضرت عمر سے کہ بعد نصف رمضان گذری یہہ کہ لعنت کری کافرون کو وتر میں اور
شاید سبب لعنت کا یہہ تہا کہ جب کافرون نے تعظیم نکی اوس چیز کی کہ بزرگی بیان کی اوسکی اللہ تعالی نے یعنی
اس مہینی کی اور ہدایت نہ پائی کلام اللہ سے کہ اسمین ہی نازل ہوا پس مستحق ہوئی اوسکی کہ بددعا کیجاوی اور نصف اخیر کی
بددعا کرنی میں اشارہ ہے اونکی زوال پر اور انتقال کرنی اونکی پر جہالت سے طرف بہتر حال کے اور جتایا جاوی
کہ نہیں ہمیشہ رہا سو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تراویح میں عدد معین بلکہ گیارہ ثابت ہیں اور تیرہ بہی اور بیس لیکن
اجماع ہو صحابہ کا اسپر کہ تراویح کی بیس رکعتین ہیں ع اور کہا عبد اللہ بن ابی بکر نے کہ سنا میں نے ابی کو کہ کہتی تہی
ہم پہرتی رمضان میں قیام سے یعنی نماز تراویح کبہی پس جلدی کرتی ہم خادمون کو کہانیکی واسطی خوف
جاتی رہنی وقت سحر کی اور بیچ اور روایت کے ہی واسطی خوف ہو جانی فجر کے ع اور کہا حضرت علی نے کہ فرمایا
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جسوقت کہ ہو رات ادہی شعبان کے پس کہڑی ہو نماز اوس رات میں

بروزہ رکہو دن اوسکی کا یعنی پندروین کا اس واسطی کہ اللہ تعالیٰ نزول فرماتا ہی اوس رات میں وقت
چھپنی آفتاب کے طرف آسمان نیچی کے پس فرماتا ہی خبردار ہو کوئی بخشش مانگنی والا ہی پس بخشون میں اوسکو
خبردار ہو کوئی رزق مانگنی والا ہی پس رزق دوں میں اوسکو خبردار ہو ہی کوئی گرفتار بلا پس عافیت
دوں میں اوسکو آگاہ ہو ایسا اور ایسا فرماتا رہتا ہی اللہ تعالیٰ اوسکو یہان تک کہ نمودار ہو فجر پس
اللہ تعالیٰ نزول فرماتا ہی یعنی متوجہ ہوتا ہی ساتھ رحمت تمام کے اور ایسا اور ایسا کنایہ ہی طرح طرح کی
حاجتمندون سے چنانچہ ہی کوئی کچھ مانگنی والا پس دون میں اوسکو اور ہی کوئی غمگین پس شاد کرون
اوسکو اسی طرح اور سمجھ لی اور اکثر سلف سے مانند عمر بن الخطاب اور ابن مسعود وغیرہما کی منقول ہے
کہ وہ پڑہتی تہی یہہ دعا اس رات مین اَللّٰهُمَّ اِنْ كُنْتَ كَتَبْتَنَا اَشْقِيَاءَ فَامْحُهُ وَاكْتُبْنَا سُعَدَاءَ
وَاِنْ كُنْتَ كَتَبْتَنَا سُعَدَاءَ فَاَثْبِتْنَا فَاِنَّكَ تَمْحُوْ مَا تَشَاءُ وَتُثْبِتُ وَعِنْدَكَ
اُمُّ الْكِتَابِ پڑہنا اس دعا کا پندرہوین شب شعبان کی بیچ حدیث مین نہیں آیا ہی لیکن حدیث قدسی میں آیا کذا
فی التفسیر السید معین الدین صفوی اور اس دعا مین پہلی کتابت سے مراد کتابت معلقہ ہی اس لئی کہ محکم
بدلی نہیں جاتی اور کتاب لآلی مین مذکور ہی کہ اس رات مین سو رکعتین ساتھ دس بار قل کے کہ دیلمی وغیرہ نے
روایت کی ہین وہ روایت موضوع ہے اور بعضی رسالون مین لکہا ہی کہ کہا علی بن ابراہیم نے جو نماز
کی گئی ہی پندرہوین شب شعبان کی مین نماز الفیہ کہ سو رکعتین ہین اور ہر رکعت مین پڑہتی ہین دس بار
قل اور اوسکو جماعت سے پڑہتی ہین اور اہتمام اوسکا جمعون اور عیدون سے بہی زیادہ کرتی ہین نہین
اوسمین کوئی خبر اور نہ اثر مگر ضعیف یا موضوع اور نہ فریب کہا وی کوئی ساتھ ذکر کرنے صاحب قوت القلوب
کی اور احیاء وغیرہما کی اور عوام بسبب اس نماز کی بڑی فتنی مین پڑے ہین یہان تک کہ لازم کی ہی بسبب
اسکی کثرت چراغان کی اور مترتب ہوتی ہین اسپر بہت سی فسق یہان تک کہ ڈری ہین اولیاء اللہ سطوت
سی اور بہاگی ہین اوس سے طرف جنگلون کے اور اول حدوث اس نماز کا بیت المقدس مین سنہ چار سو اڑتالیس
مین ہوا ہی اور کہا کہ ٹہیرایا ہی اوسکو اور صلوات الرغائب اور مانند انکو جاہل اماموں نے جاہلی کی
جال واسطی جمع کرنی عوام کے اور طلب کرنے ریاست اور نمود کی اور حاصل کرنی فائدہ کی پہر قائم کئے
اللہ تعالیٰ نے ائمہ ہدی کہ کوشش کے اونہون نے اوسکی باطل کرنے مین پس جاتا رہا امر اوسکا اور بالکل باطل ہو گیا
بیچ شہر مصر اور شام کی بیچ اوایل سنہ آٹہہ سو کی انتہا کہتا ہو مین یعنی ملا علی رح کہتی ہین کہ جائز
ہی عمل کرنا حدیث ضعیف پر اور علمائی جو انکار کیا ہی اسکا بسبب لاحق ہونی منکرات کے انکار کیا
حاصل یہہ کہ اگر تنہا بغیر امور مذکور کی پڑہی جائز ہی اور کہا ہی بعضون نے کہ اول حدیث چراغان کا
قوم برامکہ سی ہوا کہ وہ پہلی آتش پرست تہی پس جبکہ مسلمان ہوی داخل کیا اونہون نے

[illegible]

اسلام میں ایسی چیز کو کہ وہم میں ڈالی کہ یہہ سنت اور شعار دین کی ہی یعنی چراغان جلانے کی اوس رات
کی وقت اور معقود اونکو عبادت کرنا اک کاتہا اس واسطی کہ رکوع کرنے اور سجدہ کرتے ساتہہ کسی جہت
مسلمانوں کی طرف اوس اگ کے اور نہیں آیا شرع میں مستحب ہونا زیادتی چراغان کا حاجت سے کسی جگہہ اور
یہہ کرتے ہیں عوام حاجی کہ چراغان وغیرہ جلاتی ہیں جبل عرفات اور مشعر حرام پر اور منا میں پس وہ بہی ایسی
قبیل کی ہی اور برا جانتے طرطوسی الی جمع ہونا شب ختم میں بیچ تراویح کے اور نصب کرنا منبروں کا اور بیان
کیا کہ یہہ بدعت ہے کہتا ہوں میں یعنی لاعلی قاری حنفی کہتی ہیں کہ رحمت کری الله طرطوسی کو کہ کیا درک
کیا اور لسپیٹے حالانکہ تحقیق منقلا ہوئی ہیں ساتہہ اسکی اہل حرمین شریفین کے بہی یہان تک کہ راتوں ختم
کے میں حاصل ہوتا ہی اجتماع مردوں کا اور عورتوں کا اور لڑکوں کا اور غلاموں کا اس قدر کہ نہیں ہوتا
جمعہ میں اور کسوف میں اور عیدین میں اور مشترک ہوی ہیں اوس پر فساد بہت اور منکرات انتہی اور منہہ کرتے
ہیں چراغان کی طرف اور منہہ کرتی ہیں بیت الله کے طرف اور کہڑی ہوتی ہیں اوپر ہیئت آتش پرستوں کی
بیچ عین مطاف کی یہان تک کہ تنگ ہوتا ہی طواف کرنا اوپر طواف کرنیوالوں اور تشویش میں ڈالتی ہیں اونکو اور
ذکر کرنیوالوں کو اور قاریوں قرآن کیکو انتہی نسأل الله العفو والعافية والعفو والغفران
والله المستعان

فصل بیان میں نماز ضحی کی

ضحی اور ضحوہ کی معنی ہیں چڑہنا دن کا پس اوسوقت کی نماز کو ضحی کہتی ہیں اور یہہ ضحی کی دو نمازیں ہیں ایک کو نماز اشراق کہتی ہیں اور دوسرے
کو نماز چاشت یعنی بعد بلند ہونی افتاب کی ایک دو نیزہ کہ وقت نماز کا ہی اوسوقت نماز پڑہی تا دو
پہر کی ایک تو یہہ وقت ضحی کا ہی اوسکو عرف میں اشراق کہتی ہیں اور دوسرا وقت یہہ ہے کہ خوب
گرمی ہو اور دہوپ زمین پر پہیل جاوے ایسا کہ دوسرا پہر شروع ہو دو پہر تک اسوقت کو بہی
ضحی کہتی ہیں اور عربی میں ضحوہ صغری اور ضحوہ کبری کہتی ہیں چنانچہ نسائی میں ایک حدیث
آئی ہی حاصل اوسکا یہہ ہے کہ جب آفتاب مشرق کی جانب ایسا ہوتا کہ جیسا عصر کی وقت مغرب کی جانب
ہوتا ہی تو حضرت صلی الله علیہ وسلم دو رکعت پڑہتے تہے اور جب مشرق کی جانب ایسا ہوتا کہ جیسا ظہر
کے وقت مغرب کے جانب ہوتا ہی پس چار رکعت پڑہتی پس اس سے معلوم ہوا کہ ضحی کے دو نمازیں ہیں
اور اولی درجہ اشراق دو رکعتیں ہیں اور اکثر بارہ اور مختار تر وہ ہی کہ اکثر علماکی چار رکعت ہیں اسلئے
کہ حدیثیں اوسکی صحیح تر اور اخبار و آثار اوسمیں اکثر ہیں اور حدیثیں اور آثار بیچ فضیلت ضحی
کی بہت آئی ہیں اور اکثر علما اوپر استحباب اوسکی کی ہیں مختار قول یہی ہی اور شیخ ولی الدین بن
عراقی کہا ہی کہ صحیح حدیثیں مشہور بیچ باب صلوۃ ضحی کے بہت آئی ہیں یہان تک کہ کہا ہے
محمد بن جریر طبری نے کہ اخبار اس باب میں درجہ متواتر معنوی کو پہنچی ہیں اور قاضی ابو بکر نے کہا

یہہ نماز لیتے گئے انبیا اور رسولونکی ہی اور سلوۃ ہی لایا ہی دیلمی سی کہ اوسنی نقل کی حدیث ابو ہریرہ سے
کہ صلوت ضحی اکثر صلوۃ داود کی ہی اور ابن نجار حدیث ثوبان سی لایا ہی کہ نماز ضحی ایسی نماز ہی کہ
محافظت کرتے تہے اوسپر آدم اور نوح اور ابراہیم اور موسی اور عیسی الصلوات اللہ علیہم اجمعین مولانا
اور کہا ام ہانی نی کہ تحقیق نبی صلے اللہ علیہ وسلم ائی اونکی گہر مین دن فتح مکہ کی پس نہائی اور
نماز پڑہی اٹہہ رکعتین پس نہین دیکہی مینی کوئی نماز کبہی کہ بہت سبک ہو اوس نماز لیکن پورا کرتی
تہے رکوع اور سجدہ اور کہا ام ہانی نی اور روایت مین اور یہہ نماز چاشت کی تہی ف ام ہانی بہن حضرت
علی کی اور نام اونکا فاختہ ہے اور آٹہہ رکعتین تہا یہہ دو سلاموں کی یا چار سلاموں کی پڑہین تہا اور
سبک یعنی سورت دراز اور تسبیحات وغیرہ بہت نہین پڑہین م اور کہا معاذہ نی کہ پوچہا مینی
حضرت عائشہ سی کہ کتنی رکعتین پڑہتی تہی رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نماز ضحی کی کہا چار رکعتین اور زیادہ
پڑہتی جسقدر چاہتا اللہ تعالی ف جسقدر چاہتا اللہ اور زیادہ رکعت سی زیادہ یہہ نماز کسی روایت میں نہیں
آئی اور یہہ حدیث دونو وقت کی نماز کو محتمل ہی ضحوہ صغری کو بہی اور ضحوہ کبری کو بہی یعنی اشراق اور چاشت
کو اور چاہیے لکہا ہی کہ لائق ہی یہہ کہ پڑہی اونمین والشمس اور واللیل اور والضحے اور الم نشرح م و مولانا
اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی صبح ہوتی ہی لازم ہوتا ہی اوپر ہر ہڈی ایک تمہاری کی صدقہ پس
ہر تسبیح یعنی سبحان اللہ صدقہ ہی اور ہر تحمید یعنی الحمد للہ کہنا صدقہ ہی اور ہر تہلیل یعنی لا الہ الا اللہ کہنا
صدقہ ہی اور ہر تکبیر یعنی اللہ اکبر کہنا صدقہ ہی اور حکم کرنا ساتہہ نیکی کی صدقہ ہی اور منع کرنا برائی سی
صدقہ ہی اور کفایت کرتی ہین ان سب سی دو رکعتین کہ پڑہی اونکو وقت ضحی کی ف یعنی صبح
کو ہر عضو سالم ہونی اپنی کی اور لائق ہونی کے کار وبار کی تو اوسپر اور راہ شکرانہ کی صدقہ دینا عوض ہر ایک کی لازم
ہوتا ہی پس یہہ کلمات وغیرہ صدقہ ہوتی ہین اور شکرانہ اونکا ادا ہو جاتا ہی اور کافی ہوتی ہین ان سب سے دو رکعتیں
ضحی کی یعنی شکرانہ ادا ہو جاتا ہی حاجت اونکی نہین رہتی اسلئی کہ نماز عمل ہے تمام اعضای بدن کا پس قائم
ہوتا ہی ہر عضو ساتہہ شکرانہ اپنی کی پس لائق ہی کہ مداومت کری اوسپر اور یہہ حدیث بہی محتمل ہی دونو نمازون
پر یعنی اشراق و چاشت پر لیکن ظاہر مراد اشراق م و مولانا اور آیا ہی کہ زید بن ارقم نی دیکہا ایک قوم
کو کہ نماز پڑہتی ہین وقت ضحی کی پس کہا تحقیق جانتی ہین یہہ لوگ یعنی احادیث اور اخبار سی کہ تحقیق نماز
غیر اس وقت مین بہتر ہی یعنی ثواب اوسکا بہت ہوتا ہی تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا نماز رجوع
رکہنی والونکی طرف اللہ کی اوسوقت ہی کہ گرم ہون بچی اونٹون کی یعنی پاؤن اونکی جلتی ہین لوگ یعنی زید نی
انکار کیا اوسپر کہ اول وقت نماز چاشت پڑہتی تہی اور صبر کیا وقت مختار تک یعنی کیونکر نماز پڑہتے ہین باوجود علم اسی کی بسبب
اسکے کہ نماز غیر اسوقت مین افضل ہی اور گرم ہون بچی اونٹون کی یعنی جسوقت شدت گرمی سی زمین گرم ہو جاوی کہ تو

بجون بادل چلنی لگین او سوقت نماز چاشت کی پڑہنی بہتر ہی اور ایسی گرمی قریب دوپہر دن اونچی ہو
ہی اور اسوقت مین افضل اسلئی ہی کہ اسوقت دل چاہتا ہی ارام کرنیکو پس اسوقت مین نماز پڑہتی
ہی تو کہ رجوع رکہتی ہین درگاہ حق مین اور نام اس نماز کا صلوۃ الاوابین معلوم ہوا اور اس حدیث سی صریح معلوم
ہوا وقت چاشت کا ف موکانا اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی در حالیکہ نقل کرتے تھے آپ
جناب باری تعالی سے کہ وہ فرماتا ہی ای بنی آدم کے پڑہ خالص میرے لئی چار رکعتین اول دن مین کفایت
کرونگا تجکو اوسدن کی شام تک ف کفایت کرونگا تجکو یعنی کفایت کرونگا تیری حاجتون کو اور دفع
کرونگا اوس چیز کو کہ برا جانتا ہی تو یعنی دل اپنا فارغ کر میری عبادت کے لئی اول دن مین فارغ رکہونگا
دل تیرا آخر دن تک بسبب حاجت روائی تیری مَنْ كَانَ لِلّٰهِ كَانَ اللّٰهُ لَهٗ اور یہہ چار رکعتین احتمال
ہی کہ ہون یا چاشت کے ف اور کہا بریدہ نی کہ سنا مینی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتی تہی کہ آدمی مین تین سو
ساٹہہ بند ہین پس اوسپر لازم ہی یہہ کہ تصدق کری بدلی ہر بند اپنی کی صدقہ کہا صحابہ نی کون ہی کہ طاقت
رکہی اسکی ای نبی اللہ کے فرمایا تہوک کہ مسجد مین پڑا ہو دفن کر دینا اوسکا یعنے یہہ ہی ایک صدقہ ہی
اور دور کردینا ایک چیز کا راہ سی یعنی موذی چیز کا مانند نجاست اور پتہر اور کانٹی کی یہہ ہی ایک صدقہ
ہی پس اگر نہ پاوی تو یعنی کوی چیز صدقہ تو نین سو ساٹہہ کی تو دو رکعتین ضحی کی پڑہنی
کفایت کرتی ہین تجکو یعنی بہر احتیاج اور صدقہ کی نہین ہی ف لازم ہی مراد تاکید ہی نہ وجوب شرعی
اسلئی کہ کسی نی واجب نہین کہا ہی دو رکعتوں ضحی کی کو اور صدقات مذکورہ کو اگرچہ واجب ہی شرعا اور
عقلا شکر اللہ کی نعمتون پر اجمالا او تفصیلا اور اس حدیث مین اشارہ ہی طرف نماز اشراق کی ف
موکانا اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جو پڑہی وقت ضحی کی بارہ رکعتین بناتا ہی اللہ واسطی اسکی
محل سونیکا بہشت مین ف اور فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نی جو شخص بیٹہا رہے یعنی ہمیشہ اپنی نماز کی
جگہہ مین اوسوقت سے کہ پہرے نماز صبح کی سے یہان تک کہ پڑہی دو رکعتین ضحی کی یعنی بعد طلوع اور بلند
ہونی آفتاب کے نہ کہتا ہو یعنی نہین اسکی مگر نیک بات تو بخشی جاتی ہین اوسکی گناہ اوسکی اگرچہ ہوین
مانند جہاگ دریا کی ہی ف جو شخص بیٹہا رہے الخ فرماتی ایسا معلوم ہوتا ہی کہ مراد یہہ ہے کہ جو ہمیشہ مشغول رہے ذکر و فکر
مین اور پڑہانے اور سکہلانے علم کے اور وعظ و نصیحت اور طواف کرنی بیت اللہ کی بعد فارغ ہونیکی نماز صبح کی یہانتک
کہ پڑہی دو رکعت ضحی کی خواہ مسجد مین ہو خواہ گہر مین اور اوسکی باطن مین سوا کلام نیک کے نکری تو بخشی جاتی ہین
صغیرہ گناہ اوسکی اور احتمال ہے کہ کبیرہ بہی جاوین انتہی لیکن اوسکی تقریر سی معلوم ہوتا ہی کہ یہہ جو فرمایا کہ بیٹہا رہی نماز کی جگہہ یہہ بطور
تمثیل کے فرمایا ہے اور مراد مشغول رہنا ذکر اللہ اور ایسی کاموں مین ہے اور حضرت شیخ نی لکہا ہی کہ مراد ضحی سی نماز اشراق کی
اور حدیثوں مین ضحی سی احتمال اشراق اور چاشت دونون کا ہی اور ظاہر حدیث سی یہہ معلوم ہوتا ہی کہ

یہہ ثواب جب ہوتا ہی کہ نماز ہی کی جگہہ بیٹہا رہے اور اگر اوٹہہ کر خلوت مین جا کر عبادت مین مشغول
ہو تو یہہ ثواب نہین پاتا اور بعضی مشایخ کی مذکور ہے کہ اگر تو پریشانی کا ہو یا بار بار آہ یا
تو خلوت مین جاوی اور مشغول ہووی اور لکہا ہی علما نی کہ اس وقت مین قبلہ رو بیٹہنے کو ہاتہہ سی نہ دی اور اگر
نیند آوی تو دفع کری شیخ الاسلام شہاب الدین سہروردی نی لکہا ہی کہ عمل کہ جزای اوسکی دنیا مین
فی الحال یہ نورانیت باطن کی ہو گی یہی یہہ عمل ہی اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جو شخص
کہ محافظت کری اوپر دو رکعات ضحی کی تو بخشی جاوینگی گناہ اوسکی اگرچہ ہوون مانند جہاگ دریا
کی اور آیا ہی کہ حافظ ابن حجر نی پڑہتی تہین نماز ضحی کی آٹہہ رکعتین اور کہتین کہ اگر زندہ کی جاوین میری ماں
باپ میری تو نہ چہوڑون مین اس نماز کو فقیر کہتا ہی یہہ تعلیق بالمحال ہی ساتہہ قصد مبالغہ کی کہ اس نماز سی لذت
مجہی ایسی حاصل ہی کہ اگر میری ماں باپ زندہ ہوون باوجودیکہ اونکا زندہ ہونا محال ہی اور نہایت خوشی
ہوتی ہی اونکی ملاقات کی تو بہی مین اس نماز کو نہ چہوڑون اسمین رغبت دلا اس نماز کی محافظت اور
مداومت پر ع اور آیا ہی کہ تہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم پڑہتی نماز ضحی کی یہان تک کہتی ہم کہ نہ چہوڑین
اسکو یعنی کبہی اور چہوڑ دیتی اوسکو یعنی کبہی یہان تک کہ کہتی ہم کہ نہ پڑہین گی اس نماز کو ف یعنی جیسا
عادت شریف تہی نوافل کی ادا کرنی مین کہ ہمیشہ نہ کرتی تہی واسطی شفقت کی امت پر تا نہ لازم ہو
جاوی اور حکم اسکی فرضیت کا نہ نازل ہو اور یہہ حکم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ہی فعل کا تہا کہ انکی
فعل التزام سی فرض ہو جاتا تہا اور اگر امت التزام کرین تو مستحب ہی کہا مورق عجلی نی کہا
مین نی واسطی ابن عمر کی کہ تم پڑہتی ہو تم ضحی کی کہا کہ نہین کہا مین نی پس عمر یعنی وہ بہی پڑہتی تہی کہا
نہین کہا مین نی پس ابوبکر یعنی وہ بہی پڑہتی تہی کیا نہین کہا مین نی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کہا کہ نہین گمان
کرتا مین حضرت کو بہی ف ابن عمر جو اس نماز کی نفی کی تو تاویل اوسکی یہہ ہی کہ مراد اونکی یہہ تہی کہ مسجد
مین نہ پڑہتی تہی یا یہہ کہ ابن عمر کو فعل آنحضرت کا نہ پہونچا ہوگا یا ہمیشہ پڑہنی کا انکار کیا کہ حضرت نی ہمیشگی نہین کی
اسپر واسطی خوف ہو جانی کی اور اصل مین یہہ نماز ثابت ہی آنحضرت سی بہت روایتوں سی کہا ملا
حنفی نی کہ شک نہین اسمین کہ اوٹہہ گیا بعد حضرت کی خوف فرض ہو جانیکا پس ہوا یہہ ہی کہ کہا جاوی
کہ مواظبت کرنی اسپر مستحب ہی اور یہی مذہب ہی اکثر علما اور مشایخ کا ع فصل بیان مین نمازوں
متفرقہ کی فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی بلال کو وقت نماز فجر کی ای بلال بیان کر روبرو
میری بہت امید رکہا گیا عمل کہ کیا تو نی اسلام مین یعنی کونسا عمل ہی تیری پاس کہ امید اوسکی ثواب کی بہت رکہتا
تو اسلئی کہ تحقیق سنی مین نی آواز پاپوشوں تیری کی آگی اپنی بہشت مین عرض کیا بلال نی کہ نہین کیا مین نی کوی عمل کہ
بہت امید رکہا گیا ہو نزدیک میری اس عمل سی کہ تحقیق مین نی نہین طہارت کی کوی طہارت کسی وقت مین رات کو

پاؤں کو کہ نماز پڑھی میں نے ساتھ اوس طہارت کی اور جس قدر کہ مقدر کی گئی میرے لئے یہہ نماز پڑھی
فـ سے یعنی آواز یہہ البتہ ادراک تمہارا کشف کیا گیا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر عالم غیب سے نیند
میں یا جاگتی میں ملاحظہ کیا شب معراج میں اور آگے چلنا بلال کا آپ سے تھا جیسے خادم چلے میں مخدوم کے
معلوم ہوا اور طہارت شامل ہے وضو اور غسل اور تیمم کو اور اس حدیث میں بیان ہے اوس نماز کی فضیلت
بعد وضو کی پڑھتے ہیں کہ جسکو شکر الوضو کہتے ہیں اور لطایف میں بعد لکھنے ترکیب وضو کی لکھا ہے
کہ ہر نماز پڑھے دو رکعت تحیۃ الوضو کہ ثابت ہوا ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ جبرئیل اول وحی لائے حضرت پر سکھایا
آپ کو وضو اور حکم کیا دو رکعت پڑھنے کا بعد اوسکے اور فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ
کہ نہیں کوئی مسلمان کہ وضو کرے پس اچھی طرح وضو کرے یعنی برعایت سنت پھر کھڑا ہووے پس پڑھے دو رکعت حضور
قلبی اور بلا ریا اور اخلاص سے مگر کہ واجب ہوتی ہے اوسکی جنت اور مستحب ہے کہ اول رکعت میں پڑھے بعد فاتحہ
کے وَالَّذِينَ إِذَا فَعَلُوا فَاحِشَةً أَوْ ظَلَمُوا أَنْفُسَهُمْ سے وَنِعْمَ أَجْرُ الْعَامِلِينَ تک اور دوسرے رکعت
میں وَلَوْ أَنَّهُمْ إِذْ ظَلَمُوا أَنْفُسَهُمْ جَاءُوكَ سے تَوَّابًا رَحِيمًا تک جابر نے کہا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
سکھاتے ہمکو دعا استخارہ کی بیچ سب کاموں کے جیسے سکھاتے ہمکو سورۃ قرآن کی یعنی بہت اہتمام سے سکھاتے
سکھاتے تھے کہ فرماتے جب قصد کرے ایک تمہارا کسی کام کا پس چاہئے کہ پڑھے دو رکعتیں سوائے فرض کے پھر چاہیئے
کہ کہے اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْتَخِيرُكَ بِعِلْمِكَ وَأَسْتَقْدِرُكَ بِقُدْرَتِكَ وَأَسْأَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ الْعَظِيمِ
فَإِنَّكَ تَقْدِرُ وَلَا أَقْدِرُ وَتَعْلَمُ وَلَا أَعْلَمُ وَأَنْتَ عَلَّامُ الْغُيُوبِ اللّٰهُمَّ إِنْ كُنْتَ
تَعْلَمُ أَنَّ هٰذَا الْأَمْرَ خَيْرٌ لِي فِي دِينِي وَمَعَاشِي وَعَاقِبَةِ أَمْرِي أَوْ قَالَ فِي عَاجِلِ أَمْرِي وَآجِلِهِ
فَاقْدُرْهُ لِي وَيَسِّرْهُ لِي ثُمَّ بَارِكْ لِي فِيهِ وَإِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ أَنَّ هٰذَا الْأَمْرَ شَرٌّ لِي
فِي دِينِي وَمَعَاشِي وَعَاقِبَةِ أَمْرِي أَوْ قَالَ فِي عَاجِلِ أَمْرِي وَآجِلِهِ فَاصْرِفْهُ عَنِّي
وَاصْرِفْنِي عَنْهُ وَاقْدُرْ لِيَ الْخَيْرَ حَيْثُ كَانَ ثُمَّ أَرْضِنِي کہا اوس نے اور نام
لیوے حاجت اپنی کا یعنی نزدیک لفظ ہذا الامر کے اور ترجمہ اس دعا کا یہہ ہے یا الٰہی تحقیق میں طلب خیر
کرتا ہوں تجھسے ساتھ استعانت علم تیرے کی اور طلب قدرت کی کرتا ہوں تجھسے اوپر پانے خیر کی اور حاصل
اوسکی کے واسطے قدرت تیری کی اور مانگتا ہوں تجھسے فضل تیرے سے کہ بڑا ہے پس تحقیق تو قادر ہے یعنی ہر خیر پر اور نہیں میں
قادر یعنی کسی خیر پر مگر ساتھ قدرت تیری کی اور جانتا ہے تو اور نہیں جانتا میں اور تو جاننے والا ہے
غیبوں کا ہے یا الٰہی اگر تو جانتا ہے کہ یہہ کام کہ میں قصد اوسکا رکھتا ہوں بہتر ہے میرے لئے دین میرے
میں اور دنیا میری میں اور انجام کار میرے میں یا فرمایا بیچ اس جہان کی اور اوس جہان کی پس مہیا کر
اوسکو میرے لئے اور آسان کر اوسکو میرے پھر برکت دے اوسمیں میرے اور اگر جانتا ہے تو کہ یہہ

کام برا ہے میرے لیے دین میرے میں اور زندگانی میری میں اور انجام کام میرے میں یا فرمایا اس جہان میں اور اوس جہان میں پس پھیرا سکو مجھسے اور پھیر مجھکو اوس سے اور نہیا کر میرے لیے بہلائی جہان ہو پھر راضی کر مجھکو ساتھہ اوسکے ف قصد کرے کسی کام کا کہ مباح ہو اور تردد رکہتا ہو اوسکی بہلائی میں مانند سفر اور تجارت اور نکاح اور مانند انکی کے نہ مانند کہانے اور پینے مقرری کی کہ ایسے میں استخارہ نہیں چاہیے اور اگر وہ کام محض ہو تو استخارہ اوسمیں باعتبار تعین وقت کے یا حالت مخصوص کی ہوگا اور استخارہ نہ کیا جاوے بیچ کرنے واجب او مستحب کے اور چہوڑنے حرام اور مکروہ کے پس استخارہ کی برکت سے جو بات کہ اسکے حق میں مناسب ہوتی ہے اوسپر دل قرار پکڑ جاتا ہے اور یہہ دو رکعت اگر دو رکعت سنتوں معمولی اور تحیۃ المسجد اور شکر الوضو میں بہی پڑہکر یہہ دعا پڑہے تو جایز ہی لیکن اولی یہہ ہی کہ دو رکعت جدے پڑہے ساتہہ نیت استخارہ کی اور جس وقت چاہے پڑہے سوائے اوقات مکروہہ کے اور سورۃ جو سی چاہے پڑہے اور بعضی روایت میں ہے کہ قل یا اور قل ہو اللہ پڑہے اور نام لیوے حاجت اپنی کا یعنی لفظ ہذا الامر کہ حدیث میں واقع ہی بطریق عموم کے کہ شامل کرنے والی کی عبادت میں وہی امر خاص نذر کرے جو مثل ہذا السفر ہذہ الاقامۃ لو مانند انکی اور جایز ہی کہ ہذا الامر کہے اور پہر نام حاجت کا لیوے اور ایک روایت میں آیا ہے استخارہ مختصر یہہ منقول ہی اگر جلدی ہو یہہ پڑہے اللّٰھُمَّ خِرْلِیْ وَاخْتَرْلِیْ وَلَا تَکِلْنِیْ اِلٰی اِخْتِیَارِیْ یعنی اے اللہ پسند کر میرے لیے اور اختیار کر میرے لیے یعنی جو مناسب جانے تو اور نہ سونپ مجھکو طرف اختیار میرے کی اور حضرت انس سے روایت ہی کہ فرمایا اونکو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ اے انس جب قصد کرے تو کسی کام کا تو استخارہ کر اللہ تعالی سے اوسکے لیے سات بار پہر دیکہہ جو کچہہ کہ تیرے دل میں القا ہوا اوسمیں خیرات کر کہ وہی بہتر ہے ع حج فتح کہا حضرت علی رضی نے کہ حدیث کہی مجکو ابوبکر نے اور سچ کہا ابوبکر نے کہ سنا میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تہے کہ نہیں کوئی شخص کہ گناہ کرے یا گناہ کرتا پہر کہڑا ہو پس وضو کرے پہر نماز پڑہے پہر بخشش چاہے گناہوں کی اللہ سے مگر کہ بخشتا ہی اللہ اوسکو پہر پڑہی حضرت نے یہہ آیت وَالَّذِیْنَ اِذَا فَعَلُوْا فَاحِشَۃً اَوْ ظَلَمُوْٓا اَنْفُسَھُمْ ذَکَرُوا اللّٰہَ فَاسْتَغْفَرُوْا لِذُنُوْبِھِمْ یعنی اور وہ لوگ کہ جس وقت کرتے ہیں گناہ بیحیائی کی یعنی کبیرہ گناہ مانند زنا اور کہنے کلمہ کفر کے یا ظلم کرتے ہیں اپنے جانو پر یعنی صغیرہ گناہ کرتے ہیں مانند بوسہ لینے اجنبی عورت یا لڑکی اور مساس کرنیکے اور نظر حرام کرنے کی اور مانند انکی یاد کرتے ہیں اللہ کو یعنی عذاب اوسکیکو پہر طلب بخشش کی کرتے ہیں واسطے گناہوں اپنے کی ف کہا ابوبکر رضی نے یہہ جملہ معترضہ ہے بیان کیا اسکو حضرت علی رضی نے واسطے اظہار بزرگی اور نہایت سچے ہونے حضرت ابوبکر رض اور وہ البتہ سچے ہوتے جنکا نام حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے صدیق رکہا تہا اور ایا ہی کہ عادت حضرت علی رض کی یہہ تہی کہ قبول کرتے تہے حدیث کسی سے یہاں تک کہ قسم دیتے یعنی راوی کو کہ وہ کہتا قسم ہے میں نے یوں حضرت سے سنا و لیکن جب حضرت ابوبکر

سی کوئی حدث ہوے تو قبول کرتی بغیر اوسکے پس وضو کرے اور غسل افضل ہے ساتھہ تہجد کی نماز کے
اکمل ہے اور پھر پڑہی یعنی دو رکعت پہلے رکعت مین قل یا پڑہی اور دوسرے مین قل ہو اللہ احد اور نماز
کو نماز توبہ کہتی ہین اور پھر بخشش چاہے مراد بخشش چاہنے کی یہہ ہے کہ توبہ کرے ساتھہ ندامت کے
اور اوس گناہ کو چھوڑ دے اور قصد کرے کہ آئندہ کبھی نہ کرونگا اور تدارک کرے حقوق کا اگر او
دوسرے کے حق ہون اور نیز یہ حضرت کی یہہ آیت پڑہے کہ اللہ تعالے نے اس طرح فرمایا ہے
اور بعد لفظ لذنوبہم کے یون ہے وَمَن يَغْفِرُ الذُّنُوبَ إِلَّا اللَّهُ وَلَمْ يُصِرُّوا عَلَىٰ مَا فَعَلُوا
وَهُمْ يَعْلَمُونَ أُولَٰئِكَ جَزَاؤُهُم مَّغْفِرَةٌ مِّن رَّبِّهِمْ وَجَنَّاتٌ تَجْرِي مِن تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ
خَالِدِينَ فِيهَا وَنِعْمَ أَجْرُ الْعَامِلِينَ یعنی اور کون ہے کہ بخشے گناہونکو بغیر خدا کی اور ہٹ نہین کرتے
اوس چیز پر کہ کیا انہون نے گناہ اور وہ جانتے ہین یعنی ہمیشگی نہین کرتے ہین فعلون اپنی پر جان بوجہ کر بلکہ
بمجرد صادر ہونے گناہ کی توبہ کر ڈالتی ہین یہہ گروہ ہے کہ جزا انکی بخشش ہے پروردگار انکے کی طرف
سی اور باغ ہین کہ چلتی ہین انکے نیچے نہرین ہمیشہ رہینگی اونمین لفظ والذین کہ پہلی آیہ مین ہی مبتدا
ہی اور لفظ اولئک کہ دوسری آیہ مین ہی خبر اوسکی ہی سمجھنے والا سلسلے اسکا سمجھہ لیگا اور جو تفسیر
سے اس مقام کو دیکھا چاہی کسی تفسیر مین دیکھی ع کہا حذیفہ نے کہ تھی نبی صلی اللہ علیہ وسلم جبکہ
پہنچتی اونکو کوئی مصیبت نماز پڑہتی ف یعنی جب حضرت کو کوئی مصیبت پیش آتی تو نماز پڑہتے
واسطی علاج غم کے اور واسطے بجالانے حکم الہی کے کہ فرمایا ہے يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اسْتَعِينُوا بِالصَّبْرِ
وَالصَّلَاةِ یعنی ای ایمان والو مدد چاہو ساتھہ صبر اور نماز کی اور لکہا ہی علمانے کہ حکمت اسمین یہہ ہے کہ جب
مشغول ہوتا ہی آدمی عبادت مین تو کہل جاتا ہی اوسپر عالم ربوبیت کا اور جب کہل گیا عالم ربوبیت کا تو
دنیا از خود بالکل حقیر ہو جاتی ہے پس آسان ہوتا ہی دل پر ہونا دنیا کا اور ہونا اوسکا پس نہ غمگین
ہوتا ہونی اوسکی سے اور نہ خوش ہوتا ہے ہونے سے جیسا کہ کہا گیا ہے کہ اگر ہی تو غم نہین
تو غم نہیں ہے اور کہا بریدہ نے کہ صبح کی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے پس بلایا بلال کو یعنی بعد نماز
صبح کی پس فرمایا کہ کس سبب سے پہل کی تو نے مجہسے طرف بہشت کے نہین داخل ہوا مین بہشت مین
کبھی مگر کہ سنی مین آواز پاپوش تیری کی آگی اپنے کہا بلال نے یا رسول اللہ نہین اذان دی مین
کبھی مگر کہ پڑہین مین دو رکعتین اور نہین پہنچا مجہکو حدث ہونا کبھی مگر کہ وضو کیا مین اوسوقت اور اختیار
کیا مین یہہ کہ اللہ کے لئی مجہپر دو رکعتین ہین یعنی لازم کین مین اپنی پر دو رکعتین اور سوا طہارت کے
اور نیز پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بسبب انہین دو چیزون کی پہنچا تو اس درجہ کو کہ پہنچا ف
یعنی حضرت نے بلال کو آگی اپنے دیکہا بطور خادمون کے سبب اوسکا پوچہا کہ کونسا عمل تو نے کیا ہے

کہ اوسکی سبب سے ساتھہ اس حدیث خاص کے مشرف ہوا پس آگے چلی سے مراد یہہ کہ لو ظاہر معنی اسکی لینی
درست نہیں اسلیے کہ کسی نبی کو بہی یہہ رتبہ نہیں ہوگا کہ حضرت سبقت لیجای جہ جائیکہ کوئی امتی اور سبب انہیں
دو چیزوں کی یعنی ہمیشہ باوضو رہنی کی اور نماز پڑہنی کی کہ جسکو شکر الوضو کہتی ہیں ۔ اور فرمایا رسول
خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جو شخص کہ ہو اوسکو کوئی حاجت طرف اللہ کے یا طرف کسی بنی آدم کے یعنی حاجت
دینی یا دنیوی سے پس چاہیے کہ وضو کری پس اچہا وضو کری یعنی ساتہہ رعایت آداب کے پہر پڑہے دو رکعتیں
پہر تعریف کری اللہ تعالی پر اور درود بہیجی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم پر پہر کہی لا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ الْحَلِیْمُ
الْکَرِیْمُ سُبْحَانَ اللّٰہِ رَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ اَسْئَلُکَ مُوْجِبَاتِ
رَحْمَتِکَ وَعَزَائِمَ مَغْفِرَتِکَ وَالْغَنِیْمَۃَ مِنْ کُلِّ بِرٍّ وَالسَّلَامَۃَ مِنْ کُلِّ اِثْمٍ لَا
تَدَعْ لِیْ ذَنْبًا اِلَّا غَفَرْتَہٗ وَلَا ھَمًّا اِلَّا فَرَّجْتَہٗ وَلَا حَاجَۃً ھِیَ لَکَ رِضًا اِلَّا قَضَیْتَہَا
یَا اَرْحَمَ الرّٰحِمِیْنَ یعنی نہیں کوئی معبود مگر اللہ بردبار بخشش کرنیوالا پاک ہے اللہ پروردگار عرش بڑے کا
اور سب تعریف واسطے اللہ کے ہی کہ پروردگار عالموں کا ہی سوال کرتا ہوں میں تجہسی عمل کہ سبب اوسکے
رحمت تیری ہووے اور مانگتا ہوں عمل کہ حاصل اور لازم ہو سبب اوسکی بخشش تیری اور فایدہ مانگتا ہوں
ہر نیکی سے اور سلامتی ہر گناہ سے نہ چہوڑ میرے لیے کوئی گناہ مگر کہ بخش دی تو اوسکو اور چہوڑ کوئی فکر
مگر کہ کہول دیوے تو اوسکو اور دور کردے اوسکو اور نچہوڑ کوئی حاجت کہ ہو وہ تیری پسند مگر کہ روا کر تو اوسکو اے
بہت رحم کرنیوالے سب رحم کرنیوالوں سی **ف** حاکم کے روایت میں بعد من کل بر کی یہہ جملہ زیادہ آیا ہے
وَالْعِصْمَۃَ مِنْ کُلِّ ذَنْبٍ یعنی اور مانگتا ہوں تجہسی بچاو ہر گناہ سی اور افضل یہہ ہی کہ اسمیں درود
التحیات کا پڑہے اور اس نماز کو صلوۃ الحاجت کہتی ہیں اور کہا ابن حجر نی کہ مستحب ہے قصد کرنا ہفتی کی
صبح کو حاجت اپنی کی لیے بموجب ارشاد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی کہ جو کوئی صبح کو جاوے ہفتی کی دن
بیچ طلب حاجت کے کہ حلال ہو طلب اوسکی پس میں ضامن ہوں واسطی روا ہونی اوسکی کی ۔ اور جو حاجت
ہو حفظ قرآن کی تو یہہ نماز پڑہی کہ ترکیب اوسکی حدیث شریف میں یوں آئی ہی کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نی جو کوئی چاہی یاد کرنا قرآن کا پس جب ہو رات جمعہ کی تو اگر اوٹہہ سکی تہائی رات اخیر
میں تو اوٹہی اسلیے کہ تحقیق وہ ساعت ایسی ہے کہ حاضر ہوتی ہیں اوسمیں فرشتے اور وہ دعا
اوسمیں قبول کیجاتی ہی اور جو نہ کرسکی یہہ یعنی اوسوقت نہ اوٹہہ سکی تو اوٹہی آدہی رات میں اور جو
یہہ بہی نہ کرسکی تو اوٹہی آدہی رات میں پہر جو یہہ بہی نہ کرسکی پس اوٹہی اول رات میں اور پڑہے چار
رکعتیں پڑہے پہلی رکعت میں الحمد اور سورہ یس اور دوسری میں الحمد اور سورہ حم الدخان اور تیسری میں الحمد
اور الم تنزیل کہ مراد سورہ سجدہ ہی اور چوتہی میں الحمد اور تبارک الذی پس جب فراغت پاوے

رواہ الترمذی

التحیات پڑھے یعنی جب سلام پھیرنے کو جاوے تو خوب تعریف کرے اللہ تعالیٰ کی خوب طرح اور درود بھیجے حضرت
نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر اچھی طرح اور درود بھیجے سب پیغمبروں پر اور بخشش مانگے مومن مرد و عورتوں کے لیے اور بخشش مانگے واسطے بھائیوں اپنے کے جو سبقت لے گئے ہیں ایمان پر یعنی صحابہ اور تابعین
پھر اوسکے آخر میں

اللّٰهم ارحمنی بترک المعاصی ابدا ما ابقیتنی وارحمنی ان اتکلف ما لا یعنینی وارزقنی حسن النظر فیما یرضیک عنی اللّٰهم بدیع السموات والارض ذا الجلال والاکرام والعزة التی لا ترام اسألک یا اللّٰه یا رحمن بجلالک ونور وجهک ان تلزم قلبی حفظ کتابک کما علمتنی وارزقنی ان اتلوه علی النحو الذی یرضیک عنی

اللّٰهم بدیع السموات والارض ذا الجلال والاکرام والعزة التی لا ترام اسألک یا اللّٰه یا رحمن بجلالک ونور وجهک ان تنور بکتابک بصری وان تطلق به لسانی وان تفرج به عن قلبی وان تشرح به صدری وان تغسل به بدنی فانه لا یعیننی علی الحق غیرک ولا یؤتیه الا انت ولا حول ولا قوة الا باللّٰه العلی العظیم

ف ۶ ... کرے اس عمل کو تین جمعے یا پانچ یا سات جمعے قبول کیا جاوے گا ساتھ حکم اللہ تعالیٰ کے فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ قسم ہے اوس ذات کی کہ بھیجا مجھکو ساتھ حق کے نہیں خطا کرتی ہے قبولیت اس عمل کی مومن کو کبھی یعنی یہہ دعا مسلمان سے قبول ہے ہوتی ہے ف حدیث شریف میں آیا ہے خلاصہ اوسکا یہہ ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ جناب سرور عالم کے پاس حاضر ہو کر عرض کیا یا رسول اللہ ماں باپ میرے فدا ہوں قرآن شریف میرے سینے سے محو ہو جاتا ہے یاد نہیں رہتا پس فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ کیا نہ سکھاؤں میں تجھکو کئی ایک کلمے کہ اونکے سبب سے اللہ تعالیٰ تجھکو بھی فائدہ دیوے اور جسکو سکھاوے تو اوسکو بھی اور ثابت رہے تیرے سینہ میں جو سیکھے تو عرض کیا حضرت علی نے بہتر پس حضرت نے فرمایا

اذا كانت ليلة الجمعة الخ يعني بهي ذکر کيا نبي نے پهر رجوع فرمائي پهر راوي حديث کي يعني ابن عباس
کهتے هين که پانچ يا سات جمعون کے بعد حضرت علي حاضر هوئے اور عرض کيا که يا رسول الله اس سے پهلے چار
آيتين مين ياد کرتا تها اور جب پڑهتا اونکو تو بهولتي تهين اور اب چاليس آيتين ياد کرتا هون اور جب پڑهتا هون
تو گويا قران روبرو آنکهون کے ميرے هوتا هے اور حديث سنتا تها مين پهر جب پڑهتا تها تو بهولي هوئي هوتي
تهي اور اب جو حديث سنتا هون مين اور پهر تکرار کرتا هون تو ايک حرف ناقص نهين پاتا هون کذا في
الترمذي * امام شافعي رحمه الله نے ايک شعر خوب لکها هے يا العديم شکوا و سير عمل نصيب گو وه يه هے

شَكَوْتُ اِلٰى وَكِيْعٍ سُوْءَ حِفْظِيْ * فَاَوْصَانِيْ اِلٰى تَرْكِ الْمَعَاصِيْ * فَاِنَّ الْعِلْمَ فَضْلٌ مِّنْ اِلٰهٍ
وَفَضْلُ اللّٰهِ لَا يُعْطٰى لِعَاصِيْ *

يعني امام شافعي فرماتے هين که شکوه کيا مين نے اپنے اوستاد سے که اونکا
وکيع نام تها برائي حافظے کا پس نصيحت کي مجهکو گناهونکے چهوڑنے کي اسليے که تحقيق علم فضل الله کا هے نهين
ديا جاتا گنهگار کو اور کها ابن عباس نے که تحقيق نبي صلي الله عليه وسلم نے فرمايا واسطے عباس ابن عبد
المطلب کے اے عباس چچا ميرے کيا نه دون مين تجهکو کيا نه دون مين تجهکو کيا نه دون مين تجهکو کيا نه خبر دون مين
تجهکو کيا نه کرون مين تجهکو صاحب دس خصلتونکا جب تو کريگا تو بخشے الله تيرے اگلے گناه تيرے
پهلے اور پچهلے اور پرانے اور نئے چوک کر اور جانکر چهوٹے اور بڑے چهپے اور ظاهر که نماز پڑهے تو چار رکعتين
پڑهے هر رکعت مين سوره فاتحه اور کوئي سوره پس جسوقت پڑه چکے تو قرأت پهلي رکعت مين اور تو کهڑا هو کهه
سبحان الله والحمد لله ولا اله الا الله والله اکبر پندره بار پهر رکوع کر پس کهه ان کلمونکو رکوع مين دس بار يعني
بعده پڑهنے سبحان ربي العظيم کے پهر اوٹها تو سر اپنا رکوع سے پس کهه ان کلمونکو دس بار يعني بعد سمع
الله لمن حمده کي پهر جهک تو سجدے مين پس کهه ان کلمونکو دس بار يعني بعد سبحان ربي الاعلى کي پهر اوٹها اپنا
سجدے سے پس کهه ان کلمونکو دس بار پس يه تسبيح پچهتر بار هوئين هر رکعت مين کر تو يه چارون رکعت مين
اگر طاقت رکهے تو پڑهے اس نماز کو هر دن مين ايک بار پس اگر نه پڑه سکے هر روز پس هر هفته مين ايکبار
پس نه پڑه سکے هر هفته مين پس هر مهينه مين ايکبار پس اگر نه پڑه سکے هر مهينے مين پس هر برس مين ايکبار
اگر نه پڑه سکے هر برس مين پس تمام عمر مين ايکبار ف کيا نه کرون مين تجهکو صاحب دس خصلتونکا
يعني ايسي چيز بتاتا هون که اوس سے دس طرح کي تيري گناه جو که حديث مين مذکور هوئي بخشے جاوين اور بعضون نے
کها هے که مراد دس خصلتونسے دس دس بار تسبيح کهني هے سواے قيام کے اور طيبي نے لکها هے که بهت مناسب
بنظر سياق حديث کي يه هے که مراد دس خصلتونسے يه هون اول چار رکعت پڑهني اور دوسرے
فاتحه پڑهني اور تيسري ضم سوره کرني اور چوتهي پندره بار تسبيحات کهني قيام مين پانچوين دس بار کهنا او
رکوع مين چهٹي دس بار کهنا اونکا قومه مين ساتوين دس بار کهنا اونکا پهلي سجده مين آٹهوين دس بار کهنا اونکا

جلسہ میں بیٹھ کر دس بار کہنا اور سجدہ دوسرے میں دس بار کہنا اور بعد جلسہ استراحت میں انتہی اور
ابن عباس سے منقول ہی کہ اس نماز میں یہہ سورتیں پڑہی الہکم التکاثر و العصر اور قل یا اور قل ہو اللہ
اور بعضی روایت میں اذا زلزلت الارض اور و العادیات اور اذا جاء اور سورہ اخلاص پڑہی اور بعضی
یہہ تسبیحات سجدوں میں التحیات کے پہلی پڑہی بخلاف اوسکے اور ارکان کے اور جلال الدین سیوطی مرحوم لکہا ہی
احمدی کو پڑہی صلوۃ التسبیح میں پہلی سلام کے یہہ دعا اللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ تَوْفِيقَ أَهْلِ الْهُدَى وَأَعْمَالَ أَهْلِ
الْيَقِينِ وَمُنَاصَحَةَ أَهْلِ التَّوْبَةِ وَعَزْمَ أَهْلِ الصَّبْرِ وَجِدَّ أَهْلِ الْخَشْيَةِ وَطَلَبَ أَهْلِ الرَّغْبَةِ
وَتَعَبُّدَ أَهْلِ الْوَرَعِ وَعِرْفَانَ أَهْلِ الْعِلْمِ حَتَّى أَخَافَكَ اللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ مَخَافَةً تَحْجُزُنِي عَنْ مَعَاصِيكَ
حَتَّى أَعْمَلَ بِطَاعَتِكَ عَمَلًا أَسْتَحِقُّ بِهِ رِضَاكَ وَحَتَّى أُنَاصِحَكَ بِالتَّوْبَةِ خَوْفًا مِنْكَ وَحَتَّى أُخْلِصَ
لَكَ النَّصِيحَةَ حَيَاءً مِنْكَ وَحَتَّى أَتَوَكَّلَ عَلَيْكَ فِي الْأُمُورِ كُلِّهَا وَحُسْنَ الظَّنِّ بِكَ سُبْحَانَ
خَالِقِ النُّورِ رَبَّنَا أَتْمِمْ لَنَا نُورَنَا وَاغْفِرْ لَنَا إِنَّكَ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ بِرَحْمَتِكَ يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ
اور عبد العزیز بن داود رحمۃ اللہ نے لکہا ہی کہ جو کوئی ارادہ کری جنت کا لازم کری اپنی پہ صلوۃ التسبیح اور ابو
عثمان زاہد نے کہا ہی کہ نہ دیکہی میں نے کوئی چیز دفع سختی اور غم کی لئی مثل صلوۃ التسبیح کے اور اکثر اماموں نے
اور بزرگوں نے اسپر عمل کیا ہی اور مستحب ہے پڑہنا اسکا جمعہ کو دوپہر ڈہلی اور اگر اسمیں احتیاج سجدہ سہو کی
ہو تو ان سجدوں میں تسبیحات نہ پڑہی کہ تین سو سی زیادہ ہو جاوینگی اور درجہ اعتدال کا موزون
کی لئی یہہ ہی کہ پڑہا کری اس نماز کو ہر جمعہ میں چنانچہ عمل عبد اللہ ابن عباس کا اسپر تہا کہ پڑہتی تہی اور
سورتیں جو مذکور ہوئیں ہر جمعہ فجر اور کہا ابو ہریرہ نے کہ سنا میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
کو کہ فرماتی تہی تحقیق اول عمل کہ حساب کیا جاویگا ساتہہ اوسکی بندہ دن قیامت کی اعمال اوسکی سے
نماز اوسکی ہے پس اگر درست ہوئی نماز یعنی صحیح ادا ہوئی یا مقبول ہوئی تو مخلصی ہوئی اور نجات
ہوئی اور اگر فاسد ہوئی نماز یعنی صحیح ادا ہوئی یا مقبول ہوئی تو مخلصی ہوئی اور نجات ہوئی اور اگر
ہوئی نماز یعنی نہ ادا کی گئی یا غیر صحیح یا غیر مقبول تو تحقیق نا امید ہوا یعنی ثواب سے اور زیان کار ہوا
یعنی سبب واقع ہونی عذاب کے پس اگر ناقص ہوئی نماز فرض میں سے کچہہ چیز یعنی کوئی فرض نماز کا یا واجب
یا سنت موکدہ فرماویگا اللہ برکت والا اور بلند یعنی فرشتوں کو دیکہو کیا ہی واسطی بندی میری کے
سنت یا نفل یعنی صحیفہ اعمال میں پس پورا کیجاوے ساتہہ اوسکی وہ چیز کہ ناقص ہوئی
میں سے یعنی مقدار اوسکی پہر ہونگی باقی عمل اوسکی اسی طور پر اور ایک روایت میں پہر زکوۃ
اسکے بعد پہر لیے جاوینگے اعمال اسی طور پر اور روایت میں آیا ہی کہ اول جو قیامت میں حکم کیا جاویگا
درمیان بندوں کے خونوں کا وجہ تطبیق کی ان دونوں حدیثوں میں یہہ ہے کہ اللہ تعالی کی حقوق میں

ہی اول مواخذہ نماز کا ہوگا اور بندون کے حقوق مین پہلے خون کا اور باقی عمل اسے طور پر یعنے
مثلاً اگر فرض روزی مین کچھہ نقصان ہوا ہوگا تو نفل روزی سے اوسے پورا کردین گی اور اگر زکوۃ
مین نقصان ہوا ہوگا تو صدقہ نفل سے ——— پورا کردینگی اور اگر زکوۃ مین نقصان ہوا ہوگا
تو صدقہ نفل سے پورا کردین گی اور حج مین نقصان ہوا ہوگا تو حج نفل یا عمرہ سے پورا کرینگے
اور اگر کسی کا حق اوسپر ہوگا تو اوسکی اعمال صالحہ بقدر اوسکی لیکر حق والیکو دینگے
اسی طرح حال اور اعمال کا ہوگا اور دوسری روایت مین ذکر زکوۃ کا بعد نماز کی صریح آیا بعد اوسکی ذکر باقی
اعمال کا علی العموم کیا ہے ع فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین متوجہ ہوتا ساتھ رحمت کی اللہ تعالی
واسطی بندیکی بیچ کسی عمل کے بہتر دو رکعتون سے کہ پڑہے اوسکو یعنی نماز افضل سب اعمال سے ہی
اور عنایت اللہ تعالی کے بندی پر اوسمین زیادہ ہی اور عملون سے اور تحقیق نیکی البتہ چہڑکی جاتی ہی بندی
کی سر پر یعنی نازل ہوتی ہی رحمت اور ثواب اندر نیکی کا ہی جبتک کہ ہوتا ہی نماز اپنی مین اور نہین نزدیکی
حاصل کی بندون نے طرف اللہ کے ساتھہ مانند اوس چیز کی کہ نکلی اوس سے یعنی قران یعنی جیسی
قران پڑہنے سے قرب الہی ہوتا ہے ایسا اور کسی چیز سی نہین ہوتا اور حدیث قدسی مین کہ طویل ہے یہہ
مضمون بہے آیا ہے کہ فرمایا اللہ تعالی نے کہ نہین نزدیکی حاصل کی طرف میری بندی میری نے
یعنے مومن نے ساتھہ کسی چیز کے یعنے اعمال کے کہ بہت محبوب ہو طرف میری اوس چیز سی کہ فرض
کیا مینے اوسپر اور ہمیشہ رہتا ہی بندہ میرا یعنے جو قایم ہے ساتھہ قربِ فرایض کے نزدیکی ڈہونڈہتا یعنے
زیادہ نزدیکی ڈہونڈہتا طرف میرے ساتھہ نفلون کی یعنے طاعتون کی کہ زیادہ ہین فرایض پر یہانتک
کہ دوست رکہتا ہون مین اوسکو یعنے بسبب جمع کرنی فرایض و نوافل کے اور جسوقت کہ دوست
رکہتا ہون مین اوسکو پس ہوتا ہون مین شنوای اوسکی کہ سنتا ہی ساتھہ اوسکی اور ہوتا ہون مین بینای اوسکی
کہ دیکہتا ہی ساتھہ اوسکی اور ہاتہہ اوسکا کہ پکڑتا ہے ساتھہ اوسکی اور پاؤن اوسکا کہ چلتا ہے ساتھہ
اوسکی اور اگر مانگتا ہے مجھسے بندہ کچھہ تو البتہ دیتا ہون مین اوسکو اور اگر پناہ پکڑتا ہے ساتھہ میرے یعنے
برائیون اور مکروہات سی تو البتہ پناہ دیتا ہون مین اوسکو ف فرض کیا مینے جو کچھہ کہ واجب کیا ہی مینے
اوسپر یعنی فرمان برداری کرنی حکمون کی اور بچنا ممنوع چیزون سے اونکو ادا کرکر جو بندہ نزدیکی حاصل کرتا ہے
سب سے زیادہ محبوب ہوتا ہی اوسکی برابر اور چیز ادا کرکر نزدیکی حاصل کرتا اور ہوتا ہون مین شنوای اوسکی الخ یعنی
آسان کرتا ہون اوسپر افعال کہ نسبت کی گئی ہین طرف ان اعضا کی اور توفیق دیتا ہون اوسکو ان
افعال کے یہانتک کہ گویا مین وہ اعضا ہی ہوجاتا ہون اور بعضون نے یہہ معنے کہی ہین

کہ گردانا ہے اللہ تعالے حواس اوسکی اور اعضا اوسکی وسیلہ رضا اپنے کا یعنی سنتا ہے
جو کچھ کہ دوست رکھتا ہے اللہ اور پسند کرتا ہی اوسکو پس گویا کہ سنتا ہی ساتھ اوسکی الخ اور بعضوں
نے یہہ معنے کہی ہین کہ گردانا ہی اللہ تعالے سلطان محبت اپنے کو غالب اوسپر یہان تک کہ نہین دیکھتا مگر وہ
چیز کہ دوست رکھتا ہی اللہ تعالی اور نہین سنتا وہ چیز کہ دوست رکھتا ہے اللہ اور ہوتا ہے
اللہ سبحانہ اوسکا مددگار اور کارساز بیچ سمع اور بصر اور ہاتھ اور پانون اوسکے او چیز
کہ نہین پسند کرتا اوسکو حاصل یہہ کہ بسبب ادای نوافل کے بعد ادا کرنے فرائض کے نہایت قرب الٰہی
حاصل ہوتا ہی اور کتاب شرح الصدور مین لکھا ہے کہ فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو کوئی

پڑھی بعد مغرب کی جمعہ کے شب مین دو رکعت اور پڑھی ہر رکعت
مین سورہ فاتحہ ایک بار اور سورہ اذا زلزلت
پندرہ بار تو آسان کرتا ہے اوسپر اللہ تعالے جانکنی
اور پناہ دیتا ہی اوسی عذاب قبر سی اور آسان
کریگا اوسکو گذرنا پل صراط پر بیچ قیامت
کے والحمد للہ اولا و آخرا و ظاہرا
و باطنا وصلی اللہ علی خیر
خلقہ محمد و آلہ و اصحابہ
اجمعین

ما شاء الله لا قوة الا بالله

بفضل خالق دو جہان و آمر کن فکان بار دوم از تصنیفات عالم با عمل فقیہ بے بدل



باہتمام راجی غفران محمد عبد الرحمن بن حاجی محمد روشن خان مغفور دست گرفتہ برادر معظم محمد مصطفی خان

مطبع [illegible] کانپور مطبوع گردید

فہرست کتاب مستطاب ضمان الفردوس

۱۲۷۸

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ جَعَلَ اللِّسَانَ مِفْتَاحَ الْجِنَانِ اِنْ شَهِدَ بِالْاِیْمَانِ وَسَبَبًا لِلْکَبِّ عَلَی الْوُجُوْهِ فِی النِّیْرَانِ اِنْ نَطَقَ بِمُوْجِبَاتِ الْکُفْرَانِ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی مَنْ ضَمِنَ الْجَنَّةَ لِمَنْ یَضْمَنُ لَهٗ مَا بَیْنَ اللَّحْیَیْنِ وَمَا بَیْنَ الرِّجْلَیْنِ وَعَلٰی اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهِ الَّذِیْنَ بِسَعْیِهِمْ بَلَغَ الدِّیْنُ اِلَی الْمَشْرِقَیْنِ وَالْمَغْرِبَیْنِ یہ رسالہ ہی ایسی بات کے بیان مین کہ جو اوسپر عمل کرے بیشک جنتی ہو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اوسکے لیے جنت کے ضامن ہین صحیح بخاری مین ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مَنْ یَضْمَنْ لِیْ مَا بَیْنَ لَحْیَیْهِ وَمَا بَیْنَ رِجْلَیْهِ اَضْمَنْ لَهُ الْجَنَّةَ ترجمہ جو کوئی ضامن ہو میرے لیے اوس چیز کا جو درمیان دونون کلون اوسکے ہی یعنی زبان کا اور اوس چیز کا جو درمیان دونون پانون اوسکے ہی یعنی عضو مخصوص کا مین ضامن ہون اوسکے لیے بہشت کا یعنی جو شخص اپنی زبان کو محفوظ رکھے اون گناہون سے جو زبان سے متعلق ہین اور عضو مخصوص کو نگاہ رکھے اون گناہون سے جو عضو مخصوص سے متعلق ہین جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ضامن ہین اوسکے لیے بہشت کے اور فی الواقع انہی دو عضوون کے گناہ بکثرت واقع ہوتے ہین اور بہت بڑے بڑے گناہ انسے متعلق ہین کفر کہ اکبر الکبائر ہی اکثر ظہور اسکا زبان سے ہوتا ہی اور کذب غیبت نمیمہ اور اور بڑے بڑے گناہ زبان سے ہی سرزد ہوتے

ہین زنا کا شنیع شنائع ہی عضوِ مخصوص سے صادر ہوتا ہی لواطت اور اور شنائع اعمال بہی اسی عضو سے صدور پاتے ہین اور ان دونو عضوون کا تہامنا گناہون سے بہت مشکل ہی بالخصوص زبان کا بخلاف اور عضوون کے مثلاً ہاتہہ کے گناہ ہین ناحق کسیکو مارنا یا چوری کرنا یا کوئی بات خلاف شرع لکہنا یا کسی خلافِ شرع کام مین مثلاً جوے مین یا چوسر کے یا نسا پہینکنے مین ہاتہہ چلانا تو سو انکے ہاتہہ سے ہونیکے بچنا مشکل نہین صدہا آدمی ایسے ہون گے کہ ان گناہون سے محفوظ ہین اور ان دونو عضوون کے گناہون سے محفوظ بہت کم ہین بالخصوص زبان کہ اوسکے گناہ ہونگی تو اتہون پہر رات دن جاری رہتی ہی اور ہرگز لوگ زبان کے گناہون سے محفوظ رہنے کا دہیان نہین کرتے حالانکہ وبال بہت بڑا ہی اسی لیے جناب محبوب رب العالمین صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ اپنی امت پر اون کے ماں باپ سے بہی زیادہ شفیق و رحیم تہے یہ حدیث ارشاد فرمائی اور ان دونو عضوون کی محافظت پر جنت کے ضامن ہوے تاکہ آپ کی ضامنی کے اعتبار پر اون گناہون سے جو ان دونو عضوون سے متعلق ہین بچین اور ان عذابون سے جو اون گناہون پر موعود ہین محفوظ رہین اور جنت حاصل ہو بنظر خیر خواہی برادران مومنین بندۂ نیازمندِ بارگاہِ رب صمد المعتصم بذیلِ سید الانبیا محمد عنایت احمد غفر لہ الاحد کو مناسب معلوم ہوا کہ شرح اس حدیث کی کرے اور معاصیِ متعلقہ ہر دو عضو کو تفصیل لکہے لہذا یہ رسالہ لکہتا ہی مشتمل دو باب باب اول بیان معاصی متعلقہ زبان مین باب دوم بیانِ معاصیِ متعلقہ بعضوِ مخصوص مین اور موافق مضمون حدیث شریف کے جسکا ذکر اوپر ہوا اور نیز بایں جہت کہ ۱۲۶۲ ہجری مین یہ رسالہ تالیف ہوا نام اس کا

ضمان الفردوس رکہا

۱۲ ۶۲

باب اول بیانِ معاصیِ متعلقہ زبان مین

مع ایمان عن ۲

اس باب مین ایک مقدمہ ہی اور ۵ فصلین مقدمہ بیانِ فوائدِ خاموشی مین امام احمد اور ترمذی اور ابن ماجہ نے ایک حدیثِ طویل مین حضرت معاذ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہی کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے توحید اور نماز اور زکوٰۃ اور روزہ اور حج اور صدقہ اور تہجد اور جہاد کا ذکر فرماکر ارشاد کیا کہ کہو تو

بتادون تمہین اُن سبکی جڑ اور اصل کو معاذ نے کہا ہان ای نبی اللہ کے آپ نے زبان اپنی پکڑ کے فرمایا کہ اسکو
روکے رہو انتہی اس حدیث سے بہت بڑا فائدہ خاموشی کا ثابت ہوا کہ بسبب چپ رہنے کے اور روکنے
زبان کے ایسا نور آدمی کے قلب مین آجاتا ہی کہ اوسکے سبب سے سب عبادات اور ایمان کی باتین
بن پڑتی ہین اور ترمذی نے روایت کی ہی کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب صبح ہوتی (مح حف ف ۲)
ہی سب اعضا زبان کی تعظیم اور خوشامد کرتے ہین اور کہتے ہین خدا سے ڈرتی رہیو ہمارے معاملہ مین
ہم تیرے ساتھہ ہین اگر تو سیدھی رہیگی ہم بھی سیدھے رہینگے اور جو تو ٹیڑھی ہو جائیگی ہم بھی ٹیڑھے ہو جائینگے
انتہی یہ حدیث بھی اس بات پر دلالت کرتی ہی کہ زبان کے روکے رہنے سے سب اعمال درست ہو جاتے ہین اور
زبان کے نہ روکنے سے سب خرابیان لازم آتی ہین بیہقی نے روایت کی ہی کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (مح حفظ ف ۲)
نے فرمایا مرتبہ آدمی کا بسبب چپ رہنے کے بہتر ہی ساٹھہ برس کی عبادت سے یعنی بیشتر اوقات آدمی کے
چپ رہنے مین ساٹھہ برس کی عبادت سے زیادہ ثواب ہوتا ہی اور بھی بیہقی نے روایت کی ہی کہ آپ نے (مح حف ف ۲)
فرمایا ابوذر رضہ سے کہ تم لازم پکڑو بہت چپ رہنے کو کہ بہت چپ رہنا شیطان کو دفع کرتا ہی اور امر دین
مین مددگار ہوتا ہی اور بھی بیہقی نے روایت کی ہی کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دو (مح حف ف ۲)
خصلتین پیٹھہ پر بہت ہلکی ہین اور ترازوی اعمال مین بہت بھاری بہت چپ رہنا اور خوش خلقی قسم ہی اوس
ذات پاک کی کہ میری جان اوسکے اختیار مین ہی خلایق نے ان دونو کے مانند کوئی عمل نہین کیا ف پیٹھہ پر ہلکے سے
یہ مراد ہی کہ کرنے مین انکے کچھہ بوجھہ نہین پڑتا کرنا اونکا دشوار نہین امام احمد اور ترمذی اور دارمی اور بیہقی (مح حف ف ۲)
نے روایت کی ہی کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مَن صَمَتَ نَجَا یعنی جو شخص چپ رہا نجات
پائی امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ نے احیاء العلوم مین لکھا ہی کہ کلام کی چار قسمین ہین ایک وہ کہ جسمین بالکل ضرر ہی
اور کچھہ منفعت نہین اور ایک وہ جسمین نہ ضرر ہی نہ منفعت ہی اور ایک وہ جسمین کچھہ ضرر ہی اور کچھہ منفعت اور
ایک وہ ہی جس مین بالکل منفعت ہی اور کچھہ ضرر نہین سو جس کلام مین کہ بالکل ضرر ہو اور کچھہ منفعت نہو اوس سے
تو بچنا ہی چاہیے اور جس کلام مین کچھہ منفعت اور کچھہ ضرر ہو اوس سے بھی پرہیز کرنا چاہیے اسواسطے کہ
دفع ضرر مقدم ہی حاصل کرنے منفعت پر ایک آدمی کو ایک جگہہ پر کچھہ روپیہ ملنے والا ہو اور کچھہ بیعزتی

کی بات بہی ہونے والی ہو تو عاقل آدمی ہرگز اس بات کو پسند نکریگا کہ بخیال نفع ملنے روپیہ کے ضرر
یعنی بے عزتی اوٹھاوے اور تیسری قسم سے بہی احتراز چاہیے اسواسطے کہ جس امر میں نفع ہو نہ ضرر
وہ از قبیل فضولیات ولغویات ہی عاقل آدمی کو فضولیات اور لغویات سے بچنا چاہیے کہ ناحق تضییع اوقات
ہی اور آخرت میں ہر کلمہ کا حساب دینا پڑے گا پس ایک قسم کلام کی باقی رہی یعنی وہ جسمیں بالکل منفعت ہو
اور ضرر ذرہ نہو اور جب تین حصہ کلام کے بُرے ٹھیرے صرف ایک حصہ ہی اچھا ٹھیرا تو خیال کرنا چاہیے
کہ صورت نجات کی یہی میں ہی کہ آدمی اکثر خاموش رہا کرے بے ضرورت ہرگز کلام نکرے شرح السنہ میں ہی
کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ آدمی بعضا کلمہ بُرا بول اوٹھتا ہی اور وہ نہین جانتا مقدار اوس
کلمے کی یعنی کچھہ اوسکی حقیقت نہین جانتا اور یہ نہین سمجہتا کہ مجہے اس کلمے کے سبب سے کتنا گناہ ہوگا اور اللہ تعالی
اوس کلمے کے سبب سے اوسپر غضب اپنا قیامت تک لکھہ لیتا ہی پس جبکہ زبان کے کلمات کا یہ حال ہی کہ بعضے
کلمات سے کہ آدمی سہل وضع پر کہہ گذرتا ہی ہمیشہ کے لیے مغضوب الٰہی ہوجاتا ہی آدمی کو چاہیے کہ
زبان کو محفوظ رکہے اور جب کہ بہت سے بڑے گناہ جنکے سبب سے آدمی جہنمی اور مستوجب عذاب شدید ہوتا ہی جیسے
کفر غیبت چغل خوری جہوٹ زبان سے سرزد ہوتے ہین تو صورت نجات کی یہی ہی کہ آدمی زبان کو روکے
رہے اور کلام کم کرے اور اکثر چپ رہے جو شخص زبان کو نہ روکے گا اور اکثر چپ نہ رہے گا بیشک بہت گناہ
اوس سے واقع ہون گے پس نجات کی صورت خاموشی ہی ہی صائب کا شعر اس مضمون میں خوب ہی شعر

بطبع ہیچ مضمون بہ زلب بستن نمی آید	خموشی معنیی دارد کہ در گفتن نمی آید

فصل اول غیبت کے بیان میں

آیت مذمت غیبت

فرمایا اللہ تعالی نے وَلَا يَغْتَبْ بَعْضُكُمْ بَعْضًا أَيُحِبُّ أَحَدُكُمْ أَنْ يَأْكُلَ لَحْمَ أَخِيهِ مَيْتًا فَكَرِهْتُمُوهُ
ترجمہ اور غیبت نکرین بعضے تم مین سے بعضون کی کیا پسند کرتا ہی کوئی تم مین سے اس بات کو کہ
کہاوے گوشت اپنے بہائی مرے ہوئے کا سو گہن آتی ہی تمکو اوس سے ف اس آیت سے بہت برائی غیبت کرنیوالے کی
ثابت ہوتی ہی کہ خدای تعالی نے اوسکو مردار خوار ٹھیرایا اور مردار خوار وہ بہی بہت بری قسم کہ اپنے مرے ہوئے

منہ عفی عنہ

بہائی کا گوشت کہاوے خدا تعالی سب مسلمانون کو اس سے بچنے کی توفیق دے بیہقی نے روایت کی ہی کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ غیبت زیادہ بُری ہی زنا سے صحابہ نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ کسطرح غیبت زیادہ بُری ہی زنا سے آپنے فرمایا آدمی جو زنا کرتا ہی پہر توبہ کرتا ہی خدا اوسے بخش دیتا ہی اور غیبت کرنیوالا بخشا نہین جاتا جبتک کہ وہ شخص نہ بخشے جسکی غیبت کی ہی یعنی غیبت حق العبد ہی اور حق العبد گناہون مین یہ بڑی دشواری کی بات ہی کہ جبتک صاحب حق نہ بخشے بخشے نہین جاتے اور ابوداود نے روایت کی ہی کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ شب معراج گذرا مین کچہہ لوگون پر کہ ناخن اونکے تانبے کے تہے اور وہ اپنے موںہون کو اپنے ناخنون سے کہسوٹتے تہے مینے جبرئیل سے پوچہا کہ یہ کون لوگ ہین اونہون نے کہا کہ یہ وہ لوگ ہین جو کہاتے ہین گوشت آدمیون کا اور پڑتے ہین اونکی آبرو مین یعنی غیبت کرتے ہین اور بہی بیہقی نے حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہی کہ دو شخصون نے نماز ظہر یا عصر کی پڑہی اور وہ دونون روزہ دار تہے جب جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑہ چکے آپنے فرمایا کہ تم وضو پہر کرو اور نماز پہر پڑہو اور یہ روزہ تو اپنا قائم رکہو مگر اسکے بدلے ایک روزہ اور کہہ پیچہے رکہو اون دونون نے عرض کیا کہ کیون یا رسول اللہ آپ نے فرمایا کہ تمنے فلانے کی غیبت کی تہی اس حدیث سے بہی بہت برائی غیبت کی متحقق ہوتی ہی کہ پیغمبر صاحب صلی اللہ علیہ وسلم نے بسبب غیبت کرنے کے اعادہ وضو و نماز و روزہ کا حکم فرمایا اور اسی سبب سے فقہا اس بات کے قائل ہین کہ غیبت کرنے سے وضو مکروہ ہو جاتا ہی اور روزہ بہی اشد مکروہ ہو جاتا ہی اوسی وضو مکروہ سے چونکہ اون دونو نے نماز پڑہی تہی اسی لیے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اعادہ نماز کا بہی حکم فرمایا اور سفیان ثوری کہ مجتہدین مین سے ہین اس بات کے قائل ہین کہ غیبت سے روزہ بالکل ٹوٹ جاتا ہی صحیح مسلم مین ہی کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ سے پوچہا جانتے ہو کہ غیبت کسے کہتے ہین صحابہ نے عرض کیا کہ خدا اور رسول اوسکا خوب جانتا ہی آپنے فرمایا کہ غیبت اسے کہتے ہین کہ اپنے مسلمان بہائی کے پیچہے ایسی بات بیان کرے کہ جو اوسکے سامنے ذکر کرے تو وہ بُرا مانے کسی نے کہا کہ یا رسول اللہ اگر وہ بات اوسمین ہو آپنے فرمایا کہ وہ بات اوسمین ہو تب ہی تو غیبت ہی اور جو نہو تو بہتان ہی ف اکثر آدمیون کو گمان یہ ہوتا ہی کہ غیبت اسکو کہتے ہین کہ پیچہے

احادیث مذمت غیبت

بیان حقیقت غیبت

کسی مسلمان کے کچھ برائی اوسکی جھوٹی کرے سو یہ بات غلط ہی جیسا کہ حدیث شریف سے ثابت ہوا
حقیقت غیبت کی اتنی ہی ہی کہ پیچھے مسلمان نہائی کے کوئی وصف اوسکا ایسا بیان کرے کہ جو اوسکے
سامنے بیان کرے تو وہ برا مانے مثلاً اگر ایک شخص حقیقت مین کانا ہو اگر کوئی شخص برو اوسکے کانا
کہے گا تو وہ برا مانے گا پس جو آدمی پیچھے اوسے کانا کہے غیبت ہو جائے گی جھوٹ ہونا اوس وصف کا شرط نہین
ہی اگر جھوٹی بات کہے گا تو علاوہ اس بات کے کہ ایک مسلمان کے پیچھے اوسکی برائی کی گناہ افترا اور بہتان
کا بھی اوسکے ذمے عائد ہوگا مسئلہ اگر کوئی شخص کسیکی غیبت مین کہے کہ فلانے کا گھوڑا ایسا ہی جیسا گدہا
یا مکان ایسا ہی جیسا پاخانہ یا بیٹا اوسکا بہت چنچل بے ادب ہی یا باپ اوسکا بہت مسخرہ ہی تو اون مین بھی
غیبت ہو جائیگی اسواسطے کہ غیبت جسطرح آدمی کی ذاتی اوصاف سے ہوتی ہی اوسکے لگاو کی چیز
اوصاف سے بھی ہوتی ہی جب کوئی ایسا وصف بیان کرے کہ اگر اوسکے سامنے کہے وہ برا مانے بلکہ
اس قسم مین کبھی ایک غیبت مین دو غیبتین ہو جاتی ہین مثلاً اگر زید کے باپ کی برائی کی یا بیٹے کی اور وہ دونو
مسلمان ہین اور لوگ اونکو اوسوقت تعین جان لین تو یہ غیبت زید کی بھی ہوئی اور اوسکے باپ یا بیٹے کی بھی ہوئی
مسئلہ جس طرح غیبت زبان سے ہوتی ہی اشارے سے بھی ہوتی ہی مثلاً اگر کسی کا نام لیکر ایک آنکھ بند کرلی
اس اشارے کے لیے کہ وہ کانا ہی یا ہاتھوں سے اشارہ کرے اوسکے ٹھنگنے ہونیکا یا موٹے ہونے کا اسطرح
کہ جو وہ مطلع ہو تو برا مانے یہ بھی غیبت ہو جائیگی ابن ابی الدنیا اور ابن مردویہ نے روایت کی ہی حضرت عائشہ
سے کہ بیٹھے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے ایک عورت کے ٹھنگنے ہونیکا ہاتھوں سے اشارہ
کیا آپ نے فرمایا لقد اغتبتہا یعنی تمنے اوسکی غیبت کی مسئلہ غیبت قلم سے بھی لکھنا جائز نہین خواہ
خط مین لکھے خواہ کتاب مین اسواسطے کہ القلم احد اللسانین یعنی قلم بھی ایک زبان ہی مسئلہ غیبت
کا سننا بھی جائز نہین سننے والا بھی شریک غیبت مین ہو جاتا ہی سننے والے کو چاہیے کہ غیبت کرنیوالے کو
صاف منع کردے کہ منع کرنا موجب ثواب ہی اور نہ روکنا موجب عذاب امام احمد اور طبرانی نے روایت
کی ہی کہ جو شخص اپنے بھائی مسلمان کی غیبت سے دوسرے کو روک دے اللہ تعالی پر حق ہی کہ اوسکو
دوزخ سے آزاد کرے ابو داؤد نے روایت کی ہی کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو مسلمان

رواہ ع

رواہ ع

مسلمان کی مدد نکریگا ایسی جگہہ جہان اوسکی حرمت کا ہتک ہو اور آبرو مین نقصان آوے تو خدا تعالی
اوسکی مدد نکریگا ایسی جگہہ جہان اوسکی مدد ضرور ہی یعنی آخرت مین اور جو مسلمان دوسرے مسلمان کی
مدد کرے ایسی جگہہ جہان اوسکی آبرو کا نقصان ہو اور ہتک حرمت ہو تو خدا تعالی اوسکی مدد کریگا وہان
جہان اوسکی مدد ضرور ہی مسئلہ چند صورتون مین غیبت جائز ہی ۱ مظلوم کو غیبت ظالم کی جائز ہی
واسطے دفع ظلم اوسکے مثلاً اگر حاکم یا اہلکار نے کسی پر ظلم کیا یا کچھہ مال چھین لیا یا کچھہ بے عزتی کی تو اس شخص کو جائز ہی
کہ اوسکی غیبت مین بادشاہ سے یا حاکم سے جاکر اوسکے ظلم کا حال بیان کرے اور انصاف چاہے ۲ اگر ایک
شخص کسیکی بری بات اور گناہ پر مطلع ہو اور ایسے شخص سے اوسکی غیبت مین اوس بات کا ذکر کرے کہ
اوسکے حکم سے یا سمجھانے سے وہ شخص اوس گناہ سے باز آئیگا تو ایسی غیبت بھی بہ نیت مٹانے اوس
گناہ کے جائز ہی ۳ بوقت پوچھنے مسئلہ کے حقیقت حال بیان کرنے کے لیے بھی غیبت جائز ہی صحیحین مین
ہی کہ ہند ابوسفیان کی جورو نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ ابوسفیان آدمی بخیل ہی اتنا
مجھے خرچ نہین دیتا کہ مجھے اور میری اولاد کو کفایت کرے مگر جو مین اوسکے مال مین بغیر جانے اوسکے کچھہ لے لون
آپ نے فرمایا کہ لے لو جس قدر تمہین اور تمہاری اولاد کو موافق دستور کے کفایت کرے انتہی سو ہند نے
حالانکہ ابوسفیان کو بخیل اور نہ دینے والا خرچ بقدر کفایت کے اپنی عیال کو اوسکی غیبت مین کہا لیکن
جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اوسکو منع نکیا اور جھڑکا نہین اسی جہت سے کہ مسئلہ پوچھنے کے لیے
اوسنے یہ بات بیان کی تہی ۴ مشورہ بتانے مین بغرض خیرخواہی مشورہ پوچھنے والے کی بہی بیان
حال کے لیے غیبت جائز ہی صحیح مسلم مین ہی کہ فاطمہ بنت قیس نے جناب رسول اللہ کی خدمت مین
عرض کیا کہ معاویہ بن ابی سفیان اور ابوجہم مجھے پیغام نکاح کا دیتے ہین آپ نے فرمایا کہ ابوجہم تو لاٹھی کندہے سے
نہین اوتارتا ہی یعنی عورتونکو بہت مارا کرتا ہی اور معاویہ مفلس بے مال ہی تو اسامہ بن زید سے نکاح کر لے
انتہی سو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بغرض مشورہ بتانے کے پیچھے ابوجہم اور معاویہ کے اونکے حال
بیان کیے اور اسی طرح جب مقصود ایک حال بیان کرنے سے خیرخواہی ایک مسلمان کی اور دفع ضرر ہو
تو غیبت جائز ہی مثلاً ایک شخص ایک نوکر رکہنا چاہتا ہو اور وہ نوکر بد دیانت ہو تو آقا سے کہدینا کہ یہ شخص

بیان صورتون جواز غیبت کی

بدیانت ہی قابل نوکر رکھنے کے نہیں ہی جائز ہی یا مثلاً عمرو زید کی صحبت مین اوٹھتا بیٹھتا ہو اور زید
شراب خوار یا زانی ہو تو عمرو کو زید کے شرابی اور زناکار ہونے سے مطلع کر دینا تاکہ صحبت اوسکی چھوڑ دے
جائز ہی اور اسی پر اور صورتون کو بھی قیاس کر لے جہان کہین نیت خالص ہو اور مقصود نفع ایک
مسلمان کا ہو زبان رازی اور کینہ وری سبب نہو تو ایسی صورتون مین غیبت جائز ہی ۵ اگر کوئی
شخص ایک لقب کر مشہور ہو اور وہ لقب کسی عیب پر دلالت کرتا ہو جیسے اخفش نحوی کہ اسی نام کر
مشہور تھے اور اخفش کے معنی چندہا یا کسی شخص کا لقب لنگڑا یا اندھا ہو اور وہ اسی نام کر مشہور ہو تو ایسے
نام کا لینا جائز ہی ۶ فاسق معلن یعنی وہ شخص کہ کوئی گناہ برملا کرتا ہو مثلاً داڑھی منڈاتا ہو یا برملا شراب پیتا
ہو یا زنا کرتا ہو یا ناچ دیکھتا ہو تو اوسکی غیبت بھی جائز ہی یعنی جن عیبون کو وہ برملا کرتا ہی اگر پیچھے اوسکے
کوئی ذکر کریگا تو گنہگار نہوگا مسئلہ اگر ایک حال ایک شخص کا دو طرح بیان ہو سکتا ہو ایک ایسی طرح جس سے
برا لگے اور دوسری ایسی طرح کہ برا نہ مانے تو پہلی طرح مین غیبت ہوگی دوسری مین نہوگی مثلاً کانے
آدمی کو پیچھے کانا کہے تو غیبت ہوگی اور اگر پتا بتانے کے لیے اسطرح کہے وہ صاحب جنکی ایک آنکھ نہی
تو غیبت نہوگی یا کسی لمبے کو لنبا بے ڈول کہے تو غیبت ہوگی اور جو کشیدہ قامت کہے تو غیبت نہوگی
مسئلہ اگر ایک شخص معین کا ذکر نہو ایک جماعت کا ذکر ہو بے تعین اشخاص مثلاً یون کہے کہ فلانے
شہر کے آدمی بڑے فریبی اور مکار ہوتے ہین یا فلانے گانو کے آدمی بیوقوف ہوتے ہین یہ غیبت
نہوگی مسئلہ اگر شخص معین کی غیبت کرے اور نام نہ لے تو غیبت نہوگی مگر جو اسطرح ذکر کرے
جس سے وہ شخص معلوم ہو جاوے مثلاً کہے کہ قاضی شہر یا کوتوال شہر ایسا ہی یا آنکہ اسطرح ذکر نکرے
لیکن حاضرین مین سے کوئی جانتا ہو کہ فلانے کا ذکر ہی تو غیبت ہو جائیگی مسئلہ گناہ غیبت کے معاف
ہونے کی صورت تو یہی ہی کہ جسکی غیبت کی ہو اوس سے قصور اپنا معاف کراوے اور ایک حدیث
ضعیف مین بروایت بیہقی حضرت انس بن مالک سے یہی روایت ہی کفارہ غیبت کا یہ ہی کہ جسکی
غیبت کی ہی اوسکے لیے استغفار کرے اور یون کہے اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لَنَا وَلَہٗ یا اللہ بخش دے ہمین
اور اوسے یعنی جسکی غیبت کی ہی اور حضرت مجاہد سے منقول ہی کہ جسکی غیبت کی ہی عوض غیبت کے

[illegible]

اوسکی تعریف کرے اور اوسکے لیے دعای خیر کرے

فصل دوم جھوٹ کے بیان مین

فرمایا اللہ تعالی نے اِنَّمَا یَفْتَرِی الْکَذِبَ الَّذِیْنَ لَا یُؤْمِنُوْنَ ترجمہ جھوٹ بات وہی لوگ بناتے ہین جو ایمان نہین رکھتے امام احمد و بیہقی نے روایت کی ہی کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہر خصلت مسلمان آدمی کی عادت ہو سکتی ہی سوای خیانت اور جھوٹ کے یعنی ایمان مین اور خیانت اور جھوٹ مین نہایت ضد ہی ایمان کے ساتھ جھوٹ اور خیانت جمع نہین ہو سکتی صحیحین مین ہی کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ لازم پکڑو تم سچ کو بیشک سچ ہدایت کرتا ہی طرف نیکوکاری کے اور نیکوکاری پونہچاتی ہی جنت کو اور ہمیشہ آدمی سچ بولتا ہی اور رہیان کہتا ہی سچ کا یہان تک کہ خدا تعالی کے نزدیک صدیق لکھہ لیا جاتا ہی اور بچتے رہو تم جھوٹ سے بیشک جھوٹ پونہچاتا ہی طرف بدکاری کے اور بدکاری پونہچاتی ہی طرف دوزخ کے اور ہمیشہ آدمی جھوٹ بولتا ہی اور قصد کرتا ہی جھوٹ کا یہان تک کہ لکھہ لیا جاتا ہی اللہ تعالی کے نزدیک بڑا جھوٹا اور صحیح ترمذی مین ہی کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب آدمی جھوٹ بولتا ہی فرشتہ اوس سے کوس بھر دور ہو جاتا ہی بسبب بدبو جھوٹ کے جو اوسکے منہہ سے نکلتی ہی اور صحیح بخاری مین ہی ایک حدیث طویل مین جس مین آپ نے بیان فرمایا ہی جبرئیل اور میکائیل کا لیجانا آپکو خواب مین اور چند عجائبات کا دکھلانا کہ آپ نے دیکھا کہ ایک شخص بیٹھا ہی اور ایک شخص کھڑا ہی اور اوسکے ہاتھہ مین ایک لوہے کا آنکڑا ہی اوس آنکڑے کو اوس بیٹھے کے منہہ مین ڈال کے ایک طرف کا کلہ اوسکا چیرتا ہی پشت تک پھر اوس آنکڑے کو نکال کے دوسرے کلے مین ڈال کر اوسکو بھی پشت تک چیرتا ہی اور اتنی دیر مین پہلا کلہ اوسکا بھر جاتا ہی اور درست ہو جاتا ہی پھر وہ آنکڑا نکال کے اوس کلے مین ڈالتا ہی اور پھر اوسیطرح کرتا ہی آپ نے پوچھا کہ یہ کون ہی حضرت جبرئیل اور حضرت میکائیل نے بوقت شرح جملہ عجائبات کے بیان کیا کہ یہ کذاب ہی کہ جھوٹ بات کہتا ہی اور وہ اسکی جھوٹی بات عالم مین مشہور ہو جاتی ہی تو اوسکو قیامت تک ایسا ہی عذاب ہوگا مسئلہ چند صورتون مین

ا ح حف ف ۲
ب ح حف ف ا
ا ح حف ف ۲
ب ح رویا ف ا

جھوٹ بولنا جائز ہی یعنی ایمان و صلح وغیرہ میں

جھوٹ بولنا جائز ہی اگر کسی مسلمان کی جان یا مال یا آبرو بچانے کے لیے مثلاً ایک ظالم ایک مسلمان کے
قتل کا یا بےعزت کرنے کا ارادہ رکھتا ہو اور وہ مسلمان کسی کے گھر میں چھپ رہا ہو اور ظالم اوس سے
پوچھے تو اس شخص کو یہ کہنا چاہیے کہ میرے گھر میں نہیں ہی اور اسی طرح کسی مسلمان کا مال اس شخص
کے پاس ہو اور کوئی ظالم اوس مال کو غصب کیا چاہتا ہو تو یہ شخص کہدے کہ وہ مال میرے پاس
نہیں ہی بلکہ ایسی صورت میں جھوٹ بولنا واجب ہی اور سچ بولنا ناجائز ہی اور اپنی جان و مال و
آبرو کے بچانے کے لیے بھی جھوٹ بولنا جائز ہی مثلاً ایک ظالم سے خوف ہو اس بات کا کہ اگر وہ
جان لیگا اس سے اور زید سے دوستی ہی تو اسے قتل کرے گا یا بےعزت کریگا اور اس سے پوچھے
حقیقت میں زید سے اور اس سے دوستی ہو تو یہ انکار کرے اور کہدے کہ مجھ سے دوستی نہیں اور
اسی طرح یہ جانے کہ اگر ظالم میرے مال پر مطلع ہوگا تو چھین لیگا تو اپنے مال کو نہ بتلاوے اور کہدے
کہ میرے پاس نہیں ہی تم اپنے گناہ کے چھپانے کے لیے بھی جھوٹ بولنا جائز ہی بلکہ واجب ہی کیونکہ
گناہ کا جتانا جائز نہیں ہی کسی شخص سے زنا واقع ہوا ہو اور کوئی شخص اوس سے پوچھے تو یہ کہدے کہ میں نے
نہیں کیا اظہار گناہ کا دوسرا گناہ ہی حاکم نے روایت کی ہی کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
کہ بچتے رہو ان ناپاک کاموں سے جن سے منع کیا ہی خدا تعالی نے پھر جو کسی سے کوئی ایسا کام ہو جاوے
تو چھپاوے اوسے خدا کے پردے سے تم دو مسلمانوں میں صلح کرانے کے لیے جھوٹ بولنا جائز ہی مثلاً
ایک کے سامنے جاکے دوسرے کا حال بیان کرے کہ وہ تمہاری تعریف کرتے تھے اور اپنے قصور کا
اقرار کرتے تھے اور اسی طرح کی باتیں کہے جس میں وہ شخص راضی ہو جاوے پھر دوسرے کے سامنے بھی جاکے ایسی ہی
تعریفیں کرے حالانکہ دونوں نے ایسی باتیں نہ کہی ہوں بلکہ ہر ایک نے دوسرے کو برا کہا ہو تو ایسا
جھوٹ بھی جائز ہی بلکہ ثواب کی بات ہی دروغ مصلحت آمیز بہ از راستی فتنہ انگیز سے ایسی ہی صورتیں
مراد ہیں صحیحین میں ہی کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وہ شخص جھوٹا نہیں ہی جو درمیان
آدمیوں کے صلح کرے اور کہے بھلی بات اور نسبت کرے بھلی بات تم لڑائی میں دشمن کے داو دینے کے لیے
جھوٹ بولنا جائز ہی صحیحین میں ہی کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا الحرب خدعة لڑائی فریب ہی

اس سے اسی قسم کا جہوٹ ہی جس سے دشمن کو داؤ دیکے او سپر غالب آجاوے مثلاً عین جنگ مین دشمن سے کہے کہ پیچہے سے ایک سوار آتا ہی وہ اودہر دیکھنے لگے یہ اوسپر وار کرے اور عہد شکنی جائز نہین مثلاً دشمنون سے عہد ٹہیر جاوے کہ چار مہینے تک ہم تمسے نہ لڑینگے پہر اس میعاد کے اندر یکا یک ناگاہ اوپر چڑہ جاوے ۵ شوہر کو واسطے رضامند کرنے زوجہ کے اور زوجہ کو واسطے رضامند کرنے شوہر کے جہوٹ بولنا جائز ہی مسلم نے روایت کی ہی کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تین باتو نمین جہوٹ کی اجازت دی ایک یہ کہ آدمی کو اصلاح منظور ہو دوسرے کوئی بات لڑائی مین کہے تیسرے شوہر اپنی زوجہ سے باتین کرے یا زوجہ شوہر سے باتین کرے انتہی مثلاً عورت کچہ مال یا زیور طلب کرنے مین اصرار کرتی ہو مرد اوسکے رضامند کرنیکے لیے جہوٹا وعدہ کرے تو جائز ہی یا ایک ان مین سے دوسرے کے رضامند کرنیکو اظہار زیادہ محبت کا کرے جس قدر رکہتا ہو تو یہ بہی جائز ہی مسئلہ لڑکے کے بہسلانیکے لیے بہی جہوٹ بولنا جائز ہی مثلاً لڑکا مکتب نہ جاتا ہو اوس سے جہوٹ موٹ کہے کہ تم مکتب ہو آؤ پہر تمہین ایک تماشا دکہاوینگے یا فلانی چیز دینگے ف امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ نے یہ سب صورتین جواز جہوٹ کی بیان کی ہین اور لکہا ہی کہ ہر جہوٹ مین اتنا تو ضرر بیشک ہوتا ہی کہ سننے والے کو ایک غلط بات معلوم ہوتی ہی سو جہان کہین سچ بولنے پر اس ضرر سے زیادہ ضرر مترتب ہوتا ہو مثلاً جان و مال کسی مسلمان کا جاتا ہو تو سچ بولنا جائز نہین اور اسی طرح جہان نفع دینی جہوٹ سے ایسا ہوتا ہو جسکے مقابلے مین ضرر مذکور کی کچہ حقیقت نہین تو جہوٹ بولنا جائز ہی دو مسلمانون مین صلح کرانیکے لیے اور دشمن کے مغلوب کرنیکے لیے جہوٹ جائز ہونے کی یہی وجہ ہی اور زن و شوہر مین باہم محبت رکہنے کی بہت تاکید ہی ان مین بگاڑ ہونیکے سبب سے بہت مفاسد دینی ہوتے ہین لہذا اس منفعت کے لیے بہی جہوٹ بولنا جائز ہی مگر جب تک کام سچ سے نکلے جہوٹ نبولے اسواسطے کہ جو جہوٹ کا لفظ ورمنہ ہی اور جو دروازہ جہوٹ کا اپنے اوپر کہول لیگا تو پہر جہان جائز نہین ہی وہان بہی بولنے لگے گا ف بہت بڑا جہوٹ یہ ہی کہ مسئلہ جہوٹا بتائے یا بطور کشف و الہام کے کوئی بات جہوٹی ظاہر کرے یا حدیث جہوٹی بنائے صحیح بخاری مین ہی کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو کوئی جہوٹ بولے مجہپر قصداً یعنی میری طرف نسبت کرے ایسی بات جو

میں نے نہیں کہی وہ اپنا ٹھکانا دوزخ میں سمجھ لے ف جھوٹے خواب کہنا بھی بڑا گناہ ہے صحیح بخاری
میں ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بڑے جھوٹوں میں یہ جھوٹ ہے کہ آدمی اپنی
مح ع
آنکھوں کا دیکھنا بیان کرے ایسی بات کا جو نہیں دیکھی اور بھی صحیح بخاری میں ہے کہ جو شخص جھوٹا خواب بنا کے
اوسکو قیامت کے دن تکلیف دینگے اس بات کی کہ جَو میں گرہ لگائے یعنی اوسے عذاب کرینگے اس بات
بیان جھوٹی نالش کا
کے لیے کہ جَو میں گرہ لگانے اور جَو میں گرہ لگانا محال ہے ف جھوٹا دعویٰ نالش کرنا بھی بڑا گناہ ہے
مح اقتضیر ف
صحیح مسلم میں ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو کوئی دعویٰ کرے ایسی چیز کا کہ وہ اوسکی نہیں
بیان جھوٹے نسب کا
وہ ہم میں سے نہیں ہے اور وہ اپنا مقام دوزخ میں ٹھیرا لے ف جھوٹ ظاہر کرنا نسب کا بھی بڑا گناہ ہے
مح مشارق
مثلاً شیخ سے سید بن جانا یا جولاہے سے شیخ بن جانا صحیحین میں ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا جو شخص جان بوجھ کے اپنے باپ کے سوا دوسرے کو اپنا باپ کرے اوسپر جنت حرام ہے ف
مح اعتصام ف
صحیح مسلم میں ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ آدمی کے جھوٹا ہونے کے لیے یہی بات کافی ہے
کہ ہر سنی ہوئی بات کہدے پس آدمی کو چاہیے کہ ہر خبر کو بے تحقیق بیان نکرے نہیں تو جھوٹوں میں داخل ہوگا

فصل تیسری جھوٹی قسم اور جھوٹی گواہی کے بیان میں

مح کبائر ف
صحیح بخاری میں ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بہت بڑے گناہ یہ ہیں خدا کے ساتھ
کسی کو شریک کرنا اور ماں باپ کی نافرمانی کرنا اور قتل ناحق اور جھوٹی قسم انتہی حدیث میں اس مقام پر لفظ
غموس وارد ہے اوس سے مراد یہ ہے کہ ایک بات نہوئی ہو اور قسم کھا کر بیان کرے کہ ہوئی ہے غموس کے معنی ہیں
غوطہ دینے والا جھوٹی قسم آدمی کو گناہ میں غوطہ دیتی ہے اور جہنم میں غوطہ دیگی اس سبب سے اوسکا لقب یمین
مح مشارق
غموس ہے اور صحیح مسلم میں ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تین آدمیوں سے قیامت کے دن
خدا تعالیٰ نہ کلام کریگا اور نہ طرف اونکے نظر رحمت دیکھے گا ایک وہ جو اپنے دیے ہوئے پر احسان رکھے دوسرا
مح مشارق
وہ جو اپنے مال کو جھوٹی قسم سے رواج دے تیسرا پاجامہ کا لٹکانے والا یعنی ٹخنوں سے تلے اور صحیحین میں
ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جھوٹی قسم مال کو بکوا دیتی ہے مگر کسب کی برکت کو کھو دیتی ہے

ف اکثر دوکانداروں کی عادت ہوتی ہی کہ سودا بیچنے کے وقت جہوٹی قسم کہاتے ہین اُن و نو حدیثوں مین اوسی کا ذکر ہی اور حدیث صحیح مین آیا ہی اَلْیَمِیْنُ الْفَاجِرَۃُ تَدَعُ الدِّیَارَ بَلَاقِعَ جہوٹی قسم گہرون کو ویران کر دیتی ہی یعنی بسبب شامت و وبال جہوٹی قسم کے گہر کے گہر ویران ہو جاتے مین صحیحین مین ہی کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص جہوٹی قسم کہا کے کسی مسلمان کا مال ناحق لے لیوے تو قیامت کے دن خدا تعالی کے سامنے جب وہ جائیگا خدا تعالی اوسپر غضبناک ہوگا اور آپ نے اپنے کلام کی تصدیق کے لیے یہ آیت پڑہی اِنَّ الَّذِیْنَ یَشْتَرُوْنَ بِعَھْدِ اللّٰہِ وَ اَیْمَانِھِمْ ثَمَنًا قَلِیْلًا اُولٰٓئِکَ لَا خَلَاقَ لَھُمْ فِی الْاٰخِرَۃِ وَلَا یُکَلِّمُھُمُ اللّٰہُ وَلَا یَنْظُرُ اِلَیْھِمْ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ وَلَا یُزَکِّیْھِمْ وَلَھُمْ عَذَابٌ اَلِیْمٌ ترجمہ جو لوگ اللہ کو درمیان دے کر اور جہوٹی قسمین کہا کر تہوڑا سا مال دنیا لیتے ہین ون لوگون کو آخرت مین کچہہ حصہ نہین اور خدا اون سے بات نکرے گا اور رحمت سے اونکی طرف نہ دیکہے گا قیامت کے دن اور اونکو گناہون سے پاک نکرے گا اور انکو عذاب دردناک ہوگا مسلم اور مالک اور نسائی نے روایت کی ہی کہ جو شخص چہین لے حق کسی مسلمان کا جہوٹی قسم کہا کے خدا تعالی نے حرام کی اوسپر جنت اور واجب کیا اوسکے لیے دوزخ صحابہ نے عرض کیا اگرچہ تہوڑی چیز کو آپ نے فرمایا اگرچہ ایک ٹہنی پیلو کی ہو ف حنیفہ کے نزدیک جہوٹی قسم کا جسے عربی مین یمین غموس کہتے ہین کفارہ نہین ہی اور جو کسی آیندہ بات پر قسم کہاوے مثلاً قسم کہا کے کہے کہ آج کہانا نہ کہاؤنگا یا فلانے سے باتین نکرونگا تو اسے یمین منعقدہ کہتے ہین اوسکے خلاف اگر کرے تو کفارہ لازم آتا ہی دس مسکینون کو دو وقت پیٹ بہر کے کہلاوے یا بقدر صدقہ فطر کے دیدے یا دس مسکینونکو کپڑے پہناوے جس سے اکثر بدن اونکا ڈہک جاوے مثلاً ایک ایک انگہ ایک ایک پاجامہ یا ایک ایک چادر ایک ایک تہ بند ہر ایک کو دیدے یا ایک غلام آزاد کرے اور جو یہ نہو سکے تو تین روزے رکہے کفارے سے گناہ توڑنے یمین منعقدہ کا اوتر جاتا ہی اور یمین غموس کا زیادہ گناہ ہی کفارے سے اوترنے قابل نہین لہذا اوسپر عذاب آخرت کا وعدہ ہی مسئلہ اگر کسی بہلی بات چہوڑنے کے لیے قسم کہالے کہ ماباپ سے باتین نکرونگا یا علم نپڑہونگا اوسکو چاہیے کہ قسم توڑ ڈالے اور کفارہ دیوے یہ مضمون حدیث صحیح مین کہی ہی تنبیہ سوا خدا کے کسی اور کی قسم کہانا

حاشیہ: شرح حبل حدشالی اللہ ؛ شرح مشارق ؛ شرح تیسیر الوصول ؛ یعنی ایک ایک صاع ... یا نصف صاع گیہون ... یا ایک صاع جو ... یا نصف ... (حاشیہ کا باقی حصہ ناخوانا)

جائز نہیں ابوداود اور نسائی نے روایت کی ہی کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قسم مت کہاؤ اپنے باپون کی اور نہ ماؤن کی اور نہ اونکی جنکو خدا کا شریک ٹہیراتے ہین اور نہ قسم کہاؤ خدا کی مگر سچی اور ترمذی نے روایت کی ہی کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مَنْ حَلَفَ بِغَیْرِ اللّٰہِ فَقَدْ اَشْرَکَ ترجمہ جو کوئی قسم غیر خدا کی کہاوے اوسنے بیشک شرک کیا شرک کے معنی یہہ ہین کہ اوسنے مشرکون کا سا کام کیا کہ جس جگہہ خدا کا نام لینا چاہیے تہا غیر خدا کا نام لیا ف بعضے جاہلون کو دیکہا ہی کہ خدا کی قسم جہوٹی کہانے سے اتنا نہین ڈرتے جتنا کسی بزرگ کی قسم سے چنانچہ اکثر میواتیون کا نسبت شاہ مدار صاحب کے ایسا ہی حال ہی اور سنتے ہین بعضے جاہلون کا نسبت پیر ... کے ایسا ہی حال دیکہا ہی سو جو غیر کی قسم اسطرح کہاوے کہ اوسکی تعظیم مثل خدا کے مقصود ہو اوسکو مالک نفع وضرر کا سمجہے اور یہ اعتقاد رکہتا ہو کہ اگر ہم اوسکی جہوٹی قسم کہا دینگے تو ہم کو تباہ کر دیگا وہ شخص تو بیشک مشرک اور کافر ہی اور جو ایسے اعتقاد سے قسم غیر خدا کی نکہاوے مثلاً باپ کی قسم کہاوے یا بیٹے کی کافر نہوگا مگر یہ بات بہی جائز نہین لمعات وغیرہ شروح کتب حدیث مین یہ مسئلہ اسی طرح لکہا ہی

مح ایمان و نذور

امام احمد اور ترمذی نے روایت کی ہی کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جہوٹی گواہی شرک کے ساتہہ برابر کی گئی ہی اور تین بار یہ بات فرمائی پہر یہ آیت پڑہی فَاجْتَنِبُوا الرِّجْسَ مِنَ الْاَوْثَانِ وَاجْتَنِبُوْا قَوْلَ الزُّوْرِ حُنَفَآءَ لِلّٰہِ غَیْرَ مُشْرِکِیْنَ بِہٖ ترجمہ سو بچو تم ناپاکی سے یعنی بتون سے اور بچو تم کہنے جہوٹ سے خدا کے لیے خالص ہو کر نہ شرک کرنے والے اوسکے ساتہہ اور صحیحین مین ہی کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کبیرہ گناہ یہ ہین خدا کے ساتہہ کسی کو شریک کرنا اور ماں باپ کی نافرمانی اور خون ناحق اور جہوٹی گواہی دینا

مح تفسیر — مح کبائر

فصل چوتھی وعدہ خلافی اور عہد شکنی کے بیان مین

مح کبائر

صحیحین مین ہی کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نشانی منافق کی تین ہین جب بات کہے جہوٹ بولے جب وعدہ کرے خلاف کرے اور جب اوسکے پاس کچہہ امانت رکہی جاوے خیانت کرے

اور یہی صحیحین میں ہی کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا چار باتیں جس میں ہوں وہ پورا منافق ہی
اور جس میں ایک بات اون میں سے ہو اوس میں ایک بات نفاق کی ہی جبتک کہ چھوڑ دے جب امانت
رکھی جاوے اوسکے پاس خیانت کرے اور جب بات کہے جھوٹ بولے اور جب عہد کرے دغا کرے
اور جب کسی سے جھگڑا کرے فجور کرے یعنی بدزبانی کرے ف شاہ ولی اللہ محدث نے لکھا ہی کہ منافق کے دو معنی ہیں
ایک یہ کہ دل میں کافر ہو اور ظاہر میں مسلمان کلام اللہ میں جو آیا ہی اِنَّ الْمُنٰفِقِیْنَ فِی الدَّرْکِ الْاَسْفَلِ
مِنَ النَّارِ اوس سے مراد اسی قسم کے منافق ہیں دوسرے یہ کہ ایمان ضعیف ہو بسبب ضعف ایمان کے
اصل منافقوں کے سے اوس سے حرکات سرزد ہوں اور ایسا ایمان اوسکا قوی نہو کہ گناہوں سے روکے
اس حدیث میں منافق کے یہی معنی ہیں بیہقی نے روایت کی ہی کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا کہ دین نہیں ہی اوس شخص کا جسکا عہد نہیں یعنی جو شخص عہد کی محافظت نکرے اوسکا ایمان نہیں صحیح مسلم
میں ہی کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عہد شکن کے لیئے ایک جھنڈا ہوگا نزدیک اوسکے
مقعد کے اور جیسی بڑی عہد شکنی ہوگی اوتنا ہی وہ جھنڈا بلند کیا جاویگا اور سب سے بڑی عہد شکنی بادشاہ کی
مسئلہ اگر وعدہ کرتے وقت نیت اس بات کی ہو کہ میں وفا کرونگا اور پھر کچھ عذر ہو جاوے کہ وعدہ وفا
نکرسکے تو گناہگار نہیں ہوتا اسی مضمون کی ایک حدیث ابوداؤد اور ترمذی نے روایت کی ہی اور اگر
وعدہ کرنیکے وقت ہی یہ ارادہ ہو کہ وفا نکرونگا تو یہ علامات نفاق سے ہی اور گناہ کبیرہ ہی مسئلہ برے
کام کے لیے اگر وعدہ کرے مثلاً ناچ کی محفل میں جانے کا یا رشوت دینے کا تو وفا کرنا اوسکا جائز نہیں

فصل پانچویں نمیمہ و افشای راز کے بیان میں

نمیمہ اسکو کہتے ہیں کہ ایک شخص کی بات دوسرے کے سامنے ایسی بیان کرے جس میں فساد ہو مثلاً
کسی شخص نے کسی کو اپنے گھر برا کہا ہو اوس سے جاکے کوئی کہدے کہ فلانے نے تجھے برا کہا ہی ہندی
میں اسکو چغلی کہتے ہیں صحیحین میں ہی کہ بہشت میں نجاویگا چغل خور اور ابوداؤد اور ترمذی نے روایت
کی ہی کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب آدمی ایک بات کہے اور منہ پھیرے یعنی وہاں سے

علیحدہ ہو جائے پس وہ بات امانت ہی پس جو شخص بہید کسی کا ظاہر کرے اوسنے گویا امانت مین خیانت کی اور حدیث صحیح اوپر منقول ہو چکی ہی کہ امانت مین خیانت کرنا منافق کا کام ہی یہی حدیث شریف مین بروایت بیہقی آیا ہی لَا اِیْمَانَ لِمَنْ لَا اَمَانَۃَ لَہٗ ایمان نہین اوس شخص کا جس مین امانت نہین مسئلہ اگر کوئی شخص کسی مسلمان بے کے ناحق قتل کا یا بے آبرو کرنیکا یا اورکچھ ظلم کا تذکرہ کرے اور اوس مسلمان نے بقصد تحفظ ظلم اوسکے یہ بات ذکر کردی جاے تو یہ بات جائز ہی

ح ایمان ف

فصل چھٹی دو رویہ ہونے کے بیان مین

دو رویہ ہونا اسے کہتے مین کہ دو مخالفون کے سامنے ہر ایک سے اوسی کی سی بات کہے صحیحین مین ہی کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ پاؤ گے تم برا سب آدمیون مین قیامت کے دن دو رُو کو جو ان لوگون سے انکی سی بات کہے اور اون لوگون سے اون کی سی بات کہے اور دارمی نے روایت کی ہی کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو دنیا مین دو رویہ ہو قیامت مین اوسکی دو زبانین ہونگی آگ کی مسئلہ جو آدمی دو مسلمانون مین صلح کرانے کے لیے ہر ایک کے سامنے اوسکی سی بات کہے جیسا مسائل کذب مین ہم ذکر کر چکے ہین تو اوسکو دو رویہ ہونے کا گناہ نہو گا

ح حف ف

ح حف ف

فصل ساتوین شعر کے بیان مین

صحیحین مین ہی کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بیشک یہ بات کہ بہر جاوے پیٹ کسی کا تم میں سے پیپ سے کہ اوسکو تباہ کر دے بہتر ہی اس بات سے کہ بہرے شعر سے اور یہی صحیح مسلم مین ہی کہ ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ہم جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ عرج مین چلے جاتے تھے کہ ایکبارگی ایک شاعر پیش آیا کہ اشعار پڑھتا تھا یعنی وس راہ مین ہو شانہ اشعار پڑھتا ہوا چلا جاتا تھا آپنے فرمایا کہ پکڑو شیطان کو ف شعر مین یہی بات بری ہی کہ آدمی اسطرح شعر مین مشغول ہو کہ بیشتر اوقات شغل شعر ہی کا رکہے اور ذکر الہی ورامور کا دہیان نرہے اسیطرح کے شاعر کو آپنے شیطان فرمایا

ح بیان شعر ف

ح بیان شعر ف

۵۴ بیان ف

ورنہ مطلقاً شعر منع نہین ہی دارقطنی نے روایت کی ہی کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ شعر کلام ہی اچھا اوسمین سے اچھا ہی اور برا اوسمین سے برا ہی انتہی یعنی نثر مین جو باتین بری ہین نظم مین بہی بری ہین اور جو باتین نثر مین اچھی ہین نظم مین بہی اچھی ہین **ف** اس حدیث سے یہ بات ثابت ہوئی کہ شاعرون مین یہ بات جو مشہور ہی کہ شعر مین جائز ہی جو کچہہ چاہین کہہ ڈالین اگرچہ کلمہ کفر کا کیون نہو اور کہتے ہین یجوز للشاعر ما لا یجوز لغیرہ سو یہ بات غلط ہی اسواسطے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صاف فرمادیا کہ جو بات نثر مین بری ہی شعر مین بہی بری ہی پس جو شاعر اپنے شعر مین ایسا مضمون لکہے جس مین اہانت کسی پیغمبر مثل حضرت موسیٰ علیہ السلام عیسیٰ علیہ السلام کی نکلے یا کچہہ بے ادبی جناب خدا تعالی مین ظاہر ہو یا کوئی اور بات کفر کی پائی جاوے بیشک وہ شاعر کافر ہوجائیگا **لطیفہ** ایک شاعر سے ہمنے اس مسئلے کا ذکر کیا اونکو تامل ہوا اور کہنے لگے کہ قدیم سے شعرا بیباکانہ جو جی مین آتا ہی کہتے چلے آئے ہین مینے کہا کہ اگر تم اپنے والد کی خدمت مین کلمات بے ادبی نظم مین کہو تو اوسکو برا سمجہوگے یا نہین کہنے لگے بیشک برا سمجہینگے مینے کہا کہ خدا تعالی کا حق اور انبیای کرام کا بیشک ماباپ سے زیادہ ہی اور اونکا ادب کہنا بنسبت ماباپ کے زیادہ تر ضرور ہی پہر جب باپ سے بے ادبی شعر مین جائز نہوئی خدا تعالی سے اور انبیای کرام سے ہرگز جائز نہوگی وہ سمجہہ گئے اور آیندہ انہون نے اوس جنس کے اشعار سے توبہ کی اور فی الواقع شاعری کچہہ مضامین کفریہ پر موقوف نہین ہی اگر التزام کرے کہ مضامین کفریہ شعر مین نہ لاے تو بہی خوب شعر کہہ سکتا ہی **مسئلہ** مبالغہ اور استعارہ اور تشبیہ مثلاً یہ کہنا کہ معشوق کا منہہ مثل چودہوین رات کے چاند کے ہی یا ممدوح کا گہوڑا افلاک الافلاک سے زیادہ سیر کرتا ہی یا گہوڑا دریا ہی تیز روی مین جائز ہی نظم مین بہی اور نثر مین بہی اور اس سے گناہ جہوٹ کا لازم نہین آتا حقیقت جہوٹ کی یہ ہی کہ سننے والے کو اوس سے ایک ادراک غلط حاصل ہو اور ایسے کلام کو سنکر ہر آدمی جانتا ہی کہ معنی حقیقی مراد نہین ہی تعریف منظور ہی اور اسطرح کی عبارتین حدیث مین بہی آئی ہین جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ابوطلحہ کے گہوڑے کو دریا فرمایا چنانچہ صحیح بخاری مین روایت ہی

۵۵ ح معجزات ف

فصل آٹہوین سجع اور تکلف کے بیان مین

سجع کہتے مین تک بندی کو یعنی قافیہ دار عبارت بولنا اور تکلف سے مراد بناوٹ سے باتین کرنا صحیح مسلم مین ہی کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہلک المتنطعون تین بار آپنے یہ کلام فرمایا یعنی ہلاک ہوے وہ لوگ جو بناوٹ سے باتین کرتے ہین شیخ عبد الحق دہلوی رح نے لکہا ہی کہ تنطع کے معنی مین تالوے بات کہنا اور یہان مراد ہی زبان اور تالوے بنا بنا کے باتین کرنا او عبارت آرائی بطریق ریا کے کرنا ترمذی و بیہقی نے روایت کی کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بیشک محبوب تر تم مین سے نزدیک میرے اور نزدیک تر مجہسے قیامت کے دن وہ لوگ ہین جنکے اخلاق بہت اچہے ہین او بیشک دشمن تر تم مین نزدیک میرے اور دور تر مجہسے وہ لوگ ہین جو بد اخلاق ہین او بہت باتین کرنے والے اور تالو اور زبان سے بنا بنا کے فصاحت ظاہر کرنے والے او بنی باتین کرنے والے یعنی متکبر اور ابو داؤد اور ترمذی نے روایت کی ہی کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بیشک اللہ تعالی دشمن رکہتا ہی مبالغہ کرنے والے کو آدمیون مین سے وہ جو زبان کو لپیٹتا ہی بات کہنے مین جیسے گای لپیٹتی ہی زبان کو گہاس کہانے مین یعنی بنا بنا کے چبا چبا کے باتین کرتا ہی امام مالک و نسائی اور ابو داؤد نے روایت کی ہی کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک عورت حمل مین کہ سبب مارنے ایک شخص کے بچہ مر کے پیٹ سے اسقاط ہوا تہا خون بہا کا حکم دیا مدعا علیہ کہا کیف اغرم من لا شرب ولا اکل ولا نطق ولا استہل ومثل ذلک یطل یہ عبارت قافیہ دار وہ شخص بولا یعنی کیسے تاوان دون مین اوسکا جسنے نہ پیا نہ کہایا اور نہ بولا نہ چلایا ایسا خون تو ضائع کہا یا سو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ شخص کاہنون کا بہائی معلوم ہوتا ہی اور اوسکی اس تقریر کو ناپسند فرمایا ف عرب مین کچہ لوگ کاہن تہے کہ جنون سے ربط او آشنائی پیدا کرکے اونسے غیب خبرین دریافت کرکے لوگون سے کہا کرتے اور سچ جہوٹ بیان کرکے لوگون سے نذرونیاز لیتا اور وہ لوگ بیجا و بیجا ہر مطلب مین عبارت قافیہ دار بولتے سو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اوس شخص کو کہ بے محل عبارت قافیہ دار بولا کاہنون کا بہائی فرمایا ف عبارت مسجع بولنا معاملات کی باتون مین اور ہر وقت کی بول چال مین منع ہی کہ تکلف بیجا ہی اور علی الاطلاق منع نہین دعاؤن مین اور خطبون

سجع بیان ف

سجع بیان ف۲

سجع بیان ف۳

سجع دیات ف۴

مین اور کتابون مین سلپنے موقع پر جائز ہی

فصل نوین تمسخر اور چہل کے بیان مین

فرمایا اللہ تعالی نے یَا اَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا یَسْخَرْ قَوْمٌ مِّنْ قَوْمٍ عَسٰی اَنْ یَّکُوْنُوْا خَیْرًا مِّنْھُمْ وَلَا نِسَاءٌ مِّنْ نِّسَاءٍ عَسٰی اَنْ یَّکُنَّ خَیْرًا مِّنْھُنَّ وَلَا تَلْمِزُوْا اَنْفُسَکُمْ وَلَا تَنَابَزُوْا بِالْاَلْقَابِ ترجمہ ای ایمان والو مسخر نکرین مرد تم مین سے مردون سے شاید کہ وہ جن سے تمسخر کرتے ہین تمسخر کرنیوالون سے بہتر ہون اور نہ عورتین عورتون سے شاید کہ وہ عورتین بہتر ہون اونسے اور عیب گیری نکرو آپس کی اور نہ برے لقب رکھو **ف** اس آیت مین خدا تعالی نے منع فرمایا اس بات سے کہ کوئی کسی سے تمسخر کرے اور ٹھٹھہ بازی سے اوسکی آبرو کھووے خدا کے نزدیک کا حال معلوم نہین ہی کہ کون اچھا ہی شاید جس سے تمسخر کرتا ہی اللہ تعالی کے نزدیک وہی اچھا ہو تو اسکے لیے بڑی قباحت کی بات ہی اور عیب گیری کرنے سے منع فرمایا کہ کسی شخص کو ناحق عیب لگانا یا کسیکا عیب ظاہر کرنا بہت برا ہی اور برے لقب رکھنے سے بھی منع فرمایا یعنی ایسا لقب رکھے جو دینی یا دنیوی برائی پر دلالت کرے مثلاً گنجا یا فاسق کسی کا لقب رکھے ترمذی نے روایت کی ہی کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جھگڑا نکر بھائی اپنے سے اور نہ ٹھٹھہ بازی کر اوس سے اور نہ ایسا وعدہ کر جسکے تو خلاف کرے اور بیہقی نے روایت کی ہی کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ آدمی بعضا کلمہ کہتا ہی اسی لیے کہ لوگ اوس سے ہنسین اور بسبب اوس کلمہ کے گر پڑتا ہی زیادہ تر دوری اوس سے جو درمیان زمین اور آسمان کے ہی یعنی گر پڑتا ہی طرف دوزخ کے اور زیادہ دور ہو جاتا ہی رحمت الہی سے بہ نسبت دوری آسمان اور زمین کے **مسئلہ** ایسی بات مزاح کی جسمین کسیکو رنج نہو کسی کی بیعزتی نہو جائز ہی جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بھی اسطرح کا مزاح منقول ہی صحیح ترمذی مین ہی کہ ایک شخص نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سواری مانگی آپنے اوس سے فرمایا کہ مین اونٹنی کا بچہ تیری سواری کے لیے دونگا اوسنے کہا کہ یا رسول اللہ مین اونٹنی کا بچہ لیکر کیا کرونگا آپنے فرمایا کہ اونٹ اونٹنی کے بچے نہین ہوتے اور کسکے

ح مزاح ف
اح حفف
ح مزح ف

ہوتے ہیں شرح السنہ میں ہی کہ ایک شخص گانوں کا کہ نام اوسکا زاہر بن حرام تھا اور جناب رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کے لیے گانوں کے تحفے لایا کرتا تھا اور آپ شہر کی چیزیں اوسکے خرید دیا کرتے تھے سو آپنے فرمایا
کہ زاہر ہمارا دہقان ہی اور ہم اوسکے شہری ہیں اور آپ اوس سے محبت فرماتے تھے اور وہ سیاہ فام تھا
ایک دن جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے بازار میں اور وہ کچھ سودا اپنا بیچ رہا تھا جناب
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پیچھے سے جاکر اوسکی کولی بھر لی وہ دیکھتا نہ تھا کہنے لگا چھوڑ مجھے
کون ہی پھر مونھہ پھیر کے آپ کو پہچانا سو اپنی پیٹھہ کو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سینہ مبارک
خوب چپٹا دیا اور آپ فرمانے لگے کون مول لیتا ہی اس بندہ کو اوسنے کہا اگر آپ مجھے بیچیں گے تو قیمت بہت کم
پائیں گے یعنی میں متاع کم قیمت ہوں آپنے فرمایا خدا تعالی کے نزدیک تم کم قیمت نہیں ہو اور ابو داود
نے روایت کی ہی کہ عوف بن مالک نے بیان کیا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں میں
حاضر ہوا غزوہ تبوک میں اور آپ ایک چمڑے کے خیمے میں تھے کہ وہ خیمہ چھوٹا تھا میں نے سلام کیا آپنے فرمایا
کہ بہتر آؤ میں نے کہا کہ میں بالکل بہتر آؤں آپنے فرمایا کہ بالکل بسبب چھوٹے ہونے خیمہ کے بطور مزاح انہوں نے
یہ بات عرض کی اسطرح کی مزاح جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپکے اصحاب سے منقول ہی اور ترمذی نے
روایت کی کہ صحابہ نے جناب رسول اللہ کی خدمت میں عرض کیا کہ یا رسول اللہ آپ ہم سے مزاح کیا کرتے
ہیں آپنے فرمایا کہ نہیں کہتا ہوں مگر سچ ف پہلی حدیث میں اونٹ کو جو ولد ناقہ کہا یہ بات بھی سچی
اور زاہر کو بندہ کہا سو بندہ خدا تھے ہی حاصل یہ ہی کہ جس مزاح میں کسی مسلمان کو رنج اور ایذا نہو اور
انبساط قلب کے لیے کیا جاوے جائز ہی اور جس میں کسی مسلمان کی ایذا اور تذلیل ہو یا بیہودہ باتیں ہوں
جن سے ٹھٹھے ہوویں یا گالی اور فحش ہو یہ جائز نہیں ہی اور ایسی مزاح کے سبب سے آدمی خدا کی رحمت سے
زیادہ تر دور ہو جاتا ہی نسبت دوری آسمان و زمین کے تنبیہ بہت بڑی قسم چہل کی یہ ہی جو ہندوستان
بسبب اختلاط ہندوؤں کے بعضے بلاد اور قصبات میں مروج ہی کہ سسرال کے رشتہ داروں سے مثلاً
سالی اور سلہج اور سمدھی اور سمدھن سے یا بھاوج اور دیور میں چہل ہوتی ہی اور بیشتر فحش اور بیہودہ باتیں
اوسمیں ہوتی ہیں اسطرح کی چہل میں کئی طرح کے گناہ ہوتے ہیں ایک چہل بیجا جسکے لیے حدیث میں

ح مزاح ف

ح مزاح ف

ح مزاح ف

کمال دور ہوجانا رحمت الٰہی سے وارد ہوا ہی دوسرے فحش و بیحیائی کی باتین بکنا تیسرے نامحرم عورت کا بوضع ناجائز سامنے آنا چوتھے نامحرم عورت سے ناجائز باتین کرنا پانچوین شوہر یا بھائی یا باپ عورت کے اس بات سے بھی گنہگار ہوتے ہین کہ عورت کی بیحیائی اور بے پردگی کو منع نہین کرتے خدا تعالی سب مسلمانون کو اس بات سے بچنے کی توفیق دے

فصل دسوین لعنت اور کافر کہنے کے بیان مین

بیان لعنت کا صحیحین[۶۶] مین ہی کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مسلمان کو لعنت کہنا مانند قتل کرنے اوسکے ہی **ف** قتل سب کبیرہ گناہون مین بہت بڑا گناہ ہی جب لعنت کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مثل قتل کے فرمایا تو بہت برائی اس گناہ کی ثابت ہوئی ترمذی[۶۷] نے روایت کی ہی کہ جناب پیغمبر صاحب صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مسلمان لعنت کرنے والا نہین ہوتا یعنی لعنت کرنا ایمان کے مخالف ہی اور ترمذی[۶۸] اور ابو داؤد نے روایت کی ہی کہ ایک شخص کی چادر کو ہوا کھینچے لیے جاتی تھی اوسنے ہوا کو لعنت کی آپنے فرمایا کہ ہوا کو لعنت مت کرو وہ تو خدا کے حکم سے چلتی ہی بیشک جو شخص لعنت کرے ایسی چیز کو کہ لائق لعنت کے نہین ہی سو کرنے والے پر لعنت الٹ آتی ہی اور ابو داؤد[۶۹] نے روایت کی ہی کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بیشک جب بندہ لعنت کرتا ہی کسی چیز کو لعنت چڑھتی ہی آسمان کو سو آسمان کے دروازے اوسپر بند ہوجاتے ہین پھر اوترتی ہی زمین پر سو زمین کے دروازے بھی اوسپر بند ہوجاتے ہین پھر وہ دائین بائین چلتی ہی جب کہین ٹھکانا نہین پاتی اوس شخص کی طرف جاتی ہی جسپر لعنت کی ہی اگر وہ قابل لعنت کے ہوتا ہی تو اوسپر جاتی ہی ورنہ نہین تو کہنے والے پر اولٹ آتی ہی **مسئلہ** جس شخص کا مرجانا بالیقین کفر پر ثابت ہو جیسے فرعون اور ابو جہل اوسکو لعنت کرنا جائز ہی اور جیتے کافر کو بھی لعنت کرنا جائز نہین ہی اسی سبب سے کہ احتمال ہی کہ مرنے سے پہلے وہ مسلمان ہوجاوے اور قابل لعن کے نرہے تو موافق حدیث کے لعنت کہنے والے پر الٹ آئے **مسئلہ** لعن بالوصف جائز ہی جیسے کوئی شخص کہے کہ لعنت ہی یہودی پر یا کافر پر یا چور پر کہ اسطرح کی لعنت جائز ہی تو نہین

۶۶ح حف ف۱
۶۷ح حف ف۲
۶۸ح حف ف۲
۶۹ح حف ف۲

ہی آئی ہی سو غیر تعیین کسی شخص کے ایسی لعنت جائز ہی اور جو کسی خاص جمہور یا کسی الخص شرابی کو
لعنت کرے تو جائز نہین ہی بیان کافر کہنے کا صحیح بخاری مین ہی کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو کوئی شخص دوسرے کو فاسق یا کافر کہے اور وہ شخص ایسا نہو تو کہنا اسکا اسی پر
اولٹ آوے گا اور صحیحین مین ہی کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص دوسرے کو
کافر یا دشمن خدا کہے اور وہ ایسا نہو تو یہ بات کہنے والے پر اولٹ آتی ہی ف اولٹ آنے سے
مراد یہ ہی کہ اگر صالح کو فاسق کہے تو کہنے والا حقیقت مین فاسق ہو جاتا ہی یعنی بڑا گنہگار ہو جاتا ہی اور اگر مسلمان کو
کافر کہے اس طرح کہ کسی عقیدۂ اسلامی کو کفر سمجھتا ہو تو بھی حقیقۃً کافر ہو جاے گا اور اگر عقیدے سے کافر
نکہا مگر سخت کلامی سے کہا تو حقیقۃً کافر نہین ہوتا لیکن یہ گناہ قریب بکفر ہی

فصل گیارہوین گالی اور فحش اور بدزبانی کے بیان مین

صحیحین مین ہی کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ گالی دینا مسلمان کو بڑے گناہ کی بات
ہی اور قتال کرنا مسلمان سے کفر ہی یعنی بہت بڑا گناہ ہی قریب بکفر امام احمد اور ابن ابی الدنیا نے بسند
صحیح روایت کی کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ گالی بکنے والا اور بیحیائی کی بات کہنے والا
اسلام مین سے اوسکے پاس کچھ نہین ہی طبرانی نے بسند جید روایت کی ہی کہ جناب رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بیشک خدا تعالی دوست نہین رکھتا ہی فحش بکنے والے بیحیائی کی بات کہنے
والے کو اور ترمذی و بیہقی نے روایت کی ہی کہ نہین ہی مسلمان طعن کرنے والا اور نہ لعنت کرنے والا
اور نہ فحش بکنے والا اور نہ بیہودہ گو اور ترمذی نے روایت کی ہی کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا کہ حیا اور بات بلحاظ کرکے کہنا دو شاخین مین ایمان کی اور فحش اور بدزبانی اور بے دھڑک بات کہنا دو
شاخین مین نفاق کی اور احمد اور ابوداود طیالسی نے بسند صحیح روایت کی ہی کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص آپس مین گالی گلوچ کرتے مین وہ دونو شیطان مین کہ آپس مین جھوٹ کہتے مین اور بیہودہ بکتے
مین اور صحیح مسلم مین ہی کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو دو شخص آپس مین ایک دوسرے کو گالی دے

گناہ شروع کرنے والے پر ہوتا ہی جب تک دوسرا زیادہ نکہے انتہی یعنی جسقدر ایک شخص نے
بیجا بات کہی دوسرا اوتناہی جواب دے تو سب گناہ شروع کرنے والے پر ہوتا ہی اور جب زیادہ کہے
تو پہر دونو گناہ مین شریک ہوجاتے ہین امام مالک اور بخاری ور مسلم ور ترمذی ور ابوداؤد نے روایت
کی ہی کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کبیرہ گناہون مین سے یہ بات ہی کہ آدمی اپنے ماباپ کو
گالی دے لوگون نے عرض کیا کہ کوئی شخص اپنے ماباپ کو بہی گالی دیتا ہی آپ نے فرمایا کہ ہان کسی کے باپ کو
گالی دے وہ اسکے باپ کو گالی دے اور کسی کی ماکو گالی دے وہ اسکی ماکو گالی دے یعنی جب اسکے
گالی دینے کے سبب سے اسکے ماباپ کو گالی دی گئی تو گویا اسی نے گالی دی صحیحین مین ہی کہ جناب
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالی نے فرمایا ایذا دیتا ہی مجہے ابن آدم گالی دیتا ہی دہر کو اور
مین دہر ہون میرے ہاتھ ہے سب کام ہی مین الٹ پلٹ کرتا ہون رات کو ف آفات وحوادث کو دہر لے زمانے کی
طرف نسبت کرکے زمانے کو جو برا کہتے ہین حقیقت مین یہ برا کہنا طرف پیدا کرنے والے اون آفات وحوادث
کے رجوع کرتا ہی اور وہ خدا تعالی ہی اس لیے اس حدیث قدسی مین وارد ہوا کہ اسطرح زمانے کو گالی دینا
اور برا کہنا خدا تعالی کو ایذا دینا ہی مسلمان کو چاہیے کہ ایسی بات سے بچتا رہے اور صحیح بخاری مین ہی
گالی مت دو مُردونکو بیشک وہ پہونچ گئے اپنے کیے ہوئے کامون کو یعنی مُردون کو برا کہنا نچاہیے جیسے
اعمال اونہون نے کیے تہے اونکو بہگتتے ہین اگر بہلے کام کیے تہے تو تمہارا برا کہنا بہت برائی ور اگر برے
کام کیے تہے تو عذاب مین اوسکے مبتلا ہونگے تمہارا برا کہنا اونکو فضول ہی ف فحش کہتے ہین
اس بات کو کہ کہلا نام لے ایسی چیز کا جسکا چہپانا شرم ہی مثلاً آلہ بول و براز کا نام لینا ہندی مین یا مباشرت
کا نام لینا ہندی مین اسی لیے ادب کی بات یہ ہی کہ یون نکہے جورو نے فلانی بات کہی بلکہ یون کہے گہر مین
یہ بات کہی تنبیہ بری قسم گالی وہ ہی جسے قذف کہتے ہین کہ پارسا عورت یا مرد کو تہمت زنا کی لگائے کہ
گناہ کبیرہ ہی چنانچہ حدیث شریف مین بروایت ابوداؤد ونسائی وارد ہی اور کلام اللہ مین ایسے شخص کو
فاسق فرمایا ہی اور اوسپر اسی درے سزا کے مقرر کیے ہین اور ساری عمر کو وہ شخص مردود الشہادت ہوجاتا ہی
یعنی گواہی اوسکی کبہی قبول نہ کی جاوے گی ور تفصیل اسکے مسائل کی کتب فقہ کے باب حد القذف مین

مذکور ہی اور صحیحین مین ہی جو شخص تہمت زنا کی لگا وے اپنی لونڈی یا غلام کو تو قیامت کے دن اوسکے کوڑے لگین گے **ف** بموجب حکم شرع شریف کے قذف کی سزا یہ ہی کہ حاکم اسّی کوڑے قذف کرنے والے کے مارے مگر اوس مین شرط یہ ہی کہ جسکو عیب لگایا ہو وہ آزاد ہو لونڈی غلام نہو اس سبب سے دنیا مین اپنی لونڈی غلام کے قذف کرنے والے کے کوڑے نلگین گے مگر قیامت مین حق تعالی جل جلالہ اوسکا بدلا لیگا اور اوس عیب لگانے والے کے اسّی کوڑے لگوا دیگا

فصل بارہوین بے ادبی کے بیان مین

ماباپ سے بے ادبی کرنا گناہ کبیرہ ہی خداتعالی نے فرمایا ہی کہ مت کہہ واسطے ماباپ کے اُف اور مت جھڑک اونکو اور کہہ واسطے اونکے بات ادب کی **ف** اُف ایک کلمہ ہی کہ عرب ناخوشی کے وقت کہا کرتے ہین جیسے ہندی مین ہون اسی سبب سے مولوی عبدالقادر صاحب مرحوم نے اس آیت کے ترجمے مین لفظ اُف کا ترجمہ ہون کیا ہی اور جب اتنا کلمہ کہنے سے خداتعالی نے اپنے کلام پاک مین منع فرمایا تو اور کلمات جن مین زیادہ بے ادبی ہی اونکو قیاس کرلینا چاہیے کہ کس قدر موجب نارضامندی خداتعالی کے ہون گے صحیحین مین ہی کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ماباپ کا ناخوش کرنا بہت بڑا گناہ ہی نسائی اور دارمی نے روایت کی ہی کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بہشت مین نجاویگا اپنے دیے پر احسان رکھنے والا اور ماباپ کا ناخوش کرنے والا اور شرابی اور بیہقی نے ایک حدیث طویل مین روایت کی ہی کہ شب برات کو کہ خداتعالی بشمار بالون بھیڑون قبیلہ بنی کلب کے دوزخ سے آزاد کرتا ہی ماباپ کے ناخوش کرنے والے پر نظر رحمت نہین کرتا **ف** اقارب مین دادا اور چچا اور بڑا بھائی حکم باپ کا رکھتے ہین اور اسی طرح اور جو بزرگ ہین بلکہ حدیث سے مستنبط ہوتا ہی کہ جو لوگ باپ کے دوست ہون اونکا بھی ادب کرنا چاہیے اور استاد اور مرشد کا ادب بھی مثل باپ کے کرنا چاہیے بلکہ علما نے لکہا ہی کہ علم دینی کا استاد باپ سے مرتبہ زیادہ رکہتا ہی اسواسطے کہ باپ سبب اسی زندگانی دنیا کا اور نعماے دنیا کا ہوتا ہی اور استاد سبب ہوتا ہی زندگانی آخرت اور نعماے بہشت کا بس چاہیے کہ ان حقون کا ادب لحاظ رکھے مولانا فرماتے ہین

شرح مشارق

شرح کبائر

شرح بر وصلہ

شرح ما ثبت بالسنہ

شعر از خدا خواہیم توفیق ادب
بے ادب محروم ماند از لطف رب

فصل تیرہوین مدح اور خوشامد اور تفاخر کے بیان مین

بیان مدح کا

احیاء العلوم مین لکھا ہی کہ مدح مین چھہ آفتین ہین چار مدح کرنے والے کو اور دو ممدوح کو سو مناسب تھا کہ ترجمہ
کتاب موصوف کے فقیر اس مقام پر اون چھہون آفتون کو مع احادیث متعلقہ اونکے باسنہ بیان
کرتا ہی مدح کرنے والے کی آفتین یہہ ہین ۱ مدح مین جہوٹ کہے اور ایسا مبالغہ کرے کہ حد سے بڑھ جاوے جہوٹ

مدح مفاخرت ف

کی برائی تو معلوم ہو چکی ہی اور مبالغے کے لیے سنو صحیحین مین ہی کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا کہ میری تعریف مین ایسا مت بڑھو جیسا نصاری ابن مریم کی تعریف مین حد سے زیادہ گذر گئے مین تو
بندہ خدا کا ہون سو کہو تم مجھے بندہ خدا کا اور پیغمبر اوسکا تھی اسی طرح ولی کی تعریف مین ایسا مبالغہ
کہ اوسے پیغمبرون کے برابر کر دے یا پیغمبرون سے زیادہ بڑھا دے بہت برا ہی بلکہ کفر ہی اور دنیا دارون کی تعریف
مین بہی حد سے بڑھنا اور جو صفت اون مین نہو بیان کرنا نہایت قبیح ہی ۲ ریا سے تعریف کرنا کہ دل مین ممدوح کو
ویسا نہ سمجھتا ہو کہ ریا کام منافق کا ہی دل مین کچھہ ہو اور ظاہر مین کچھہ ۳ ایسا وصف بیان کرے جسکو خوب
نہ جان سکتا ہو مثلاً کہے بڑا متقی ہی بڑا زاہد ہی زہد و تقوی کا حال خوب معلوم نہین ہو سکتا ایسے ہی مدح کے

مدح حف ۱

باب مین جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جیسا کہ صحیحین مین ہی تم مین سے اگر کوئی خواہی نخواہی
کسی کی تعریف کیجے تو یون کہے کہ مین اوسے ایسا سمجھتا ہون خدا پر رکہکے کسی کی تعریف نکرے یعنی
ایسی باتون کا حال خدا کو ہی خوب معلوم ہوتا ہی جو یون کہا کہ فلانا متقی ہی تو گویا اوسنے واقع مین
اور علم خدا مین اوسکو متقی کہا اور یہ بات معلوم نہین اور جو یون کہے گا کہ مین اوسے متقی جانتا ہون تو
اپنی دانست کی طرف نسبت کی ہان اگر ایسا وصف ہو جسکو یہ دریافت کر سکتا ہو مثلاً تہجد گذاری یا
خوشنویسی تو اونکے بیان مین مضایقہ نہین ۴ ظالم یا کافر یا فاسق کی تعریف کرے جس سے وہ خوش ہو

مدح حف ۲

بیہقی نے روایت کی ہی کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب مدح کی جاتی ہی فاسق کی غضب مین
ہوتا ہی خدا تعالی اور عرش ہل جاتا ہی اور جب فاسق کی مدح کا یہ حال ہی تو کافر کی مدح مین زیادہ غضب الہی سمجھنا

چلا ہے آور ممدوح کی آفتین دو ہین ۵ ممدوح کو عجب آوے اور تعریف کے سبب سے اپنے تئین اچہا سمجہنے
لگے اور اوسکو گہمنڈ ہو جاوے ایسی خوبی کا کہ موجب ہی کمال وبال آخرت کا اسی بات کی طرف اشارہ ہی ایسی
حدیث صحیحین مین کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے ایک شخص نے ایک شخص کی تعریف کی
آپنے فرمایا کہ خرابی ہو تجہے تونے اپنے بہائی کی گردن کاٹ ڈالی تین بار آپنے یہ بات ارشاد فرمائی یعنی تیری
تعریف کے سبب سے اوسے گہمنڈ ہو جاویگا اور عذاب ہلاک اخروی اوسکو حاصل ہوگا ۲ ممدوح آیندہ کو سبب
مدح کے عمل خیر مین کوتاہی کرنے لگے مثلاً کسی طالب علم کی تعریف کرے کہ تمہاری استعداد بہت اچہی
ہی اور مطالعہ خوب صاف ہی وہ یہ بات سنکے اس خیال سے کہ استعداد ہماری تو کامل ہو گئی ہی اب
ہمین بہت محنت کی حاجت نہین ہی محنت اور مطالعے مین کوتاہی کرے مسئلہ جب ان آفتون بالا سے
مدح خالی ہو تو کرنا اوسکا جائز ہی بلکہ بعضے اوقات مین ثواب ہی جب اوس پر نفع دینی مترتب ہو جناب رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے اصحاب کی اکثر مدح فرمائی چنانچہ کتب احادیث لاال مین مقصود یہ تہا کہ لوگ
اونکے درجات عالیات دریافت کرکے اونسے عقیدت ومحبت رکہین اور اونکا طریقہ اختیار کرین اور صحابہ کا
حال معلوم تہا کہ اونکو عجب اور گہمنڈ نہ آویگا اگر کسی طالب علم کا یہ حال معلوم ہو کہ تعریف کرنے سے اوسے گہمنڈ
نہ آویگا اور محنت اور مطالعے مین آیندہ زیادہ کوشش کریگا بایں خیال کہ استاد ہماری محنت کی داد دیتے ہین
اور ہم سے راضی ہوتے ہین تو ایسی صورت مین مدح کرنا موجب ثواب ہی **بیان خوشامد کا** خوشامد کبہی بطور مدح کے
ہوتی ہی سو اوسکا حال تو اوپر کے بیان سے معلوم ہو چکا اور اتنا اور جان لینا چاہیے کہ ممدوح خوشامد کرنے والے
کو اگر سچی بات سے مدح کرتا ہو روک دے احمد اور ابو داود نے روایت کی ہی کہ وفد بنی عامر جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کی خدمت مین آئے اونہون نے کہا کہ آپ سید ہمارے ہین یعنی سردار آپنے فرمایا کہ سید اللہ تعالی ہی پہر اونہون نے
کہا کہ آپ بزرگی مین ہم سب سے افضل ہین اور مرتبے اور مقدور مین سب سے بڑے ہین آپنے فرمایا تمہین اپنا
مطلب کہنا ہو سو کہو اور شیطان تمہین نہ بہکاوے انتہی اونہون نے سچی کہین تہین مگر بطور خوشامد کے کہتے تہے
اسلیے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اونہین روک دیا اور کبہی خوشامد اسطرح ہوتی ہی کہ امیرون کے پاس
جاکے اونکی جہوٹی باتون کی تصدیق کیا کرتے ہین ترمذی اور نسائی نے روایت کی ہی کہ جناب رسول اللہ

وح حسد دا

اوح مفاخرت

وح امارت

صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص امیرونکے پاس جا کر اونکے جھوٹ کی تصدیق کرے اور اونکے ظلم پر اعانت کرے سو ایسے آدمی مجھسے نہین ہین اور مین اونسے نہین ہون مجھسے اونسے کچھہ علاقہ نہین اور حوض کوثر پر میرے پاس وہ نآوین گے بیان تفاخر کا تفاخر اسے کہتے ہین کہ اپنی تعریف کرے اور دونپر زیادتی ظاہر کرنے کو خواہ اپنے ذاتی اوصاف بیان کرے خواہ اپنے باپ دادون اور بزرگون کی بڑائی بیان کرے سو یہ منع ہی صحیح مسلم مین ہی کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بالتحقیق اللہ تعالی نے وحی بھیجی ہی طرف میرے کہ تواضع یعنی عاجزی کرو یہان تک کہ نہ فخر کرے کوئی تم مین سے کسی پر اور نہ ظلم کرے کوئی تم مین سے کسی پر ترمذی و ابو داؤد نے روایت کی ہی کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ خدا تعالی لے گیا تم مین سے تکبر جاہلیت کا اور فخر کرنا باپ دادون سے آدمی نہین ہی مگر مسلمان متقی یا بدکار شقی سب آدمی اولاد آدم کی ہین اور آدم مٹی سے پیدا کیے گئے یعنی ہر آدمی مین جو وصف پایا جاوے اوسکا اعتبار ہی اگر نیک کام کرتا ہی مسلمان متقی ہی اگر برے کام کرتا ہی بدکار شقی ہی باپ دادون سے فخر کرنا بیجا ہی اصل سب کی ایک ہی حضرت آدم کی سب اولاد ہین اور مٹی سے پیدا ہوئے ہین کسی شاعر نے خوب کہا ہی قطعہ

دوش دیدم کہ ابلہی بگفت	پدر من زبرخان بود ست	باوجودیکہ نیست معلوم	خود گرفتم کہ آن چنان بود ست
	ہیچ کس را بدرگہ نخورد	کہ بعہد قدیم نان بود ست	

مسئلہ لڑائی مین دشمن کے دبانے کے لیے فخر جائز ہی جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت علی رضی اللہ عنہ اور اور اصحاب سے منقول ہی مسئلہ اگر اپنی تعریف بیان کرنے سے مقصود اظہار نعمت الہی ہو دوسرے کی تحقیر اور اظہار اپنی بڑائی کا نسبت دوسرے شخص کے منظور نہو جائز ہی ف باپ دادون سے فخر کرنے کی جو ممانعت ہی اس سے کوئی یہ نہ سمجھے کہ نسب کی کچھہ حقیقت نہین ہی سید اور اشراف اور کمینہ کا شرعا باعتبار نسب کے بیشک فرق ہی اسی لیے شرع مین باب نکاح مین کفاءت کا اعتبار ہی اور نسب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا آخرت مین بھی کام آوے گا صحیح حدیثون سے یہ بات ثابت ہی منع یہی ہی کہ کسی مسلمان کی بتفاخر نسب تذلیل کرے اور یہی یہ بات کہ اپنے بزرگونکو سمجھکے ہم

حاشیہ: بیان تفاخر کا — سوم مفاخرت منہا — سوم مفاخرت شاف

کیسے ہی گناہ کرین وہ ہمین بخشوا لینگے اور اس جہت سے گناہون پر دلیر ہو جاوے جیسا کہ بعضے جاہل سادات اور پیرزادے کہتے مین سو یہ بات کفر ہی

فصل چودھوین مباحثہ بیجا اور جدال اور جھگڑے کے بیان مین

صحیح ترمذی مین ہی کہ جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بحث بیجا مت کر اپنے بھائی سے یعنی مسلمان سے اور ہنسی مت کر اوس سے اور نہ وعدہ کرکے خلاف کر اوس سے اور یہی ترمذی نے روایت کی ہی کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص ترک کرے بحث اور جھگڑے کو اور وہ باطل پر ہو بنایا جائے گا واسطے اوسکے گھر بیچ حوالی جنت کے یعنی تلے کے درجون مین اور جو شخص کہ چھوڑے بحث اور جھگڑے کو اور وہ حق پر ہو بنایا جائے گا واسطے اوسکے گھر بیچ وسط جنت کے اور جو شخص کہ اچھا ہووے خلق اوسکا بنایا جائے گا واسطے اوسکے گھر بیچ اعلی جنت کے **ف** گناہ سے بچنے خدا راضی ہے اس مین بھی ثواب ہوتا ہی اسی سے لیے بحث بیجا کے چھوڑنے پر وعدہ جنت کا وارد ہوا اس سے کمال تاکید منع بحث کی پائی جاتی ہی **لطیفہ** ایک آشنا ہمارے آدمی ذہین اور تیز طبع تھے اور بحث مباحثہ کا اونہین اکثر اتفاق ہوا کرتا تھا مینے اونسے اس حدیث کو بیان کیا بعد اوسکے اونکی یہ عادت ہو گئی کہ جب کوئی بحث کرنے لگتا تو وہ کہتے کہ ہمین جنت مین گھر بنوانا منظور ہی آپ ہمین معاف رکھین امام مالک اور بخاری اور مسلم اور ترمذی اور نسائی نے روایت کی ہی کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سب آدمیون سے زیادہ دشمن خدا تعالی کے نزدیک وہ شخص ہی جو بڑا اکا جھگڑالو ہی **ف** بعضے آدمی کی عادت ہوتی ہی کہ ہر آدمی سے بات چیت مین اڑنے کو اور بحث بیجا کرنے کو طیار ہوتا ہی اور ہر معاملہ مین جھگڑا کرتا ہی اوسکے لیے آپنے فرمایا کہ ایسے آدمی کو خدا تعالی بہت دشمن رکھتا ہی اور امام احمد اور ترمذی اور ابن ماجہ نے روایت کی کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہین گمراہ ہوئی کوئی قوم بعد ہدایت کے جسپر تھی مگر اسطرح کہ دی گئی وہ جدل یعنی عادت جھگڑنے کی اور بحث کرنے کی آدمی کو دین مین مطلب یہ ہی کہ دین کی چال سلامت وہی ہی کہ سیدھی سیدھی دین کی باتون کو سمجھ لے اور اعتقاد کرے اور

روح مزاح ف ۲
روح تیسیر
لطیفہ
روح ت
روح اعتصام ف ۲

جن لوگون کی عادت امور دین مین کج بحثی کی ہوجاتی ہی ہر بات کے اوپر بحث کرتے ہین وہ گمراہ ہوجاتے ہین امام ترمذی نے ابو ہریرہ سے روایت کی ہی کہ ایکبار جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم باہر تشریف لائے اور ہم لوگ قضا و قدر کے باب مین کچھ بحث کر رہے تھے آپ ناخوش ہوئے اور چہرہ آپ کا سرخ ہوگیا گویا کہ انار کے دانے آپکے چہرہ مبارک پر توڑ دیے گئے آپنے فرمایا کہ کیا تمھین اسی بات کا حکم ہوا ہی کیا یہی پیغام ہمرو خدا کے یہان سے تمھارے پاس لایا ہون تمسے پچھلے لوگ اسی لیے ہلاک ہوئے کہ وہ دین کی باتو نمین بہت جھگڑتے تھے اور پیغمبرون کے خلاف کرتے تھے **ف** مسئلہ تقدیر کا بہت مشکل ہی ہر ایک کی سمجھ مین نہین آسکتا اسی لیے اوسمین بحث و گفتگو کرنے سے ممانعت ہی اور مسلمان آدمی کو چاہیے کہ جو بات خدا رسول نے فرمائی اوسکو سچ اعتقاد کرے جب پیغمبر صاحب کو سچا سمجھتا ہی پھر ایسے امور مین بحث اور تنازع بیجا ہی **مسئلہ** اگر بحث کرنے کے سبب سے کسی مقام پر تائید دین کی ہو مثلاً کوئی کافر یا بدعقیدہ دین کے امر مین مباحثہ کرنا چاہے تو علماء دین کو ضرور ہی کہ اوس سے مباحثہ کرکے اوسے قائل کرین اور دلیلین حق کی ظاہر کرین اور اوسکے شبہون کا جواب دین ایسا مباحثہ فرض کفایہ ہی اور موجب ثواب عظیم **مسئلہ** کبھی مسئلے کی تحقیق مین واسطے اظہار حق کے جو علما مین مباحثہ ہو جیسے صحابہ اور مجتہدین مین ہوا کرتا تھا ایسا مباحثہ بھی ثواب کی بات ہی مگر جو مباحثہ مسئلے مین براہ نفسانیت ہو اور ہر ایک کو اپنی بات کی پچ منظور ہو اظہار حق منظور نہو ایسا مباحثہ بڑا گناہ ہی

وجہ تسمیہ

فصل پندرہوین کلمات کفر کے بیان مین

سب سے بڑا گناہ جو زبان سے متعلق ہی یہ ہی کہ کفر کی بات آدمی کی زبان سے نکلے کفر سب کبیرہ گناہون سے بڑا ہی اسکا عذاب یہ ہی کہ ہمیشہ کے لیے آدمی دوزخ مین رہے گا کبھی نہ چھوٹے گا اور فقہ اور عقائد کی کتابون مین بہت کلمات کفر لکھے ہین کہ بتفصیل بیان کرنا اونکا دشوار ہی مگر ہم اس مقام پر چند مسائل بطور قواعد کلیہ کے بیان کرتے ہین **مسئلہ** جس کلمے مین سب و بے ادبی ہو اللہ تعالی کی جناب مین یا انکار ہو خدا تعالی کی صفات کمال کا یا اثبات ہو کسی نقصان و عیب کا ایسا کلمہ یقیناً کفر ہی **مسئلہ** جس کلمے مین خدا تعالی

کے ساتھ برابری پائی جاوے کسی دوسرے کی خدائی کے کامون مین یا خدا کی صفات مین وہ کلمہ بھی یقیناً
کفر ہی بعضے فقیر کہتے ہین الله حسین تمھین بیٹا دے یا روزی دے یا تمھین خوش رکھے یہ کلمہ کفر کا ہی روزی
دینا بیٹا دینا خوش رکھنا یہ کام خدا تعالی کا ہی مسئلہ جس کلمے مین کسی طرح کی بے ادبی یا اہانت جناب
رسول الله صلی الله علیہ وسلم کی پائی جاوے وہ یقیناً کفر ہی بلکہ علما نے فتوی دیا ہی کہ ایسا شخص واجب القتل ہی
اگرچہ توبہ بھی کرے اسواسطے کہ یہ قتل اوسکا بطور حد کے ہی مسئلہ ہر پیغمبر کی جناب مین بے ادبی
کرنا کفر ہی شاعر اور نثر نویس اس بلا مین اکثر مبتلا ہین حضرت عیسیٰ اور حضرت عیسیٰ کا نام بیچا اوسکے قلم پر
آتا ہی اور بے ادبی سے باک نہین رکھتے سو یہ بات بیشک کفر ہی اور شعر سبب بہانہ نہین ہو سکتا
چنانچہ اوپر ہم لکھ چکے ہین اور کتاب شفا حضرت قاضی عیاض مین یہ مسئلہ بتصریح مذکور ہی مسئلہ جس
کلمے سے یہ بات پائی جاوے کہ پیغمبر صلی الله علیہ وسلم نے کوئی بات جھوٹ یا بے اصل واسطے نمایش اور انتظام کے
کہی وہ کلمہ بھی یقیناً کفر ہی ف اس بلا مین اکثر لوگ مبتلا ہین جو شرابی یا بے نمازی اور خلاف شرع کام
کرنے والے فقیرون کے معتقد ہوتے ہین اور اونکو ولی سمجھتے ہین اور کہنے لگتے ہین کہ شرع کی راہ
اور ہی اور فقیری کی راہ اور ہی سو یہ بات بیشک کفر ہی مطلب اونکے کلام کا یہی کہ ولی ہونے مین
اور خدا کے مقبول ہونے مین یہ بات ضرور نہین ہی کہ احکام پیغمبر صاحب صلی الله علیہ وسلم کے جو ظاہر مین
فرماتے ہین بجا لاوے پیغمبر صاحب صلی الله علیہ وسلم نے صاف شرابی کو جہنمی اور ملعون اور مردود کہا ہی
اور یہ لوگ اوسکو ولی اور مقبول کہتے ہین پس گویا پیغمبر صاحب صلی الله علیہ وسلم کو جھٹلاتے ہین شرابی
کو مردود اور ملعون کہنے مین اور یہ سمجھتے ہین کہ آپ نے ایسی باتین نمایش اور انتظام کے لیے کہدی
ہین مسئلہ ایسا کلمہ جس سے قرآن شریف کی کسی آیت یا حکم یقینی کا انکار نکلے بیشک کفر ہی اور
اسی طرح جس کلمے مین بے ادبی یا اہانت قرآن مجید یا کسی آیت کی ہو بیشک کفر ہی مسئلہ ایسا کلمہ
جس سے انکار قیامت یا بہشت یا دوزخ کا یا کسی ایسی چیز کا جو پیغمبر صاحب صلی الله علیہ وسلم نے بالیقین فرمائی
ہی نکلے بیشک کفر ہی مسئلہ جس کلمے مین اہانت جناب رسول الله صلی الله علیہ وسلم کے شریعت کی یا سنت
کی یا تمسخر یا استہزا کسی حکم شریعت پر پایا جاوے بیشک کفر ہی بعضے آدمی نکاح شرعی کی مجلس کو دیکھ کے

بطور تمسخر و استہزا کہتے ہین کہ چپنے منگوالو کلمہ ہی پڑہین گے یعنی یہ فعل شادی کی نہین معلوم ہوتی غمی کی معلوم ہوتی ہی سو یہ کلمہ بہت کر براہ استہزا ہی سنت کہا جاتا ہی بیشک کفر ہی **مسئلہ** نقل کفر تبہی جائز ہی جب مقصود اوسکی برائی کا بیان ہوا اور رد اوسکا منظور ہو نقل کفر کفر نباشد سے ایسی ہی صورت مراد ہی اور اگر کفر کو بطور استحسان کے نقل کرے تو کفر ہی اور اگر بطور ظرافت اور ملاحت کلام کے نقل کرے تو بہی جائز نہین شفا ہی قاضی عیاض مین یہ مسئلہ مذکور ہی اور خیال کرنا چاہیے کہ اگر کسی شخص نے کسی کے باپ کو گالی دی ہو اوسکو یہ شخص بطور ظرافت و ملاحت ہرگز نقل نکریگا اور اگر کریگا تو بیشک اپنے باپ سے بے ادب ٹہیریگا خدا تعالی کا حق باپ سے اور سب سے زیادہ ہی اور کلمات کفر اوس سے بے ادبی ہین پس بے ضرورت ہرگز نقل اونکی نچاہیے **مسئلہ** حرام قطعی کو جیسے زنا ہی یا شراب پینا یا جوا کہیلنا حلال کہنا کفر ہی **تنبیہ** بڑے افسوس کی بات ہی کہ کفر کے برابر کوئی گناہ نہین اور حدیث شریف سے یہ بات نکلتی ہی کہ آدمی کفر کی بات ہرگز نہ کرے اگرچہ مار ڈالا جاوے یا جلا دیا جاوے اور لوگ بہتیرے کلمات کفر کے بیجا بک گذرتے ہین حالانکہ بسبب کفر کے پچہلے اعمال نیک سب باطل ہو جاتے ہین اور اگر اوسی حالت پر بے توبہ مرجائے تو ہمیشہ کے لیے جہنمی ہو مقتضا ایمان و تعظیم جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ ہی کہ آدمی کلمات کفر سے بہت بچے اور خوب احتیاط رکہے کہ کوئی کلمہ ایسا زبان سے آنے نہ پاوے الحمد للہ کہ باب آفات اللسان ختم ہوا خدا تعالی ہمین اور سب مسلمانون کو عمل کی توفیق دے

باب دوسرا اون گناہون کے بیان مین جو عضو خاص سے متعلق ہین

اور اس باب مین پانچ فصلین ہین

فصل اول زنا کے بیان مین

فرمایا اللہ تعالی نے وَلَا تَقْرَبُوا الزِّنٰى اِنَّهٗ كَانَ فَاحِشَةً وَّسَآءَ سَبِيْلًا ترجمہ اور پاس مت جاؤ زنا کے بیشک ہی وہ بیحیائی اور بری راہ اور سورۂ فرقان مین خدا تعالی نے زنا کو ساتہہ شرک اور قتل ناحق

ملاح کبائر ف۳
کے ذکر فرمایا ہی اور صحیحین میں ہی کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نہیں زنا کرتا ہی زنا کرنے والا
ملاح رؤیا ف۱
جسوقت کہ زنا کرتا ہی درحالیکہ وہ مسلمان ہی یعنی زانی کا بحالت زنا ایمان نہیں رہتا اور صحیح بخاری میں
ایک حدیث طویل ہی جس میں ذکر اسبات کا ہی کہ حضرت جبرئیل و میکائیل علیہما السلام جناب رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں رات کو لے گئے اور چند عجائبات دکھلائے یہ بات مذکور ہی کہ جناب رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک سوراخ دیکھا مثل تنور کے اوپر اوسکے تنگ اور تلے اوسکے کشادہ اوسکے
اوسکے آگ جلتی ہی اور کچھ مرد ننگے اور کچھ عورتیں ننگی اوسمیں ہیں جب وہ آگ بلند ہوتی ہی وہ لوگ بھی اوس
تنور میں بلند ہوتے ہیں قریب نکلنے کے ہوجاتے ہیں جب وہ آگ کم ہونے لگتی ہی وہ لوگ اوسکے بیٹھ
ہوجاتے ہیں حضرت جبرئیل و میکائیل نے بیان کیا کہ یہ لوگ زانی مرد اور عورتیں ہیں یعنی حرام کار مرد اور
حرامکار عورتوں کو یہ عذاب ہی کہ اسطرح آگ کے تنور میں قید ہیں اور آگ انکو اچھالتی ہی اور پھر بیٹھ
ملاح رہب
کہیں لے جاتی ہی اور طبرانی اور بزار نے روایت کی ہی کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
شب معراج میں کچھ لوگ دیکھے کہ سامنے اونکے ایک ہانڈی میں گلا گوشت پکا ہوا ہی اور دوسری ہانڈی
خبیث میں کچا گوشت ہی اور وہ لوگ کچے خبیث کو کہاتے ہیں اور ستہرے گلے ہوئے کو نہیں کہاتے اور
جبرئیل نے کہا کہ یہ وہ لوگ ہیں کہ مرد کے پاس عورت حلال طیب ہی اور وہ کسی عورت خبیثہ کے پاس
جاکے رات کو رہتا ہی صبح تک اور عورت کے پاس شوہر حلال طیب ہی اور وہ عورت کسی مرد خبیث کے پاس
ملاح رہب
جاکے رہتی ہی صبح تک اور بیہقی نے روایت کی ہی کہ شب معراج میں جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
ملاح حدود ف۳
نے کچھ عورتیں دیکھیں کہ اپنے پستانوں سے ٹنگی ہیں اور وہ حرام کار عورتیں تھیں اور امام احمد نے روایت
کی ہی کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس قوم میں زنا شائع ہوتا ہی اونپر بلا قحط کی
پڑتی ہی اور جس قوم میں رشوت شائع ہوتی ہی وہ رعب میں مبتلا ہوتے ہیں یعنی ہمیشہ خوف اور ڈر انپر
ملاح تغیر الناس ف۳
غالب رہتا ہی اور امام مالک نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہی کہ جن لوگوں میں
زنا شائع ہوتا ہی اون میں موت کی کثرت ہوتی ہی شعر مولانا روم کا شعر

ابر ناید از پی منع زکات
وز زنا خیزد وبا اندر جہات

موافق ہسی قول ابن عباس رضی اللہ عنہما کے ہی تنبیہ سبب زنا کا اکثر بد صحبتی ہوتی ہی کہ آدمی و باشون کی صحبت سے حرام کاری کرنے لگتا ہی اور تاخیر کرنا نکاح مین بہی سبب زنا ہوتا ہی آداب کی کتابون مین لکھا ہی کہ بارہ برس کی عمر مین لڑکی کا اور سترہ برس کی عمر مین لڑکے کا نکاح کر دے بیہقی نے روایت کی ہی کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا توریت مین لکھا ہی کہ جسکی لڑکی بارہ برس کی ہوجاوے اور وہ نکاح نکرے اور لڑکی گناہ کرے تو گناہ باپ کے ذمے ہی اور وجہ تاخیر کی یہ بات ہوتی ہی کہ مطابق سنت کے نکاح نہین کرتے خلاف شرع اخراجات کا فکر کرتے ہین اور اس سبب سے دنیا اور آخرت دونونکی خرابی حاصل ہوتی ہی تنبیہ ثانی بہت بری رسم یہ ہی کہ بیوہ کا نکاح نہین کرتے یہ رسم کفار ہند سے مسلمانون مین آگئی ہی اور بڑے غضب کی بات یہ ہی کہ شرفا اسمین عار سمجھتے ہین حالانکہ اسکو عار سمجھنا صریح کفر ہی سوای حضرت عائشہ کے اور سب ازواج مطہرات دوسرے ہی نکاح مین آپکے پاس آئین تہین اور اہل بیت مین ہمیشہ دوسرا نکاح بیبیون کا ہوتا رہا شرفا کو چاہیے کہ باہم برادری مین اجتماع کرکے اس رسم کو اوٹہا دین کتنے سب ہین مگر اثر کرنے سے ہوتا ہی اور ایسی رسم کو جو اوٹہاوے اوسکو سو شہیدون کا ثواب ملے بیہقی نے روایت کی ہی کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مَنْ تَمَسَّكَ بِسُنَّتِي عِنْدَ فَسَادِ أُمَّتِي فَلَهُ أَجْرُ مِائَةِ شَهِيدٍ جو شخص چنگل مارے میری سنت پر نزدیک فساد امت میری کے اوسکے لیے ثواب سو شہید کا ہی

ف۱۱ح سوالی فی النکاح

ف۱۲ح اعتصام

فصل دوم لواطت کے بیان مین

لواطت کہتے ہین دُبر مین دخول کرنے کو کلام اللہ مین جا بجا اس عمل شنیع کی مذمت ہی یہ عمل شنیع عادت قوم لوط علیہ السلام کی تہی خداتعالی نے اونکے حق مین فرمایا ہی أَتَأْتُونَ الْفَاحِشَةَ مَا سَبَقَكُمْ بِهَا مِنْ أَحَدٍ مِنَ الْعَالَمِينَ ترجمہ تم ایسا کام کرتے ہو بیحیائی کا کہ تم سے پہلے کسی عالم والے نے نہین کیا اور بہی خداتعالی نے فرمایا ہی أَتَأْتُونَ الذُّكْرَانَ مِنَ الْعَالَمِينَ وَتَذَرُونَ مَا خَلَقَ لَكُمْ رَبُّكُمْ مِنْ أَزْوَاجِكُمْ بَلْ أَنْتُمْ قَوْمٌ عَادُونَ یعنی کیا آتے ہو تم جہان کے مردونکے پاس اور

چھوڑتے ہو جو پیدا کی ہین تمہارے رب نے جورو مین تمہاری بلکہ تم ایک قوم ہو حد سے تجاوز کرنے
والی یعنی بہت بیجا اور نجاست طبیعت کی بات ہی کہ پاک صاف طریقہ جو اللہ تعالی نے واسطے قضای
شہوت کے مقرر کیا ہی یعنی اپنی جوروون سے صحبت کرنا اوسکو چھوڑکے ایسا نجس کام کرے یہ تو آدمیت
کی حد سے گذر جاتا ہی اور نجاست خور جانورون کی حد مین داخل ہوتا ہی ترمذی نے روایت کی ہی
کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ خدا تعالی بنظر رحمت نہ دیکھے گا طرف اوس مرد کے جو کہ جمع کرے
یا عورت کے پاس آوے اوسکی دبر کی راہ سے اور رزین نے روایت کی ہی کہ ملعون ہی جو شخص قوم
لوط کا عمل کرے اور امام احمد اور ابو داؤد نے روایت کی ہی کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا ملعون ہی وہ شخص جو اپنی جورو کے دبر مین کرے اور ترمذی اور ابن ماجہ نے روایت کی
ہی کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جسکو پاؤ تم عمل قوم لوط کا کرتا ہی فاعل اور مفعول کو
قتل کر ڈالو **ف** لواطت کی سزا شرعا بہت سخت ہی قتل کا بھی حکم ہی جیسے اس حدیث مین آیا ہی لیکن
صاحب فتح القدیر نے لکھا ہی کہ امام ابو حنیفہ رح کے نزدیک یہ حکم تب ہی جب کہ عادت اس فعل شنیع
کی رکھتا ہو اور نہین تو اوسے قید کرین تا موت یا تا ظہور توبہ خالصہ جس سے تعین ہو جاوے کہ
وہ پھر ایسا کام نہ کرے گا اور صحابہ مین اسکی سزا مین اختلاف ہی بعضون نے حکم جلانے کا دیا اور بعضون
نے اوسپر دیوار ڈہانے کا اور بعضون نے حکم دیا کہ اوس شخص کو اونچا کر کے بلند مکان سے ڈال دین
اور اوپر سے پتھر برسا کے اوسے مار ڈالین انتہی اور ترمذی نے باب ما جاء فی حد اللوطی مین لکھا ہی کہ امام
مالک اور شافعی اور احمد اور اسحاق کا یہ مذہب ہی کہ اس برے کام کرنے والے کو سنگسار کرنا چاہیے
خواہ محصن ہو خواہ نہو انتہی محصن کہتے ہین مسلمان عاقل بالغ کو جسکا نکاح ہو گیا ہو اور وہ اپنی منکوحہ سے
وطی بھی کر چکا ہو سو زنا مین رجم کے لیے شرعا ان صفات کا ہونا شرط ہی اور لواطت مین شرط نہین مثلا اگر
بے نکاح آدمی زنا کرے تو اسکے سو درے ہی لگین سنگسار نکیا جاوے اور جو لواطت کرے تو اون اماموں کے
نزدیک سنگسار کیا جائے پس سے بھی کمال برا ہونا اس فعل بد کا معلوم ہوتا ہی اور ترمذی اور ابن ماجہ نے
روایت کی ہی کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سب سے زیادہ مجھے خوف ہی اپنی امت پر

عمل قوم لوط کا شیخ عبدالحق دہلوی نے اس حدیث کے دو معنی لکھے ہین ایک یہ کہ سب گناہون سے
زیادہ اس گناہ پر عذاب کا خوف ہی دوسرے یہ کہ سب سے زیادہ اس گناہ کے وقوع ہونے کا خوف ہی
کہ میری امت اس گناہ مین مبتلا ہو جائیگی بہرکیف اس حدیث سے کمال تاکید بچنے کی اس گناہ سے ثابت
ہوتی ہی تنبیہ اکثر آدمی اس عمل شنیع مین بسبب صحبت لونڈون کے بالخصوص خوبصورتون کے
مبتلا ہو جاتے ہین چاہیے کہ تاکید رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر خیال کر کے اس صحبت سے محترز رہین اور
درمختار اور فقہ کی کتابون مین لکھا ہی کہ امرد خوبصورت کی طرف نظر بشہوت حرام ہی اور امام نووی
نے رسالہ التبیان فی آداب حملۃ القران مین لکھا ہی کہ امرد خوبصورت کی طرف نظر مطلقاً ناجائز ہی
خواہ بشہوت ہو خواہ بے شہوت اور احتیاط اسی مین ہی

فصل تیسری مساحقت اور جلق اور وطی بہیمہ کے بیان مین

مساحقت کہتے ہین عورت سے عورت کے باہم فعل بد کرنے کو اور جلق مشہور ہی اور وطی بہیمہ جانورون
سے برا کام کرنا آیہ کریمہ وَالَّذِينَ هُمْ لِفُرُوجِهِمْ حَافِظُونَ إِلَّا عَلَىٰ أَزْوَاجِهِمْ أَوْ مَا مَلَكَتْ
أَيْمَانُهُمْ فَإِنَّهُمْ غَيْرُ مَلُومِينَ فَمَنِ ابْتَغَىٰ وَرَاءَ ذَٰلِكَ فَأُولَٰئِكَ هُمُ الْعَادُونَ
یعنی اور فلاح پانے والے وہ مسلمان ہین جو اپنی شرمگاہون کو محفوظ رکھتے ہین سب سے سوا جورون
کے اور اون عورتون کے جنکے مالک ہین کہ انپر ملامت نہین پھر جو کوئی ڈھونڈھے سوا انکے سو وہی لوگ ہین
حد سے تجاوز کرنے والے یہ آیت جیسے زنا اور لواطت کو شامل ہی انتین عمل شنیع یعنی مساحقت اور جلق اور
وطی بہیمہ کو بھی شامل ہی خدا تعالی نے صاف فرمایا کہ جو کوئی سوا جورو اور شرعی لونڈی کے اپنی شرمگاہ کو
اور کسی جگہ کام مین لاوے وہ حد سے تجاوز کرنیوالا ہی یعنی خدا تعالی نے جو حد مقرر کر دی ہی اوس سے
باہر جانے والا ہی ف خدا تعالی نے انسان کو بحلیہ عقل و شعور آراستہ کیا ہی اور اپنا خاص بندہ
بنایا ہی اگرچہ صفات حیوانی بھی اسمین ہین لیکن مقصود یہ ہی کہ سب کام اسطرح کرے کہ خاصون کی وضع سے
مناسب ہو نہ یہ کہ حیوانیت بنائی جاوے اسی لیے قضای شہوت جماع کی انسان کو جسطرح اجازت ہوئی

جس مین انتظام دنیا کا بصورت خانہ داری کی قائم ہوا اور کے کو نسل چلے بندگان خدا پیدا ہوں کس
جن صورتون مین کہ صورت پیدا ہونے نسل کی نہین جیسے لواطت اور مساحقت و جلق و وطی بہیمہ
صاف شریعت انسانیت کے خلاف ہین اس لیے کہ صرف قضای شہوت کام حیوانون کا ہی اور زنا مین
اگرچہ محل نسل مین وطی ہوتی ہی لیکن درحقیقت وہ بھی صورت نری شہوت رانی کی ہی اسواسطے کہ اولاد زنا
ابتر رہتی ہی نسب اوسکا ثابت نہین ہوتا اور انتظام خانہ داری تو اوسمین مطلق نہیں ہوتا بخلاف نکاح
عورت اور کنیز شرعی سے کہ وہان عورت سے کاروبار خانہ داری بھی مقصود ہی نری شہوت رانی مقصود
نہین اور اون سے اولاد طیب پیدا ہوتی ہی پس مقتضای انسانیت یہی طریقے ہین اور سوا ان طریقون
کے آدمیت کی حد سے باہر نکل جاتا ہی اور جلق کے لیے درمختار مین حدیث لکھی ہی کہ ناکح الید ملعون
یعنی ہاتھ سے نکاح کرنے والا ملعون ہی نکاح سے مراد یہ ہی کہ جو کام نکاح کے ذریعے سے ہوتا ہی وہ ہاتھ سے
نکالے اور عینی شرح کنز مین حضرت عطا سے روایت ہی کہ اونھون نے کہا کہ مینے سنا ہی کچھ لوگ محشور ہونگے
اسطرح کہ اونکے ہاتھ حاملہ ہونگے سو میری دانست مین وہ جلق مارنے والے لوگ ہون گے اور بھی عینی
مین ہی کہ حضرت سعید بن جبیر نے فرمایا کہ ایک قوم یہ عمل کرتی تھی اونھے خدا تعالی نے عذاب کیا
اور وطی بہیمہ کے لیے ابو داؤد اور ترمذی نے روایت کی ہی کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا جو کوئی جانور سے فعل بد کرے اوسکو مار ڈالو ف حکم قتل کا جو آپنے فرمایا اس سے مراد یہی ہی کہ
بڑا گناہ ہی کہ مرتکب اوسکا قابل قتل ہو جاتا ہی یہ مراد نہین ہی کہ اس گناہ کی حد یعنی سزای شرعی قتل ہی
ولہذا چارون اماموں کے مذہب مین جو جانور سے وطی کرے اوسپر تعزیر لازم آتی ہی نہ قتل

فصل چوتھی لواحق زنا یعنی نظر اور مساس اور بوسہ اور ناچ دیکھنے کے بیان مین

صحیحین مین ہی کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آنکھون کا زنا نظر کرنا ہی یعنی طرف اجنبیہ کے
بشہوت اور زبان کا زنا باتین کرنا ہی اور صحیح مسلم مین ہی کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
دونون آنکھون کا زنا نظر کرنا ہی اور دونون کانون کا زنا باتین سننا ہی اور ہاتھ کا زنا مساس کرنا ہی اور

پاؤن کا زنا چلنا ہی یعنی اجنبیہ عورت کے بشہوت دیکھنے مین اور اوسکی باتین سننے مین اور اوس سے باتین کرنے مین اور مساس کرنے مین اور پاؤن سے اوسکی طرف چلنے مین زنا کا گناہ ہوتا ہی ہر عضو کو جس کا وہ کام ہی اور ہدایہ اور عینی شرح کنز مین ہی کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص نظر کرے طرف خوبصورتی کسی عورت کے شہوت سے ڈالا جائے گا دونو آنکھوں وسکی مین سیسا قیامت کے دن اور نیز ہدایہ مین ہی کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ سلم نے فرمایا جو شخص مس کرے ہتیلی کسی عورت کی کہ اوسپر حلال نہین ہی رکہے جائین گے اوسکی ہتیلی پر انگارے قیامت کے دن

ف جب نظر او رمس مین ایسا عذاب ہی تو بوسہ کہ اوسمین لذت زیادہ ہوتی ہی اور مباشرت سے بہت قریب ہی خیال کرنا چاہیے کہ اوسمین کیسا کچہہ عذاب ہوگا آدمی کی آنکھہ مین ایک ذراسا تنکا پڑجاتا ہی کتنی تکلیف ہوتی ہی خدا کی پناہ کہ سیسا گرم کرکے آنکھو مین بہرا جاوے اور ذرا چراغ کے متصل آدمی اپنی اونگلی کرکے دیکھے کہ جلنے کی کیسی تکلیف ہوتی ہی اور خیال کرے کہ جب ہاتھہ پر انگارے رکہے جاوینگے تو کیسی کچہہ تکلیف ہوگی مسلمان آدمی کو چاہیے کہ اپنی خواہش کو اور تہوڑے مزے کو ایسی تکلیف شدید سے ڈرکے چھوڑدے اور یک ناگاہ کسی عورت پر نگاہ پڑجاوے تو دوسری نگاہ نہ ڈالے چنانچہ بروایت احمد اور ترمذی اور ابوداؤد اور دارمی وارد ہی کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی سے فرمایا کہ ایک نظر کے بعد دوسری نظر مت کر کہ پہلی تیرے لیے ہی دوسری تیرے لیے نہین یعنی یکایک جو نظر پڑجاوے اوسکا مواخذہ نہین اور جو نگاہ تہمادیگا تو مواخذہ ہوگا فقط اور جو شخص بعد نگاہ پڑجانے کے آنکھین بند کرلیگا اور پہر نہ دیکھے گا اوسکو ثواب ملیگا امام احمد نے روایت کی ہی کہ جو مسلمان کسی عورت کی خوبصورتی کی طرف دیکھے پہلی بار پہر آنکھین بند کرلے تو خدا تعالی پیدا کرے گا اوسکے واسطے ایک ایسی عبادت کہ حلاوت اوسکی پاوے گا مسئلہ جسطرح مرد کو طرف عورت کے نظر بشہوت حرام ہی اسی طرح عورت کو بہی طرف اجنبی مرد کے نظر بشہوت حرام ہی اور جس سے عورت کو چھپنا چاہیے اگرچہ اندہا ہو تو بہی اوس سے چھپے امام احمد اور ترمذی اور ابوداؤد نے روایت کی ہی کہ حضرت ام سلمہ اور میمونہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ سلم کے پاس بیٹھی تہی

ح ۱۱۶ ہدایہ ح ۱۱۷ ہدایہ
ح ۱۱۸ نظر الی المخطوبۃ ف ۲
ح ۱۱۹ نظر الی المخطوبۃ ف ۱
ح ۱۲۰ نظر الی المخطوبۃ ف ۲

بیان قبائح ناچ مجرے کا

تھین کہ ابن ام مکتوم آئے آپ نے فرمایا کہ انسے تم دونو پردہ کرو ام سلمہ نے کہا کہ یا رسول اللہ وہ تو اندھا ہی
ہمین دیکھتا نہین آپ نے فرمایا کیا تم دونون بھی اندھی ہو تم دونون اوسے دیکھتی نہین تنبیہ ناچ دیکھنا اور
مجرا سننا برا گناہ ہی اور کئی گناہ ہمین جمع ہوتے ہین اول نظر جسکے لیے حدیث مذکور ہو چکی کہ قیامت کے
دن نظر کرنے والون کی دونون آنکھون مین سیسا گرم کرکے ڈالا جاوے گا دوسرے سننا اوسکی آواز
اور کلام کا بموجب حدیث کے یہ کانون کا زنا ہی اور ہاتھون کا اور زبان کا زنا بھی اوسوقت بہتیرے
آدمیون سے واقع ہو جاتا ہی یعنی رنڈی سے باتین کرنے مین اوسکے بدن پر ہاتھ پہونچاتے ہین اور
ناچ کی محفل مین جانے کے لیے چلنے مین پاؤن کا زنا بھی واقع ہو جاتا ہی اور راگ مع مزامیر سنا جاتا
ہی کہ یقیناً حرام ہی اور اکثر احادیث سے یہ بات ثابت ہی کہ جو گناہ برملا واقع ہو وہ زیادہ موجب عذاب
کا ہوتا ہی بہ نسبت اوس گناہ کے کہ چھپ کر کیا جاوے برملا کرنے مین ایک بیحیائی اور گستاخی اور
نڈر ہونا خدا تعالی سے پایا جاتا ہی سو یہ گناہ ویسا برملا ہوتا ہی کہ دور دور اوسکی خبر پہونچتی ہی اور جو
گناہ اس قسم کا ہو کہ بغیر اجتماع کے نبن پڑے اوس گناہ کرنے والے کو اوس مجمع کے قائم کرنے کا بھی گناہ
ہوتا ہی اور جو صاحب کہ مجلس ناچ کی قائم کرکے لال رقعہ لوگون کو لکھتے ہین قدم رنجہ فرمایند و رونق محفل
شوند خدا جانے اونکی آنکھون مین قیامت کے دن کتنا سیسا گرم کرکے ڈالا جاوے گا صحیح حدیثون سے
یہ بات ثابت ہی کہ جس آدمی کے سبب اور اشخاص مرتکب کسی گناہ کے ہون اوسپر عذاب ہر مرتکب کے
علیحدہ ہوگا علاوہ اوس عذاب کے جو اپنے ذاتی گناہ کے سبب اوسپر ہوگا پس جتنے آدمی ناچ کی محفل مین آنکے
شریک ہوتے ہین ہر ہر آدمی کے بھی عذاب ناچ کرانے والے پر ہوگا مثلاً اگر فرض کیجیے کہ پانسو آدمی
ناچ مین شریک ہون اور ہر ناچ دیکھنے والے کی آنکھ مین چھٹانک بھر سیسا گرم کرکے ڈالا جاوے تو صاحب محفل
کی آنکھ مین حساب کی رو سے پانسو چھٹانک یعنی سوا اکتیس سیر پڑے گا اور ایک خرابی ناچ مین یہ ہی کہ بہتیرے سبب زنا کا
ہو جاتا ہی ناچ دیکھکر اکثر رنڈی پر طبیعت آ جاتی ہی اور نوبت زنا کو پہونچ جاتی ہی بہتیرے آدمی زنا سے
محترز ہوتے ہین بسبب شرکت کے ایسی مجلسون مین زنا مین مبتلا ہو جاتے ہین سو اوسکا وبال بھی بانی محفل
پر ہوگا غرض بہت قبائح اس عمل شنیع مین ہین خدا تعالی سب مسلمانون کو توفیق دے کہ اس سے بچین اور اطاعت

جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی کہ سبب محبت الٰہی کے اختیار کرین تنبیہ ثانی لونڈو نکا ناچ دیکھنا اور اونپر نظر بشہوت کرنا اور مساس کرنا اور بوسہ لینا اسکا حال بعینہ ایسا ہی ہی جیسا رنڈیکا ناچ اور نظر اور بوسہ اور مساس کا بلکہ اوس سے بدتر ہی جیسا کہ فقہ اور حدیث کی کتابون سے ثابت ہوتا ہی اور ظلم کی بات یہ ہی کہ بعضے خاندان مسلمین محفل شادی مین رنڈی کے ناچ سے احتراز کرتے ہین اور لونڈونکا ناچ کراتے ہین خداتعالی سب مسلمانون کو ایسی بلا سے بچاوے اور اعمال خیر کی توفیق دیوے

فصل پانچوین ستر عورت کے بیان مین

چونکہ متعلق بزنا اجنبی کا ستر دیکھنا بھی ہی لہذا یہ فصل واسطے بیان مسائل ستر عورت کے لکھی گئی ترمذی اور ابوداؤد اور ابن ماجہ نے روایت کی ہی کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لَعَنَ اللّٰہُ النَّاظِرَ وَالْمَنْظُوْرَ اِلَیْہِ لعنت ہو خدا کی اوسپر جو کسی کا ستر دیکھے اور اوسپر جسکا ستر دیکھا جاوے یعنی دکھلانے والے پر پس آدمی کو چاہیے کہ ستر عورت سے جو مسائل متعلق ہین اونکو خوب سیکھ لے تاکہ لعنت سے بچے مسئلہ مرد کو ناف کے تلے سے گھٹنون تک ڈھکنا فرض ہی اتنے بدن کو سوائے جورو اور کنیز شرعی کے سب سے چھپاوے مسئلہ عورت کو سوا مونہہ اور دونون ہاتھون کے گٹون تک اور دونون پاؤن کے ٹخنون تک سارے بدن کا ڈھکنا ایسے مردون سے جن کا نکاح اس سے درست ہی فرض ہی ف درمختار مین لکھا ہی کہ جوان عورت منع کی جاوے مونہہ کھولنے سے مردون مین نہ اس لیے کہ مونہہ عورت ہی بلکہ واسطے خوف فتنے کے مسئلہ جس عضو کا ڈھکنا فرض ہی اگر وہ بدن سے الگ ہو جاوے تب بھی اوسکا دیکھنا جائز نہین پس عورت کو چاہیے کہ کنگھی کرنے سے جو بال الگ ہو جاتے ہین اونکو ایسی جگہہ نہ ڈالے کہ اجنبی مرد و نکی نظر پڑے اور مرد موئے زہار مونڈکے ایسی جگہہ نہ ڈالے کہ کسی کی نظر پڑے مسئلہ عورت کو محارم سے یعنی ایسے اشخاص سے جنکے ساتھ اسکا نکاح کبھی جائز نہین جیسے باپ بھائی بیٹا دادا پوتا اور پیٹھ کا اور ناف سے تلے گھٹنون تک بدن کا ڈھکنا فرض ہی مثلاً اگر بیٹے کے سامنے ماں کا سر کھل جاوے یا بانہین یا پنڈلی کھل جاوے تو کچھ مضایقہ نہین ف ہند و سانی

اکثر عورتون کا لباس ایسا ہی کہ اوس مین کچہہ سر کہلا رہتا ہی یا پیٹ بہی کہل جاتی ہین سو ایسے لباس سے سوا محارم کے اور کسی کے سامنے جیسے چچا کا بیٹا یا ماموں کا بیٹا یا دیور یا جیٹہہ عورت کو آنا جائز نہین اور جو ایسا لباس ہو جس سے پیٹ اور پیٹہہ بہی کہل جاوے اوس لباس سے محارم کے سامنے بہی آنا جائز نہین مسئلہ لونڈی کو جو فی الحقیقت بموجب شرع کے لونڈی ہو اوتنے ہی بدن کا ڈہکنا ہر مرد سے فرض ہی جتنا عورت کو اپنے محارم سے مسئلہ عورت کو دوسری عورت سے ناف سے تلے گہٹنون تک بدن کا ڈہکنا فرض ہی تنبیہ اکثر عورتین سمجہتی ہین کہ عورت کو عورت سے کچہہ ستر نہ چاہئیے ایک دوسرے کے سامنے نہانے مین یا اور اوقات مین سب بدن کہول دیتی ہین ہر مرد کو چاہیے کہ عورتون کو یہ مسئلہ خوب سمجہا دے اور دیکہنے و کہانے والے پر لعنت کی حدیث جو اوپر گذری ہی سنا دے مسئلہ ضرورت کے اوقات مین بقدر ضرورت ستر دکہانا جائز ہی جیسے دوا کے لیے کہ بغیر دکہانے کے دوا نہو سکے یا دائی جنائی کو مسئلہ محارم کو جس قدر بدن کا دکہانا جائز ہی اوسکا چہونا بہی جائز ہی مگر اجنبیہ عورت مین یہ حکم نہین ہی مثلاً اوسکے موںہہ کا ہاتہہ کا بے شہوت دیکہنا جائز ہی اور چہونا جائز نہین ہان اگر بڑہیا ہو جسپر شہوت کا احتمال ہرگز نہو تو اوسکا ہاتہہ پکڑنا اور چہونا جائز ہی درمختار مسئلہ امام ابوحنیفہ صاحب کے نزدیک غلام بہی اجنبی ہی اوسکو اپنی بی بی کا سوا موںہہ اور ہاتہہ اور پانون کے اور بدن دیکہنا جائز نہین مسئلہ ہیجڑے اور خوجے کا حکم اور مردون کا سا ہی اون سے بہی عورت کو حجاب کرنا چاہیے مسئلہ جب چہوٹا لڑکا ہو اوسکا کسی عضو کا ڈہکنا فرض نہین جب بڑا ہو تو جبتک کہ قابل شہوت نہو تو صرف قبل و دبر کا ڈہکنا فرض ہی پہر اوسکے متصل بدن کا دس برس کی عمر تک پہر اوسکا حکم بالغ کا سا ہی درمختار ف ایک حجاب ہی اور ایک ستر عورت حجاب اسکو کہتے ہین کہ عورت ایسے شخص کے سامنے جس سے نکاح جائز ہی مطلقاً نہ آوے اور ستر عورت اسکو کہتے ہین کہ جس قدر بدن ڈہکنا فرض ہی اوسکو چہپاوے اگرچہ اوسکے سامنے آوے سو حجاب ازواج مطہرات یعنی پیغمبر صاحب صلی اللہ علیہ وسلم کی بیبیون پر فرض تہا اور اور سب عورتون پر مستحب ہی اور ستر عورت سب عورتون پر فرض ہی شیخ عبدالحق دہلوی نے اسی طرح لکہا ہی اور اور علما کی تحقیق سے یہی سمجہا جاتا ہی شرفا نے اس امر مستحب کو بطور تاکید اختیار کیا اور رسم پردہ نشینی کی علی الاطلاق عورتون

قائم کی مگر اب ہندوستان مین ایسا طریقہ بگڑ گیا ہی کہ نہ حجاب ہا نہ ستر عورت حجاب مین تو یہ خلل ہی کہ عورت بعضے نامحرمون کے سامنے جیسے چچا کا بیٹا ماموں کا بیٹا آتی ہی اور حقیقت حجاب کی یہ ہی کہ کسی نامحرم کے سامنے نہ آئے اور ستر عورت مین یہ خلل ہی کہ لباس اس طرح کا قائم ہوا ہی کہ اکثر عورتین اوس لباس سے سوا اپنے شوہر کے اور کسی کے سامنے جانے قابل نہین ہوتی ہین مسلمانون کو چاہیے کہ اس باب مین احتیاط رکھین اور عورتون کو تاکید کرین کہ مطلق نامحرمون کے سامنے نہ آئین اور جو بضرورت کسی کے سامنے آئین تو سر تا پا ساری بدن اچھی طرح چادر سے ڈہک کر آئین مسئلہ جو کپڑا ایسا باریک ہو جس سے تلے کا بدن نظر آوے اوسکا حکم ننگے کا سا ہی ابو داؤد[۲۲۲] نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی ہی کہ اسماء بیٹی حضرت ابی بکر کی باریک کپڑے پہنے ہوئے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین آئین آپ نے مونہہ پھیر لیا اور فرمایا ای اسما عورت جب جوان ہو جاوے تو نہین جائز ہی کہ دکھلائی دیوے اوسکے بدن مین سے کچھ مگر یہ اور یہ اپنے مونہہ اور ہاتھون کی طرف اشارہ فرمایا اہی شیخ عبدالحق دہلوی نے اس حدیث کی شرح مین لکھا ہی کہ جس کپڑے سے بدن نظر آوے اوسکا حکم ننگے کا سا ہی پس ململ کا دوپٹہ اوڑھکے عورت نامحرم کے سامنے نہ آوے اور جو عورتین ململ کا یا کسی اور باریک کپڑے کا دوپٹہ اوڑھکے نماز پڑہتی ہین اور سر کے بال اور باہین کپڑے کے تلے سے نظر آتی ہین اونکی نماز نہین ہوتی مردونکو چاہیے کہ یہ مسئلہ عورتونکو بتا دین

اختتام

الحمد للہ کہ یہ رسالہ تمام ہوا خدا تعالی قبول فرماوے اور مسلمان بھائیون کو اور مولف کو اس سے نفع بخشے اب چند التماس کیے جاتے ہین اول [illegible] ہی وہ اور [illegible] مین کوئی ایسی حدیث کہ نزدیک محققین محدثین کے [illegible] جانی ہی کہ ایک شخص اونکی پاس گیا شریف سے لکھی ہی و سکین بعد ہندسہ حدیث کے کہ حاشیہ [illegible] اونکی منکتی تہی سہ پایہ پر بس کہا اونکل کے لیے ہندسہ صرف ق پر لکھدیا ہی اور یہ [illegible] مولف [illegible] بہت ہین اور مجھکو طاقت عنوان مین سے ایک لفظ پر اکتفا کیا مثلاً جو حدیث باب الاعتصام بالکتاب والسنہ [illegible] مین تہی اوسکے لیے بعد ہندسہ حدیث کے اعتصام فل لکھدیا اور بشتر باب حفظ اللسان و الغیبہ و الشتم کی نشانی حف لکھی ہی اور احیاء العلوم کی حدیثو

ف ۱ لباس حدیث کا موافق ... کہ عورت سر کے دونون ... اور ... ہی ... عورت مین ... یا نون بہی عورت ... اور مطابق اونکا واجب ... صاحب ... اور ... روایت ... مین ... صحیح ... مین ... ۳۶

۲۲۲ لباس ف ۳
یعنی ... نہین ... چہپانا فرض ... کسی ... ململ ... عرب کی عورتین ... مین ... جو باہی ... ظاہر ہوتا ... اونکا ... اتصال مین ... جو عضو عورت ... ۱۲ منہ

مین سے وہی حدیث لکھی ہی جسکی معتبری پائی گئی اور نام مخرج کا تخریج عراقی رح سے معلوم ہوا اور اسکی
نشانی ع اور تیسیر الوصول سے جو حدیث لکھی اسکی نشانی تتہ ہی اور جسکی نشانی ہی مواہب لدنیہ کی ہی پر عمل کرنا
بموجب مضمون اس رسالے کے یقینًا موجب دخول جنت ہی کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس باتکے ضامن
ہین پس سب مسلمان بھائیون کو چاہیے کہ برغبت تمام اسکے مضمون کو دریافت کرلین اور عمل کرین اور لوگونکو سکھاوین
اور بزرگان اہل علم کی خدمت مین یہ عرض ہی کہ اس رسالے کو بسبب ہونے کے زبان اردو مین حقیر نہ جانین
مطلب پر توجہ فرماوین کہ احادیث و مسائل حقیر نے اپنی استعداد کے موافق کمال تحقیق سے لکھے ہین پس آپ
خود بھی اس رسالے کو بتامہا لوگون کو سناوین اور اپنے شاگردون کو ارشاد فرماوین کہ ہر مسجد میں اور ہر محلے میں اس رسالے
کے مطالب کو پڑھ کے سمجھاوین مقصود ایسے رسائل کی تالیف و تقسیم سے یہی ہی کہ مطالب عمدہ دینیہ کی
خوب شہرت ہو اور علی العموم سب مسلمانون کو نفع ہو سوم یہ کہ ایک بلای عام عجیب یہ ہی کہ لوگ جب
کوئی نصیحت کی بات اور وعید کی حدیثین آیتین سنتے ہین اپنی طرف ہرگز خیال نہین کرتے اور لوگونکی طرف
خیال کرتے ہین مثلا غیبت بکثرت شائع ہی کوئی آدمی ایسا نہین کہ اس بلا مین مبتلا نہو اور جب برائی
غیبت کی بیان کیجاتی ہی اور کہا جاتا ہی کہ حدیث مین آیا ہی اَلْغِیْبَۃُ اَشَدُّ مِنَ الزِّنٰی یا خدا تعالی نے غیبت کرنے والے
کو مردار کھانے والا گوشت مرے ہوے بھائی کا فرمایا ہی تو اکثر سننے والے یہی کہتے ہین کہ ہان صاحب لوگ
غیبت بہت کیا کرتے ہین اپنی طرف کوئی خیال نہین کرتا کہ ہم بھی غیبت کرتے ہین یا نہین بلکہ اوسی وقت
اگر ذکر کسی شخص کا آجاوے غیبت کرنے لگین سو عرض یہ ہی کہ بوقت سننے اس رسالے کے ہر صاحب
اپنے تئین مخاطب اول اس رسالے کا سمجھے اور کوشش کرے کے جو معاصی اس رسالے مین مذکور ہین ان سے
تمام عمر تک پرہیز کرے اور دوسرونکو بھی منع کرے
بچین چہارم یہ کہ فقط پڑھکر سنانا کافی نہین بلکہ عمل کرنا ضروری ہی اور عورتون کو ایسے شخص کے سامنے جس سے
پردہ فرض ہی پڑھ کر سنانا نہ چاہیے ... والحمد للہ اولا وآخرا وظاہرا وباطنا وصلی اللہ علی خیر خلقہ محمد و آلہ و صحابہ اجمعین



خاتمۃ الطبع خدا کے فضل و کرم سے یہ رسالہ امیدوار مغفرت ایزد منان محمد عبد الرحمن بن حاجی
محمد روشن خان علیہ الرحمۃ والرضوان کے مطبع نظامی واقع کانپور محلہ پٹکاپور مین مہینے شوال ۱۲۸۲ ہجری مین چھپا

العبد

عبد اللہ محمد

ومن یتوکل علی اللہ فہو حسبہ

رسالۂ تزکیة الصیام

معہ

رسالۂ تذکرة الصیام

در مطبع احمدی ... شد

ہیں وہ اور بس
حافی سے کہ ایک شخص اونکی پاس گیا
اونکی تنگی تھی سہ پایہ پر بیس کہا اونکو
ہیں اور مجہکو طاقت
ان اونکا

بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله نحمده ونستعينه ونستغفره ونعوذ بالله من شرور انفسنا ومن

سيئات اعمالنا من يهده الله فلا مضل له ومن يضلل فلا هادي له

واشهد ان لا اله الا الله وحده لا شريك له واشهد ان محمدا عبده

ورسوله اللهم صل وسلم عليه وعلى اله واصحابه وبارك وسلم ابدا ابدا

بعد اسکے الناس کرتا ہی مسکین محمد قطب الدین دہلوی عفا اللہ عنہ رحمۃ اللہ کہ ایکمدت سے اس خیرخواہ خلائق کو خیال تہا کہ
جیسا ایک رسالہ میری استاد بزرگوار جناب مسند المحدثین فخر المتاخرین مولانا محمد اسحق صاحب رحمہ اللہ نی
تذکرۃ الصیام نام فضائل وغیرہ روزونکی مین لکہا ہے یہہ عاجز ایک رسالہ روزونکی اور اونکی متعلقات کے
مسائل مین لکہی کہ وہ بمنزلہ شرح اوسکی ہو اور اکثر صاحب کہ اونکی لا علم ہین اونکو مفید ہو لیکن فرصت نملتا تہا
اندنون مین حسب فہمی نیک سیرت مستودہ صفات محمد حسین خانصاحب مہتمم مطبع مصطفائی دہلی کی باعث اسکی ہوئی
کہ ایک پیارا رسالہ مرتب ہو کہ جس کی عمر تک بیٹیا اور بالیان کو چہپواؤن تا مسلمان بہائی اوسسی بہرہ وافر حاصل کرین
پس بموجب فرمائش ... جنکو کہتے ہین کہ عورت ایسے شخص کے سامنے جسکو نکاح ... اور درالمختار اور عالمگیری اور مجالس الابرار
وغیرہ سی لکہا ... جس وقت سے جتنا بدن ڈہکنا فرض ہی اوسکو چہپا ... الصیام رکہا اور مرتب کیا اسکو اوپر ایک مقدمہ
اور پانچ فصلون اور ایک خاتمہ ... پہلی اور حقیقت اور کیفیت اور فائدی روزہ کی مذکور ہی
اور پہلی فصل مین مسائل ... صلی اللہ علیہ وسلم کی ... اور دوسری فصل مین بیان اون چیزون کا کہ روزہ کو توڑتی
نہین ہین اور تیسری فصل مین بیان اون چیزونکا کہ فاسد ہوتا ہے اوسسی روزہ اور لازم آتی ہے
قضا وکفارہ اور چوتہی فصل بیچ بیان کفارہ کی اور اون چیزونکی کہ ساقط کرتی ہین کفارہ کو
اوسسی اور پانچوین فصل بیچ بیان اون چیزون کی کہ روزہ کو توڑتی ہین اور قضا ہی اوسسی آتی ہی

کفارہ اور چہٹی فصل بیچ بیان اون چیزون کی کہ مکروہ ہین روزہ دار کو اور جو کہ نہین مکروہ ہین اور جو کہ مستحب
ہین اور ساتوین فصل بیچ عوارض کی کہ مباح ہی بسبب اونکی افطار اور اٹہوین فصل نذر وغیرہ کی بیان مین
اور نوین فصل اعتکاف کی بیان مین اور خاتمہ بیچ بیان اقسام روزون کی وغیرہ ذالک مقدمہ بیچ بیان
معنی صوم کی وغیرہ ذالک صوم کی معنی لغت مین ہین مطلق بند رہنی کی اور شرع مین معنی اوسکی ہین بند رہنا کہانی
پینی اور جماع کرنی سی اور داخل کرنی کسی چیز کیسی اندر بدن کی کہ اوسکو حکم اندر کا ہی فجر سی غروب تک ساتہہ
نیت روزہ کی اور روزہ رکہنی کا اہل ہی ہو یعنی مسلمان ہی ہو اور پاک ہی حیض و نفاس سی اور روزہ
رمضان کا تیسرا رکن ہی اسلام کا مقرر کیا ہی اوسکو اللہ تعالی نی بڑی بڑی فائدون کی لئی سب مین بڑی فائدی
اسکی دو ہین ایک تو یہہ کہ اوس سی خاطر جمعی ہوتی ہی نفس امارہ کو اور جاتی رہتی ہی تیزی اوسکی اور سب اعضا
آنکہہ اور زبان اور کان اور ستر وغیرہ سست ہوجاتی ہین بسبب اسکی پس خواہش گناہ کی کم ہوتی ہے
چنانچہ اسیلئی کہا گیا ہی کہ جب بہوکا ہوتا ہی نفس تو سیر ہوتی ہین تمام اعضا یعنی رغبت نہین کرتی مناسب
اپنی کی اور جب سیر ہوتا ہے نفس تو بہوکی ہوتی ہین سب اعضا یعنی رغبت کرتی ہین مناسب اپنی سے
اور مناسب سی وہ چیز مراد ہی کہ عضو اوسکی لئی پیدا ہوا ہی مثلا آنکہہ دیکہنی کی لئی پیدا ہوئی ہی پس حالت
بہوک مین کسی چیز کی دیکہنی کی رغبت نہین ہوتی اور پیٹ بہری پر ہوتی ہی اسیطرح باقی کو سمجہہ لی اور
دوسرا فائدہ یہہ ہی کہ دل صاف ہوجاتا ہی کدورتون سی اسلئی کہ کدورت دل کی بسبب فضول زبان اور
آنکہہ اور اور اعضا کی ہوتی ہی یعنی کلام زائد حاجت سی کرنی اور دیکہنا بلا ضرورت اور اور اعضا سی کام زیادہ
حاجت سی کرنی اور روزہ دار ان چیزون سی امن مین ہوتا ہی اور بسبب صفائی دل کی اچہی کام کرتا ہی اور اچہی
حالی حاصل ہوتی ہین اور اور فائدہ اسکا یہہ ہی کہ بسبب رحم کا ہوتا ہی مساکین پر اسلئی کہ بعض اوقات جو
رنج بہوک کا چکہتا ہی تو اکثر وہ حالت یاد آتی ہی پس اور کو بہوکا دیکہتا ہی تو رحم کرتا ہی اور اور فائدہ اسکا
یہہ ہی کہ موافقت کرتا ہی فقرا کی اوٹہاتا ہی کبہی وہ چیز کہ اوٹہاتی ہین وہ اور اس سی بلند ہوتا ہی مرتبہ
اسکا نزدیک اللہ تعالی کی جیسی کہ منقول ہی بشر حافی سی کہ ایک شخص اونکی پاس گیا جاڑی مین پس پایا
اونکو کہ بیٹہی ہوئی کانپتی تہے اور کپڑی اونکی کہونٹی پر تہی سرہانی پر پس کہا اونکو کہ ایسی وقت مین
کپڑے اوتارے تمنی کہا ای بہائی فقرا بہت ہین اور مجہکو طاقت نہین کہ خبر گیری
اونکی کرون کپڑون کی طرف سی پس موافقت کرتا ہون اونکی ساتہہ اوٹہانی تکلیف جاڑی کی
جیسی کہ وہ اوٹہاتی ہین انتہی اور اسی لئے کہتی تہے بعضے اولیاء عارفین وقت
پانی پینی افطار کی اللّٰہمّ لا تؤاخذنی بحق الجائعین یعنی یا اللہ
مواخذہ نکر مجہسی ساتہہ حق بہوکون کی اور حضرت یوسف علیہ السلام نہین سیر

ہوئی تہی عوام سی سال مخلطین باوجود کثرۃ خلق کے کہ اون پس تہا تاکہ نہ بہول جاوین ہو کو مگر
اور مشابہہ ہون ساتہہ اونکی تکلیف اوٹہائی مین پہر ہوئی فرضیت رمضان کے دس روز بعد
پہرنی قبلہ کی طرف کعبہ کے شعبان کی مہینی مین کہ اوٹہارہوان مہینا تہا ہجرت سی اور بعضون نی
کہا ہے کہ نہین فرض تہا پہلی اسکی کوئی روزہ اور بعضون نی کہا ہے کہ تہا پہر منسوخ ہوا اور وہ روزہ
بعضون نی کہا کہ عاشورہ کا تہا اور بعضون نی کہا ایام بیض کی اور اختلاف کیا ہے علماء نی کہ نماز
افضل ہے یا روزہ مشہور جمہور کی نزدیک یہی ہی کہ نماز افضل ہے سب اعمال سی اور بعضون نی کہا روزہ
افضل ہے اور منکر رمضان کی روزونکی فرضیت کا کافر ہوتا ہی اور تارک اوسکا اشد گنہگار جیسا انچہ در مختار
کے باب مالفسد الصوم مین لکہا ہے وَلَوْ اَکَلَ عَمَدًا شُھْرَۃً بِلَا عُذْرٍ یُقْتَلُ یعنی جو
شخص کہاوی رمضان مین قصدا بلا عذر علی الاعلان وبی باکانہ قتل کیا جاوی ۞ ع ۞ ح فرمایا رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نی اَحْصُوْا ھِلَالَ شَعْبَانَ لِرَمَضَانَ یعنی نگاہ رکہو اور دہیان کرتی رہو
ہلال شعبان کو رمضان کی لئی پس چونکہ روزہ رمضان کا رکن ہی ارکان دین سی اور فرض لازم ہے
مسلمانون پر اور معلوم نہین ہوتا آنا اوسکا مگر ساتہہ ضبط کرنی ہلال شعبان کی حکم فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی
اوسکی ضبط یعنی شمار کرتی رہنی کا پس ہوا گویا کہ حضرت نی فرمایا تلاش رکہو ہلال شعبان کی اور گنتی
رہو اوسکی دنون کو تو کہ جانو تم داخل ہونا رمضان کا پہر چونکہ ہوا شعبان مانند مقدمہ رمضان کی
مستحب ہوا سامان درست کرنا رمضان کی لئی شعبان مین ساتہہ رکہنی روزہ کی اور پڑہنی قرآن کی
تاکہ مرتاض ہو نفس پس سی اللہ تعالی کی طاعت پر پہلی آنی رمضان کی اسیلئی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
روزی رکہتی تہی شعبان مین اسقدر کہ اور مہینون مین وتنی نہین رکہتی تہی جیسا نچہ حضرت عائشہ رض روایت
کرتی ہین کہ مَا رَأَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِسْتَکْمَلَ صِیَامَ شَھْرٍ
قَطُّ اِلَّا رَمَضَانَ وَمَا رَأَیْتُہٗ فِیْ شَھْرٍ اَکْثَرَ مِنْہُ صِیَامًا اِلَّا فِیْ شَعْبَانَ ۞ ع ۞ سو چونکہ روزہ
دروازہ ہی عبادۃ کا خوب محافظت کری اوسکی چنانچہ ابو درداء نقل کرتی ہین کہ حضرت صلی اللہ
علیہ وسلم نی فرمایا لِکُلِّ شَیْءٍ بَابٌ وَبَابُ الْعِبَادَۃِ الصَّوْمُ یعنی ہر چیز کے لئی ایک
دروازہ ہی اور دروازہ عبادۃ کا روزہ ہی پہر سب عبادتون مین روزہ ممتاز ہی اس بات مین کہ نسبت
بہم پہنچاتا ہی اللہ تعالی کے طرف بسبب کہانی پینی وغیرہ کی اسلئی کہ فرمایا اللہ تعالی نی یعنی
حدیث قدسی مین کُلُّ حَسَنَۃٍ بِعَشْرِ اَمْثَالِھَا اِلٰی سَبْعِمِائَۃِ ضِعْفٍ اِلَّا الصَّوْمَ فَاِنَّہٗ
لِیْ وَاَنَا اَجْزِیْ بِہٖ یعنی جو نیکی کرتا ہی آدمی دس حصی لکہی جاتی ہی سات سو حصہ تک سوا ہی روزہ کی کہ وہ خاص
میری ہی لئی ہی اور مین آپ بدلہ دونگا اوسکا اور کریم نی جب خبر دی کہ مین خود ہی اوسکی جزا

یعنی ... عاشورہ ... روزہ ... فرضیت ... بعضون ... ۱۲ منہ

یعنی نہین دیکہا مین نی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو پوری مہینی کی روزی رکہتی ہوئی مگر رمضان کی اور نہین دیکہا مین نی آپکو بہت رکہتی ہوئی روزی کسی مہینی مین سوائی شعبان کی ۱۲ منہ

جزا کا ہو ویگا اور کی سپرد نہیں کریگا تو امید ہی کہ یہہ جزا بہت ہی بڑی ہوگی اور نہایت کثرت کی کہ جسکی کچھ
حد و شمار نہیں اور روایت کیا ہی ابو سعید خدری نی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا جسنی ایک روزہ
رکھا اللہ کی راہ میں دور کیا اللہ نی منہہ اوسکا آگ سی ستر برس کی راہ یعنی بہت دور ہوا دوزخ سی
اور ابو امامہ باہلی نی کہا کہ جسنی روزہ رکھا ایک دن اللہ کی راہ میں کر دیتا ہی اللہ درمیان اوسکی اور
درمیان دوزخ کی ایک خندق اتنی بڑی کہ جیسی آسمان زمین میں فرق ہی یعنی جسنی روزہ رکھا خاص اللہ
ہی کی لئی اور اوسکی رضا کی لئی نجات دیتا ہی اوسکو اللہ آگ سی اور فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے
کہ روزہ دار کی لئی دو خوشیاں ہیں ایک خوشی تو روزی کی افطار کی وقت اور دوسرے وقت مرنیکی
اور ملنی پروردگار اپنی کی اپنی افطار کی وقت کی خوشی تو یہ ہی کہ کہانا پیتا ہی جماع کی فرصت پاتا ہی
کیونکہ نفس آدمی کا مخلوق اسیر ہی کہ رغبت رکہتا ہی کہانی پینی صحبت کرنی سی پس جب منع کیا جاتا ہی
ان چیزوں سی ایک وقت میں پہر اذن ہوتا ہی اور وقت میں اونکا تو خوش ہوتا ہی بسبب اوسکی اطلاع خصوصا
وقت شدت حاجت کی بسبب تاثیر بھوک و پیاس وغیرہ کی اسلئی حضرت یہہ دعا پڑہتی ہی افطار کی وقت
ذَهَبَ الظَّمَأُ وَابْتَلَّتِ الْعُرُوقُ وَثَبَتَ الْأَجْرُ إِنْ شَاءَ اللهُ تَعَالَى لئے یہہ اوسکی
لئی وقت افطار کی دعا ہی قبول ہوتی ہی جیسی کہ حدیث میں آیا ہی إِنَّ لِلصَّائِمِ عِنْدَ إِفْطَارِهِ
دَعْوَةً مُسْتَجَابَةً بلکہ ہوتا ہے سونا ہی اوسکا عبادۃ جیسی آیا ہی نَوْمُ الصَّائِمِ عِبَادَةٌ کہا ابو العالیہ
نی کہ روزہ دار عبادت میں ہوتا ہے جبتک کہ غیبت نہیں کرتا اگرچہ سوتا ہو اپنی بچھونی پر پس بنا بر
اسکی رات دن عبادہ میں رہتا ہی اور خوش ہونا اوسکا وقت مرنیکی اور ملنی رب کی بسبب ثواب
روزی کی ہی کہ پاتا ہی اوسکو ذخیرہ اللہ تعالی کی پاس اسلئی کہ جو کوئی ترک کرتا ہی کہانا پینا اپنا
اور شہوۃ اپنی بدلہ دیتا ہی اللہ تعالی اوسکا بہتر اوس سی جیساکہ فرمایا اللہ تعالی نے
وَمَا تُقَدِّمُوا لِأَنْفُسِكُمْ مِنْ خَيْرٍ تَجِدُوهُ عِنْدَ اللَّهِ هُوَ خَيْرًا وَأَعْظَمَ أَجْرًا
یعنی جو کچھ کہ آگی بہیجتی ہو تم اپنی نفسوں کی لئی قسم بہلائی سی پاؤگی تم اوسکو نزدیک اللہ کی درحالیکہ وہ بہتر ہے
اور بہت بڑا ہی ثواب دینی میں اور حدیث میں آیا ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا ایک شخص کو
إِنَّكَ لَنْ تَدَعَ شَيْئًا اتِّقَاءَ اللهِ إِلَّا آتَاكَ اللهُ خَيْرًا مِنْهُ اور روایت کیا گیا ہی کہ روز قیامت کی
روزہ دارونکی لئی رکھا جائیگا ایک خوان عرش کی نیچی کہ کہاوینگی اوسپر روزہ دار اسحالمیں کہ لوگ حساب میں
ہونگی پس کہینگی لوگ کہ کیا ہی انکو کہاتی ہیں اور ہم حساب میں ہیں پس جواب دیا جاویگا اونکو کہ وہ روزہ
رکہتی ہی اور تم افطار کرتی تہی اور بخاری مسلم میں ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا
کہ جنت میں ایک دروازہ ہی کہ کہتی ہیں اوسکو ریان نہیں داخل ہونگی اوس سی مگر روزہ دار اور

امراو روزہ دار پیتی وو لوگ ہین کہ بہت رکہتی ہین روزی بس جو کہ اونہون نی قبول کیا پیاس سے مشقت پر خاص کہی گئی ایک دروازی کی ساتہہ کہ اوسمین سیرابی اور امان ہوگی پیاس سی پہلی جگہہ پکڑنی اونکی جنت مین یہہ سب کچہ جبہی کہ روزی اونکی ساتہہ پرہیز کرنیکی ہوون تمام اون چیزون سی کہ حرام ہین یا مدنیہ والا اونہین مین داخل ہونگی کہ جنکی حق مین فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ کتنی ہی روزہ دار ہین کہ نہین ہی اونکی لئی اونکی روزہ سی سوای بہوک پیاس کی اور اور حدیث مین ہی کہ کتنی ہی روزہ دار ہین کہ نہین ہی فائدہ اونکی لئی اونکی روزہ سے سوا پیاس کی اور کتنی قیام کرنیوالی رات کی ہین کہ نہین ہے فائدہ اونکی لئی اونکی قیام سی سوای بیداری نحسکے بس بلاشبہہ تقرب طرف اللہ تعالی کی ساتہہ ترک کرنی مباحات کی نہین تمام ہوتا مگر بعد تقرب کی طرف اوسکی ساتہہ ترک کرنی حرام چیزون کی جیسی کہ روایت کیا ہی ابوہریرہ سی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا کہ جسنی نہ چہوڑا جہوٹ اور عمل جہوٹ یعنی پاس نہین ہی اللہ کو حاجت اسمین کہ چہوڑی وہ کہانا پینا اپنا پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی بیان کیا اس حدیث مین کہ جسنی نہ چہوڑا جہوٹ اور عمل باطل نہین قبول کرتا اللہ روزہ اوسکا اور نہین دیکہتا اوسکی طرف یعنی نظر رحمت سی اسلئی کہ وہ باز رہا اوس چیز سی کہ مباح تہی واسکو اور نہ باز رہا اوس چیز سی کہ حرام تہی اوسپر اور مقصود روزہ سی نہین ہی نری بہوک پیاس بلکہ مقصود اوس سی توڑنا شہوۃ کا ہی اور زیر کرنا نفس امارہ کا کہ جو حکم کرتا ہی برائی کا پس جب نہ حاصل ہوا کچہہ اسمین سی تو کیا فائدہ ہی کہانا پینی کی ترک کرنی مین پس بنا بر اسکی جب ارادہ کری بندہ یہہ کہ پہنچی اون ثواب و فضائل کو کہ ذکر کئی ہین نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے تو لایق ہی اوسکو یہہ کہ بچاوی حرمت وقت کی اور شرف اوسکا اور محفوظ رکہی اوسمین اپنی پیٹ کو حرام سے اور زبان کو جہوٹ اور غیبت اور بری کلامون سی اور محفوظ رکہی اپنی اعضا کو خطاؤن اور گناہون سی اور محفوظ رکہی اپنی دل کو عجب اور تکبر اور عداوت سی پہر اوسنی جب یہہ حاصل کیا تو لایق ہی اوسکو یہہ کہ ڈری اللہ تعالی سی کہ آیا قبول کرتا ہی اوس سی یا نہین قبول کرتا ہی اور دعا کری اوسکی قبولیت کی

اللّٰهُمَّ وَفِّقْنَا لِمَرْضِيَّاتِكَ وَجَنِّبْنَا عَنْ سَيِّئَاتِكَ مجالس الابرار اور در المختار مین لکہا ہے

کہ صوم کی معنی لغت مین امساک یعنی بند رہنی کی ہین مطلق اور شرع مین امساک افطار کرنیوالی چیزونسی کہ جنکا بیان آگی آویگا حقیقۃً یا حکمًا حکمًا وہ ہی کہ کہا یا بہول کر پس وہ مساک کرنیوالا ہی حکمًا بیچ وقت مخصوص کی کہ وہ دن ہی شخص مخصوص سی یعنی مسلمان سی کہ ہو حائض اور مین یعنی دار الاسلام مین پایا جانا ہو وجوب کو یعنی دار الکفر مین ہو لیکن جانتا ہے روزیکی فرضیت کو پاک ہو حیض و نفاس سی ساتہہ نیت معہودہ کی اور بالغ ہونا اور افاقت یعنی بیہوشی اور جنون سی شرط صحت روزہ کی نہین اسلئی کہ روزہ لڑکیکا اور مجنون کا اور غش والی کا صحیح و درست ہی بعد نیت کی اور البتہ نہین صحیح ہوتا

روزہ مجنون اور غشی والی کا دوسرے دن بسبب ہونی نیت کی اور حکم روزے کا پانا ثواب کا
ہے اور سبب روزہ منذورہ کا نذر ہے چنانچہ اسیواسطے اگر معین کی نذر ایک مہینی کی کہ فلانی
مہینی مین رکھونگا اور ایک مہینی بہر روزے رکھلئی پہلے اوس مہینی کی بدلی اوسکی
توکفایت کریگی بسبب پائی جانی سبب کی کہ وہ نذر ہے اور لغو ہوسکی تعین اور سبب کفارونکی
روزونکا حنث ہے اور قتل اور سبب رمضان کے روزے کا پاسے جانا ایسی
جزو کا ہے کہ ممکن ہو شروع کرنا روزیکا اوسمین ہر دن سی یہانتک کہ اگر افاقت
پاوسے مجنون راتمین یا نصف نہار شرعی مین اور یا بعد اوسکی مین تو نہین لازم
ہوسگے اوسپر قضا رقتوسے اسیپر ہے اور تصحیح کے ہے اسکے بہتون نی
اور روزے آٹھ قسم پر ہین ایک تو فرض اور وہ دو قسم پر ہے ایک تو معین
مانند روزی رمضان کے اداء اور ایک غیر معین سے ہے مانند روزی رمضانکی
قضاء اور کفارونکی روزونکی لیکن یہہ فرض عملی ہین نہ اعتقادی یعنی جو اب
اور اسیلئی نہین کافر ہوتا منکر اونکا اور واجب اور یہہ بہی دو قسم پر ہے
ایک تو معین مانند نذر معین کے اور ایک غیر معین مانند نذر مطلق کے
اور نفل مانند غیر ان دونون کے یہہ شامل ہے سنت کو یعنی سنت موکدہ کو
مانند روزے عاشورا کے ساتھ روزے نوین کے اور مستحب کو
مانند روزون ایام بیض کے ہر مہینی مین اور روزے دن جمعے کے
اگرچہ اکیلا ہو اور عرفے کے اگرچہ حاجی رکہے بشرطیکہ ضعف نہ پیدا
کرے اوسکو اور مکروہ تحریمی مانند روزے عیدین کے اور ایام
تشریق کے اور تنزیہی مانند روزے عاشورا کے تنہا
اور روزے ہفتہ کے تنہا اور روزے نوروز اور مہرجان کے
قصد اور کہے اونکو اور مانند چپ کے روزے کے اور سطے
کے روزہ ہمیشہ کے اور مانند روزون دہر کے اگرچہ افطار کرے
عیدین اور ایام تشریق کے اور یہہ امام ابو یوسف کے نزدیک
ہے جیسا کہ محیط مین ہے اور انواع روزون کے تیرا ہین
سات تو پیدرپے ہین رمضان اور کفارہ ظہار اور کفارہ
قتل اور کفارہ قسم اور توڑنے رمضان کے روزے کے

اور روزہ ہی نذر معین کے اور اعتکاف واجب کی روزے اور جس طرح کی روزہ نہیں
اختیار ہی چاہے متفرق رکھی اور چاہے اکٹھی نفل اور قضاء رمضان اور
روزے متعہ کے اور فدیہ حلق کے اور جزاء صید کے اور نذر مطلق کے
جب مقرر ہوا یہہ تو صحیح ہے ادا روزے رمضان کا اور روزہ نذر معین کا
اور نفل روزہ ساتھہ نیت ہر ایک کی رات سی ضحوہ کبریٰ تک ہے بعد اوسکی اور نہ
نزدیک اوسکی اور ساتھہ مطلق نیت روزہ کی اور نیت نفل کے اور ساتھہ خطاء کی
وصف مین مانند نیت واجب دوسری کی بیچ ادا رمضان کے فقط واسطے تعین
اوسکی ساتھہ متعین کرنے شارع کے مگر جسوقت کہ واقع ہو نیت یعنی نفل
اور واجب کے مریض سے یا مسافر سے تو صورت مین محتاج ہوگا
طرف تعین کے سبب نہ متعین ہونے رمضان کے بیچ حق اون
دونو نکی پس نہیں واقع ہوگا رمضان سے بلکہ واقع ہوگا اوس سی کہ
نیت کی ہوگے اوسکے خواہ نفل کی یا واجب کے بموجب قول اکثر کے
یہہ بحر الرائق مین ہے اور سراج مین اسکو صحیح تر کہا ہے اور
بعضون نے کہا کہ یہہ ظاہر الروایۃ ہے پس اسیلئے اختیار کیا اسکو
مصنف نی سبب اتباع درر کے و لیکن اوائل اشباہ مین ہے کہ صحیح
یہہ ہے کہ واقع ہونگی رمضان سے سوائے مسافر کے کہ نیت کرے
کسی اور واجب کی تو اوسیکا واقع ہوگا اور اسکو اختیار کیا ہی ابن کمال
اور شرنبلالیہ مین برہان سے ہے کہ یہہ صحیح تر ہے اور نذر معین کا
روزہ نہیں صحیح ہوتا ساتھہ نیت اور واجب روزہ کی بلکہ واقع ہوتا ہے اوس
واجب کا کہ نیت کی ہے اوسکی مطلقاً اور اگر رکھی مقیم روزہ غیر رمضان کا

اگرچہ بسبب نجاشی اوسکیکے ہو رمضان کو پس وہ رمضان ہی کا ہوگا نہ وہ
کہ نیت سے ہے اوسکے بسبب اس حدیث سے کہ اذا جاء رمضان فلا
صوم الا عن رمضان اور محتاج ہے روزہ ہر دن کا رمضان سے
طرف نیت کے اگرچہ صحیح مقیم ہو اور شرط باقی روزونکی یہہ ہے کہ
رات سے نیت کرے معین کر کر اور شرط نیت مین یہہ ہے کہ جانے دل سے
کہ فلانا روزہ رکہتا ہون کہا حداد نے اور سنت یہہ ہے کہ منہ سے
کہے نیت کو اور نہین باطل ہوتی نیت ان شاء اللہ کہنے سے بلکہ باطل
ہوتی ہے ساتہہ رجوع کرنیکے اوس سے اسطرح کہ قصد کرے
رات کو افطار کا یعنے روزہ نہ رکہنے کا اور روزہ رکہکر دن کو افطار کے
نیت کرے تو لغو ہے اور نیت کرنے روزے کے نماز کے اندر
صحیح ہے اور نہین فاسد کرتے نیت نماز کو بغیر منہ سے کہے کے
یعنی جب اللہ اکبر کہکر اور نماز شروع کریگا تو پہلے نماز جو پڑہ رہا تہا
فاسد ہوگے اور اگر نیت کرے قضا روزے کے دنکو تو ہوگا وہ نفل
پس قضا کرے اوسکے اگر توڑ ڈالے اوسکو اور روزہ نہ رکہا جاوے
یوم الشک کے یوم الشک اوسکو کہتے ہین کہ تیسوین رات شعبان کو
ابر ہوا اور چاند نہ معلوم ہوا اوسکی صبح کو کہ تیسواں دن شعبان کا ہے
وہ یوم الشک ہے اوسمین روزہ نہ رکہے مگر نفل رکہے تو جائز ہے اور
مکروہ ہے غیر اوسکا اور اگر روزہ رکہے دن شک کے اندر واجب کی نیت
تو مکروہ ہے تنزیہی اور اگر جزماً رمضان کے نیت سے رکہے تو مکروہ
تحریمی ہے اور واقع ہوگا اوس واجب کا صحیح تر روایت مین اگر ظاہر ہو

رمضان ہوتا اوسدن اور اگر ظاہر ہو رمضان ہونا تو ہوگا رمضان ہی کا

اگر مقیم ہوگا اور نفل روزہ رکہنا یوم الشک کو افضل ہی اگر آ پڑے وہ دن

روزہ معمولے کے مطابق یا دو روزے سے کہے آخر شعبان مین تین دن یا

زیادہ نہ کم اور اوسمین یہ دن بہی الگیا تو بہی مکروہ نہین اور اگر نہ مطابق ہو

روزہ معمولے وغیرہ سے کے تو روزہ رکہین خواص اور افطار کرین عوام بعد

زوال کے فتوی اسپر ہے اور خواص وہ ہین کہ جانین کیفیت یعنی نیت

روزے یوم الشک کی اور تمیز اوسکی یون ہے کہ نیت کرے

نفل کی بطریق جزم کے وہ شخص کہ نہین عادت رکہتا تہا اوسکی

روزے کی اور اوسکے دلمین یہ خطرہ نگذرے کہ اگر ہوا وہ دن

رمضان تو رمضان کا ہوگا اور یہ نہین ہوتا ہے روزہ اگر تردید کرے

اصل نیت مین جیسی کہ یون نیت کرے کہ روزہ رکہونگا کل اگر ہو رمضان

والا نہین رکہنے کا جیسیکہ نہین ہوتا ہے روزہ اگر اسطرح نیت کرے

کہ اگر مین صبح کا کہانا نہین پاونگا تو روزہ سے ہونگا والا افطار کرونگا

اور ہوگا روزہ ساتہہ کراہت کے اگر تردید کرے بیچ وصف نیت کی

اسطرح کہ نیت کرے اگر ہو رمضان تو رمضان کا ہوگا والا کسی اور

واجب کا اور یہ بہی اسطرح مکروہ ہے اگر کہے کہ مین روزہ رکہون گا

اگر ہو رمضان والا نفل ہو پس اگر ظاہر ہو رمضان ہونا اوسکا

تو اوسکا ہوگا والا پس نفل ہوگا دونون صور تو نمین جیسے ہو کہ مذکور

ہوئین واجب اور نفل کی اور اوسکی قضا نہین لازم آتی کے کہانا

مسلوم کا بہول کر پہلی نیت کی مانند کہانا اوسکی ہی بعد نیت کی ہی صبح ہی انتہی

فصل پہلے رویت ہلال کے مسائل مین واجب ہے یہہ کہ تلاش
کرین لوگ رمضان کے چاند کو انتیسوین تاریخ شعبان کے وقت غروب
سے پس اگر دیکھین چاند روزہ رکھین صبح سے اور اگر ابر یا غبار ہو
تو تیس دن شعبان کے پورے کر کر رکھین اور ایسی ہی لایق ہی
یہہ کہ ڈھونڈین ہلال شعبان کو بھی تا آگی کا حساب نہ بگڑ جاوے اور
جو لوگ کہ علم نجوم رکھتی ہین اونکا قول اسمین کچھہ معتبر نہین اگرچہ دانا اور ثقہ
ہون نہین جایز ہے منجم کو کہ عمل کری اپنی حساب پر اور مکروہ ہے اشارہ
کرنا وقت رویت ہلال کے اور جب دیکھین چاند پہلے زوال کے یا بعد
اوسکی تو نہ روزہ رکھا جاوے بسبب اوسکی اور نہ افطار کیا جاوی اور
وہ شب آیندہ کا ہے اگر ہو آسمان پر علت یعنی ابر یا غبار وغیرہ تو گواہی
ایک کی رمضان کے چاند پر مقبول ہے جب کہ ہو عدل مسلمان عاقل بالغ حر
یا غلام ہو مرد یا عورت ہو اور ایسی ہی گواہی ایک کی اوپر گواہی ایک کے
یعنی ایک شخص کہی کہ فلانی نے گواہی دی ہے چاند دیکھنی کے میرے
روبرو تو اوسکی گواہی بھی ساتھ شرطون مذکورہ کے قبول ہے اور گواہی
اوسکی کہ حد لگی ہو اوسکو قذف کے اور توبہ کر لے ہو اوسنی تو اوسکی گواہی
بھی قبول ہے اور مستور الحال کی گواہی بموجب ظاہر روایت کے نہ قبول
کیجاوے اور روایت کیا ہے حسن بن ابی حنیفہ نے کہ قبول کیجاوے
گواہی مستور الحال کے اور یہی صحیح ہے کذا فی المحیط اور اسپر عمل کیا ہے
حلوائی نے کذا فی النقایہ للشیخ ابی المکارم اور قبول کیجاوے گواہی
غلام کے اوپر گواہی غلام کے ہلال رمضان مین اور ایسی ہی عورت کے

گواہی اور عورۃ کی گواہ ہے پر اور نہ قبول کیجاوے گواہی مراہق کے یعنی
قریب البلوغ کی اور نہیں شرط ہی بیچ شہادۃ مین لفظ شہادۃ کا اور نہ دعوی اور نہ حکم حاکم کا یہانتک
کہ اوسنی اگر گواہی دی نزدیک حاکم کی اور سنی ایک شخص نی گواہی اوسکی نزدیک حاکم کی اور
ظاہر اوہ عدل معلوم ہوتا ہی تو واجب ہی سننی والی پر یہہ کہ روزہ رکہی اور نہ محتاج ہو حکم حاکم کا
اور جب دیکہی امام یا قاضی چاند رمضان کا فقط آپہی تو وہ اختیار رکہتا ہی کہ چاہی نصب کری
اور ایک شخص کو کہ گواہی دی نزدیک اوسکی اور چاہی حکم کر دی لوگونمین روزہ رکہنی کا بخلاف
ہلال عید الفطر اور عید الاضحی کی یعنی انمین فقط امام یا قاضی کا دیکہنا کفایت نہین کرتا اور رمضان میں
کفایت کرتا ہی جب دیکہی ایک شخص عدل ہلال رمضان کا تو لازم ہی اوسکو کہ گواہی دی رویت
کی اوسی رات حر ہو یا غلام مرد ہو یا عورۃ یہانتک کہ لونڈی پردہ نشین نکلی گہر سی اور
گواہی دی بغیر اذن مولی اپنی کی اور اگر اکیلا فاسق ہی اگر دیکہی چاند تو گواہی دی اسلئی کہ قاضی
بعض اوقات قبول کرلیتا ہی گواہی اوسکی لیکن قاضی کو چاہئی کہ رد کری اوسکو یہہ حکم شہر کا ہی
اور سواد مین اگر دیکہی کوئی وہان کی لوگونمین سی ہلال رمضان کا تو گواہی دی اپنی گانو کی
مسجد مین اور لوگون پر لازم ہی کہ روزہ رکہین اوسکی کہنی پر بشرطیکہ ہو وہ عدل اور یہہ جب ہی
کہ وہان کوئی حاکم نہو کہ جسکی پاس گواہی دی یعنی اگر حاکم ہو تو چاہئی کہ اوسکی پاس جا کر گواہی دی
ایک شخص نی تنہا دیکہا چاند رمضان کا پہر گواہی دی اور نہ قبول کی گئی گواہی اوسکی تو لازم ہے
اوسکو کہ روزہ رکہی اور افطار کریگا اوسدنمین تو لازم آئیگی اوسپر قضا نہ کفارہ اور اگر افطار
کرلی پہلی اسکی کہ رد کری قاضی گواہی اوسکی کو تو بہی صحیح یہی ہے کہ نہین واجب آوی گا
اوسپر کفارہ اور اگر گواہی دی فاسق نی اور قبول کیا اوسکو حاکم نی اور حکم کیا لوگون کو روزہ
رکہنی کا پہر افطار کیا اوسنی یا اور کسی نی شہر والونمین سی کہا ہی تمام مشایخ نی کہ لازم آتا ہی اوسکو کفارہ
اور اگر پوری کری یہہ شخص تیس دن نہ افطار کری مگر ساتھ امام کی اور اگر نہ ہو آسمان مین

علت نہین قبول کیجاویگی مگر شہادت جماعت کثیر کی کہ حاصل ہو علم اونکی خبر دینے سے اور یہہ مفوض ہے راے امام کی کچہہ عدد معین
نہین اسمین صحیح یہی ہی اور برابر ہی اسمین رمضان اور شوال اور ذوالحجہ اور ذکر کیا طحاوی نی کہ قبول کیجاوے ایک کی
گواہی جبکہ آوے شہر کی باہر سے اور ایسیہی جبکہ ہو مکان بلند پر کذا فی الہدایہ اور طحاوی کی قول پر اعتماد کیا ہی امام
مرغینانی نی اور صاحب تحفہ اور فتاوی صغری نی لیکن ظاہر روایت مین کچہہ فرق نہین ہی درمیان خارج شہر کی اور
شہر کی اور تلاش کری شوال کی چاند کو انتیسوین تاریخ رمضان کی پس جو کوئی اکیلا دیکہی اوسکو افطار نکری عمل کرنی
ساتہہ احتیاط کی عبادت مین پہر اگر افطار کری تو قضا کری اوسکی کفارہ اوسپر لازم نہین ایک شخص نی دیکہا چاند عید کا
اور گواہی دی اور نہ قبول کی گئی گواہی اوسکی تو لازم ہی اوسپر یہہ کہ روزہ رکہی پہر اگر افطار کیا اوسدن لازم ہوسگے
اوسپر قضا نہ کفارہ اور اگر گواہی دی اوس شخص نی اپنی باپ کی سامنی پس کہا باپ نی نہین لازم آویگا اوسپر کفارہ
اگر بیجا جانا اوسکو اگر چاند شوال کا فقط امام ہی نی دیکہا یا قاضی نی تو نہ نکلی طرف عیدگاہ کی یعنی نماز کی لئی اور نہ حکم کرے
لوگونکو نکلنی کا اور نہ افطار کری پوشیدہ اور نہ ظاہر اور اگر ہو آسمان مین علت نہ قبول کیجاویگی مگر گواہی دو مردون کی
یا ایک مرد اور دو عورتونکی اور شرط ہی اسمین حریت یعنی آزادی اور لفظ شہادت کا اور اگر خبر دین دو مرد شوال کی چاند مین
بیچ سوادکی یعنی دیہات کی اسحالمین کہ آسمان پر ابر وغیرہ ہی اور نہین ہی اوسمین حاکم اور نہ قاضی تو مضائقہ نہین ہی
لوگون کو یہہ کہ افطار کرین اور شرط کی گئی ہی اسمین عدالت اور نہین شرط کیا گیا ہی حدوی اور نہین قبول کیجاویگی گواہی
اوسکی کہ جسکو حد قذف لگی اگرچہ توبہ کی ہو اور اگر ہو آسمان صاف تو نہین قبول کیا جاویگا مگر قول جماعت کا جیسا کہ حکم ہی
ہلال رمضان کا اور ذکر کیا شیخ الاسلام نی کہ شہادت دو کی بہی قبول کیجاویگی جبکہ آئی ہون اور مکان سی اور عید الاضحی مانند
عید الفطر کی ہی ظاہر الروایہ مین اور یہی بہت صحیح ہی اور ایسے سوای ان دونون چاندونکی اور چاندونکا حکم سی نہین
قبول کیجاویگی اونمین مگر گواہی دو مردونکی یا ایک مرد اور دو عورتون کی کہ عادل اور حر ہون اور حد نہ لگی ہو اونکو اگر
روزی رکہی لوگون نی ایک کی گواہی سی اور پورے کئی تیس دن اور نہ دیکہا اونہون نی چاند عید کا تو نہ افطار کرین موجب
روایت حسن کی ابی حنیفہ رح سی واسطی احتیاط کی اور امام محمد رح سی ہی کہ وہ افطار کرین اور قول امام محمد کا بہت صحیح ہی
اور کہا شمس الائمہ حلوائی نی کہ یہہ اختلاف اوس صورت مین ہی کہ جب نہ دیکہا ہو چاند شوال کا اسحالمین کہ آسمان صاف
ہی اور جبکہ ابر وغیرہ ہو تو وہ افطار کرین بلا اختلاف اور یہہ شبہہ ہی اور اگر گواہی دی رمضان کی چاند کی دو گواہون
نی اسحال مین کہ آسمان پر ابر ہی اور قبول کی قاضی نی گواہی اون دونون کی اور روزی رکہی تیس دن پہر نہ دیکہا
چاند شوال کا تو اگر آسمان پر ابر ہی تو افطار کرین کل کو بالاتفاق اور اگر آسمان صاف ہی تو تو بہی افطار کرین بموجب روایت
صحیح کی اور جب گواہی دین گواہ رمضان کی چاند پر تیسوین دن کہ ہمنی دیکہا تہا چاند تمہاری روزی سے ایکدن پہلی تو وہ
اگر تہی اوسی شہر مین تو لایق یہہ ہی کہ نہ قبول کیجاوی گواہی اونکی اسلئی کہ اونہون نی ترک کیا حساب کو یعنی جب دیکہا تہا
تبہی کیون نکہا اور اگر آئی ہین مکان بعید سی تو جائز ہی شہادت اونکی واسطی انتفا تہمت کی اور نہین اعتبار ہے

بخلاف مطالع کا ظاہر الروایت میں یہہ فتاوی قاضیخان میں ہی اور یہی ہیر صحیح ہی فقیہ ابو اللیث کا ہی اور یہی فتوی ہی شمس الائمہ
حلوانی کا کہا اونہوں نی اگر دیکہیں اہل مغرب چاند رمضان کا تو واجب ہوتا ہی روزہ اہل مشرق پر یہہ لازم ہوتا ہی
روزہ اخیر رویتہ پر جسکہ ثابت ہووی ہی کی اونکی رویت اونکی الطریق موجب کی یہانتک کہ گر گواہی دی ایک جماعت کا ایک
شہر والون نی دیکہا ہی چاند رمضان کا تسی ایکدن پہلی پہر روزہ رکہا اونہون نی اور یہہ دن تیسوان ہی اونکی حساب
سی اور نہیں دیکہا تہا انہون نی چاند تو نہیں مباح ہی افطار کرنا کل کو اور نہ ترک کیجاوی تراویح اس رات میں پہلی اگر انہون
نی نہیں گواہی دی ہی رویت کی اور نہ اوپر گواہی غیر اپنی کی اور سوا اسکی نہیں ہی کہ اونہون نی حکایت کی ہی رویت
غیر اپنی کی اور اگر گواہی دین یہہ کہ فلانی شہر کی قاضی کی سامنی دو شخصون نی گواہی دی تہی رویت ہلال کی فلانی
راتمیں اور حکم کیا تہا اوسنی اونکی شہادت پر تو جایز ہی اس قاضی کو کہ حکم کری اونکی گواہی پر اسلیے کہ قضا قاضی کی
حجت ہی اور گواہی دی اونہون نی اوس قضا کی اگر روزہ رکہیں ایک شہر کی لوگ رمضان کی مہینی میں بدون رویت کی
انتیس دن پہر دیکہا اونہون نی چاند شوال کا تو اگر شمار کر لیا تہا شعبان کو اوسکی رویت سی تیس دن اور نہیں دیکہا
ہلال رمضان کا قضا کرین ایکدن کی اور اگر روزی رکہی انتیس دن پہر دیکہا اونہون نی چاند شوال کا تو نہیں قضا لازم
ہی اوسپر پہر اگر شمار کیا اونہون نی چاند شعبان کا تیس دن بغیر دیکہی چاند شعبان کی پہر روزہ رکہی رمضان کی تو قضا
کرین دو دن کی اگر روزہ رکہیں شہر والی انتیس دن بموجب رویت کی اور اوسمین ایک شخص بیمار ہو کہ نہیں روزہ رکہا
اوسنی تو اوسپر لازم ہی قضا انتیس دن کی پہر اگر کہا اس شخص نی کہ کیا شہر والون نی تو تیس روزی رکہی تو کہ انکی
عہدہ ومن سی ساتہہ یقین کی یہہ مسائل عالمگیری کی میں **فصل دوسری** بیچ بیان اون چیزون کی کہ
روزی کو توڑتی نہیں ہین اگر کہا لیوی یا پی لیوی یا جماع کری بہول کر تو روزہ جاتا نہیں اور اگر جماع کیا
بہول کر پہر یاد آیا اگر نکال لیا ساتہہ فی الفور روزہ ٹوٹتی کا نہیں اور اگر نہ نکالا ٹوٹ جاویگا اور قضا لازم ہوگی کفارہ
اور بعضون نی کہا کہ یہہ جب ہی کہ نہ حرکت دی نفس اپنی کو یعنی دہکا نہ دی بعد یاد آنی کی یہانتک کہ منزل ہو جاوے
اور اگر حرکت دیگا نفس کو بعد اوسکی تو اوسپر کفارہ لازم ہوگا جیسی کہ اگر نکال کر پہر داخل کری تو کفارہ لازم آتا ہی اور اگر
جماع کری قصد اپہلی فجر کی اور پہر طلوع ہو فجر تو واجب ہی نکالنا ساتہہ فی الحال پس اگر دہکا دیگا تو لازم آویگا
کفارہ اور روزہ فقط ٹہیرنی ہی سی ٹوٹ جاویگا اور اگر نکال لیا ساتہہ خوف طلوع ہونی فجر کی پہر منزل ہوا بعد نکال
لینی کی تو نہیں ہی اوسپر کچہہ اور اگر ایک شخص بہول کر کہاتا ہو اور وہ ہی وہ قوی کہ قدرت رکہتا ہی روزی کی
تمام کرنیکی بدون بغیر مشقت کی تو یاد دلاوی اوسکو دیکہنی والا اور مکروہ ہی نہ یاد دلانا اوسکو اور اگر یاد نہ دلاوے
اوسکو کوئی یہاں تک کہ وقت اوسکو نہ یاد آوی تو لازم آویگی قضا اور اگر وہ ضعیف ہی تو اولی یہہ ہی کہ نہ یاد دلاوے
اور اگر منزل ہو نظر کرنی سی عورت کی شرمگاہ کی طرف تو روزہ ٹوٹتا نہیں اور اختلاف ہی اسمین کہ منزل ہو جاتا
فعل بد کرنیکی جانور سی بعضونکی نزدیک اس سی ٹوٹتا ہی اور بعضونکی نزدیک نہیں اور اگر منزل نہو تو روزہ نہیں ٹوٹتا

بلا فاصلہ اور اگر ہاتھ سے منی گرا دے تو روزہ ٹوٹ جاتا ہے اور قضا آتی ہے نہ کفارہ اور حلال نہیں ہے یہہ فعل بغیر
رمضان میں بھی اگر قصد کرے قضاء شہوت کا اور اگر قصد کرے تسکین شہوت کا تو امید ہے کہ نہ ہو اوسپر وبال یعنی فقط لذت
کے لیے کرے تو نہیں حلال اور اگر مقرر ہو اور نہ نکالنے میں خوف زنا کا رکھتا ہو تو امید ہے کہ گنہگار نہ ہو اور گنہگار ہوتا ہے
اگر عادت کرے اسپر اور اگر دھیان کرے کسی عورت کا اور منزل ہو جاوے تو روزہ نہیں جاتا اور اگر دو عورتیں فعل بد کریں
آپس میں قصداً اور منزل نہوں تو روزہ نہیں ٹوٹتا اور منزل ہو جاویں تو ٹوٹ جاویگا اور قضا لازم آویگی اور اگر تیل
لگا دے تو روزہ نہیں جاتا اس لیے کہ مسامات سے داخل ہونا منافی نہیں یہہ ایسا ہی ہے جیسے نہاوے اور ٹھنڈک جگر کو پہنچی اور سرمہ
لگانے سے بھی روزہ نہیں ٹوٹتا اگرچہ پاوے مزا اوسکا حلق میں یا رنگ اوسکا رینٹھ میں یا تھوک میں اسلیے کہ حضرت عائشہ رضی
سے منقول ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے سرمہ لگایا روزے کی حالت میں اور درمیان آنکھہ کی اور دماغ کی راہ نہیں ہے
اور آنسو جو نکلتے ہیں ٹپک کر نکلتے ہیں مانند عرق کی اور جو چیز داخل مسام سے ہو منافی روزے کی نہیں جیسے کہ اوپر ذکر
کیا گیا اور اگر رکھے آنکھہ میں دو دیا دوا ساتھ تیل کی پھر پاوے مزا اوسکا یا تلخی اوسکی حلق میں نہیں جاتا روزہ اگر
نگل جاوے کچھہ یعنی روٹی وغیرہ کہ بندھی ہو ڈورے میں اور ڈورہ اوسکے ہاتھ میں ہو نہیں ٹوٹتا روزہ جب تک کہ ڈورے سے
کھل کر نہ پڑے جب گر پڑیگی تو ٹوٹ جاویگا اگر داخل کرے حلق میں لکڑی یا مانند اوسکی کی اور ایک سرا اوسکا
اوسکے ہاتھ میں ہو نہیں ٹوٹیگا روزہ اسیطرح اگر داخل کرے اونگلی اپنی دبر میں یا عورت اپنی شرمگاہ میں تو نہیں
ٹوٹیگا مگر تر ہو گی ساتھ پانی کی یا تیل کی تو ٹوٹ جاویگا اور سینگی سے روزہ نہیں جاتا اور نہ غیبت سے مگر
ثواب جاتا رہتا ہے اگر نیت کرے افطار کی اور افطار نکرے تو روزہ نہیں جاتا اگر حلق میں دھواں داخل ہو بغیر اسکے
فعل کے تو روزہ نہیں جاتا اسلیے کہ اوس سے بچ نہیں سکتا اگر موہنہ بند کرلے تو ناک میں سے جاتا ہے پس یہہ
مانند تری کے کہ باقی رہتی ہے موہنہ میں بعد کلی کرنیکی اور قید بغیر اسکی فعل کی اسلیے لگائی کہ جو قصد کر کے دھواں داخل کریگا
حلق میں کسی صورت سے ہو داخل کرنا تو روزہ اوسکا ٹوٹ جاویگا برابر ہے کہ دھواں عنبر کا ہو یا اگر کا یا سوائے انکے کا
پس اگر کوئی خوشبوئی جلا کر دھواں اپنی طرف لیگا اور سونگھیگا دھواں اوسکا اوس حالمیں کہ یاد رکھتا ہو روزے کو
تو ٹوٹ جاویگا روزہ اسلیے کہ ممکن ہے احتراز کرنا اس سے اور اس مسئلہ سے اکثر لوگ غافل ہیں آگاہ ہونا چاہیے اور یہہ وہم
کسیکو نہ پیدا ہو کہ یہہ مانند سونگھنے گلاب مشک وغیرہ کی ہے اسلیے کہ تری خوشبو میں اور جوہر دھوئیں میں کہ آدمی کی
اندر پہنچے اوسکی فعل سے فرق ظاہر ہے اور اسیطرح دھوئیں حقہ کی سے روزہ جاتا رہتا ہے اسلیے کہ قصداً کھینچا جاتا ہے
اور تسکین ہوتی ہے اوس سے اور بطور دوا کی استعمال کیا جاتا ہے اور اگر پسینا یا آنسو آدمی کی حلق میں جاویں اور
وہ تھوڑی تو روزہ ٹوٹتی کا نہیں اور اگر بہت ہونگی کہ نمکینی اونکی حلق میں معلوم ہوگی تو جاتا رہیگا اور خوشبو
سونگھنی سے روزہ نہیں جاتا اور اگر جاوے غبار یا آٹا چکی پیستی ہوئی یا مکھی یا اثر دواؤں کا یعنی دوا کوٹتی ہوئی یا گرد
اوڑتی ہوئی اوسمیں سے کچھہ اور جو کر حلق میں جاوے نہیں جاتا روزہ اسلیے کہ احتراز کرنا اس سے ممکن نہیں ہے اور اگر

روزہ دار صبح کری حالت جنابت مین روزہ نہین جاتا اگرچہ ساری دن یا کئی دن اسیطرح رہی لیکن ثواب سی محروم
رہتا ہی بسبب نجس منی کی اور نماز وغیرہ نہ پڑہنی کی آفد اگر ڈالی سوراخ ذکر مین دوا یا تیل اور روغن اسمین جا
روزہ نہین جاتا امام ابوحنیفہ اور امام محمد کی نزدیک سلئی کہ مثانہ مین سی منفذ نہین ہی اسطرہ اندر کو جیسی اور پیشاب
جو نکلتا ہی ٹپک کر نکلتا ہی اور امام ابویوسف کی نزدیک جاتا رہتا ہی اور اگر ذکر کی نوک ہی مین رہی تو کسیکی
نزدیک نہین جاتا اور اگر پانی مین گھسی اور اسکی کان مین پانی چلا گیا یا کان کھجا دیا تنکی سی اور تنکی پر میل پھر دا
تنکا کان مین کئی بار تو نہین کرتا روزہ نہین جاتا اور اگر اوتری دماغ سی رینٹ اور پہنچی ناک مین پھر دماغ مین
چڑہا دی بالکل جاری اوسکو تو روزہ نہین جاتا اور اگر نکلا تہوک منہہ سی اور منقطع نہوا بلکہ رال تار اوسکا اور
ذکن تا ٹہوڑی تک پہر نگل گیا اوسکو تو نہین جایگا روزہ اور اگر منقطع ہوا تہوک پھر منہہ مین ڈال لیا جاتا رہیگا
اور اگر قے منہہ بہر ہوا نگل جاوے ابویوسف کی نزدیک روزہ جاتا رہیگا اور امام ابوحنیفہ کی نزدیک نہین اور تہوڑی
ہی پہینک دینا تہوک کا تاکہ نہ ٹوٹی روزہ امام شافعی کی نزدیک اسلئی کہ جب جاری ہوتا ہی تہوک اپنی مجرے یعنی جاری
ہونیکی جگہہ سی تو پہنچتا ہی منہہ مین اور یہہ قادر ہی اوسکی پہینک دینی پر اور نہ پہینکا بلکہ نگل گیا جاتا رہتا ہی نزد
اونکی نزدیک اور اگر قے آپ سی آوی روزہ جاتا نہین اگرچہ منہہ بہر کر آوی اور اسیطرح نہین جاتا اگر پہر حلق مین
اوتر جاوی بغیر اسکی فعل کی اگرچہ منہہ بہری ہوئی ہو اور امام ابویوسف کی نزدیک جاتا رہتا ہی اور اگر قصداً نگل جاوے پھر
اور ہو وہ منہہ بہری ہوئی اسکی نزدیک جاتا رہیگا لیکن کفارہ نہین آیگا اور منہہ بہری ہوئی نہین ہوگی تو اوسکی
نگلنی سی روزہ نہین جانیکا مختار یہی ہی اور اگر قصداً قے کری سو منہہ بہر کر تو سبکے نزدیک روزہ جاتا رہتا ہی اور منہہ
بہر کر نکری تو نہین جاتا نزدیک ابی یوسف کی اور صحیح یہی ہی اور کہا امام محمد نی کہ جاتا رہتا ہی اور یہہ ظاہر الروایۃ ہی پہر اگر
وہ حلق مین اوتر جاوی آپسی تو نہین جاتا اور اگر قصداً نگل جاوی تو اوسمین دو روایتین ہین صحیح یہہ ہی کہ نہین جاتا
اگر دانتون مین کوئی چیز رات کی کہانی مین سی اٹک رہی اور ہووے وہ کم چنی سی اوسکی نگلجانی سی دن کو روزہ نہین جاتا
اور اگر کوئی چیز بقدر تل کی باہر سی منہہ مین ڈال کر چباوی یہانتک کہ وہ پہیل جاوے منہہ مین اور مزا اوسکا حلق مین نہ پہنچ
تو بہی روزہ نہین جاتا اور اگر منہہ مین نہ پہیلی نہین اور مزا اوسکا حلق مین معلوم ہو یا بغیر چبائی ثابت وہ چیز نگل جاوے
اگرچہ مزا حلق مین نہ آوی روزہ جاتا رہیگا پہر اگر وہ چیز اون چیزون مین سی ہی کہ اونسی کفارہ آتا ہی تو کفارہ آوی گا
والا قضا فقط امداد الفتاح اگر نکلی خون دانتون مین سی اور داخل ہو اوسکی حلق مین اور نہ پہنچی اوسکی پیٹ مین تو بہی روزہ
نہین جاتا اور اگر پہنچی پیٹ مین تو اگر غالب ہو خون تہوک پر یا برابر ہوں تہوک اور خون تو فاسد ہو جائیگا اور اگر خون کم
تہوک سی کہ ملا ہوا ہی ساتہہ اوسکی تو نہین ٹوٹتی کا روزہ مگر جبکہ پاوی مزہ اوسکا تو ٹوٹ جاویگا درالمختار فصل
تیسری بیچ بیان اون چیزون کی کہ فاسد ہوتا ہی انسی روزہ اور لازم آتی ہی قضا اور کفارہ آور کفارہ اونسی
جب لازم آتا ہی کہ روزہ رکہنی والا مکلف یعنی عاقل بالغ ہو اور روزہ رمضان کا ہو رمضان ہی مین یعنی قضا مین نہین

اور رات سی نیت کہی ہوئی ہو اگر بعد طلوع فجر کی نیت کی ہوگی تو اوسکی توڑنی سی کفارہ نہین آئیگا اور بعد روزہ توڑنیکی
کوئی چیز ساقط کرنیوالی کفارہ کی پیش آوی مانند بیماری اور حیض و نفاس کی اگر بعد روزہ توڑنیکی ان چیزونمین سی
کوئی چیز پیش آجاویگی تو کفارہ نہین آئیگا چنانچہ بیان اوسکا آگی آویگا اور نہ پہلی توڑنیکی اور کوئی چیز ساقط کرنیوالی
کفارہ کی ہو مانند سفر کی کہ اگر سفر مین توڑیگا تو کفارہ نہین آئیگا اور اگر بعد توڑنی کے سفر کریگا تو کفارہ
نہین ساقط ہوگا اور بخوشی افطار کری حالت جبر مین کفارہ نہین لازم آئیگا اور قصداً کری بہول چوک کر
کریگا تو کفارہ نہین آتی کا اور وہ مضطر نہو مضطر پر کفارہ نہین پس جب اتنی شرطین پائی جاوینگی
اور ان چیزون مفسدات مین سی کہ جو آگی مذکور ہوتی ہین کوئی چیز کریگا تو قضا اور کفارہ لازم ہوگا
وہ چیزین یہہ ہین جماع کرنا اور اغلام کرنا فاعل مفعول دونون پر قضا اور کفارہ لازم آتا ہی اور کہانا
پینا خواہ ازراہ غذا کی ہو خواہ دوا کی اور غذائیت کی معنومین علماء نی اختلاف کیا ہی بعضون نے
تو کہا ہی کہ غذا کی چیز وہ ہی کہ خواہش کری طبیعت اوسکی کہانیکی اور مقتضی ہو خواہش پیٹ کی بسبب اوسکی اور بعضون
نی کہا کہ غذا کی چیز وہ ہی کہ اوسکی کہانی سی اصلاح بدنکی ہو اور بعضون نی کہا غذا کی چیز وہ ہی کہ کہائی جاتی ہے
عادۃً پس کفارہ آتا ہی اگر سینہہ یا اولی یا برف نگلجاوی یا کہاوی کچا گوشت اگرچہ مردار کا ہو یا کہاوی چربی
یا کہاوی خشک کیا ہوا گوشت یا کہاوی گیہون مگر یہہ کہ ایک آدہ گیہون چباوی اور منہہ مین پہیل جاوی تو کفارہ
نہین آتا ہی اور اگر نگل جاوی تہوک بی بی کا یا یار کا تو کفارہ آتا ہی اسلئی کہ خواہش طبع ہوتی ہی اوسمین اور اور کے
تہوک نگلنی مین روزہ جاتا رہتا ہی اور کفارہ نہین آتا فقط قضا ہی آتی ہے اور تہوڑیسی نمک کہانی سی
کفارہ آتا ہی نہ بہت سی بموجب روایت مختار کی کذا فی المستغنی اور خلاصہ اور بزازیہ مین لکہا ہی کہ مختار یہہ ہی کہ
مطلق نمک کہانی سی کفارہ آتا ہی یعنی تہوڑا ہو یا بہت اور اگر کہاوی جو بغیر بہنی پس نہین کفارہ اوسپر اسلئی کہ
نہین کہائی جاتی ہین جو کچی اور یہہ خشک جو کا حکم ہی اور اگر تازی بالمین سی نکال کر کہاوی تو کفارہ آتا ہی
اور کفارہ آتا ہی گل ارمنی کی کہانی سی مطلق یعنی برابر ہی کہ عادۃ اوسکی کہانیکی ہو یا نہو اسلئی کہ وہ کہائی جاتی
ہی دوا کی لئی پس ہوگا افطار کامل اور کفارہ آتا ہی کہانی غیر گل ارمنی کیسی مانند ملتانی وغیرہ کی اگر عادۃ ہو
اوسکی کہانی کی پس نہین کفارہ ہی اوسپر کہ نہین عادۃ رکہتا ہی اوسکی اگر بعد غیبت کرنیکی قصداً کہانا کہالی
تو کفارہ لازم آتا ہی برابر ہی کہ پہنچی ہو اوسکو حدیث یا نہ پہنچی ہو تاویل اوسکی معلوم کی ہو یا نہ معلوم کی ہو مفتی نی
فتوی دیا ہو یا نہ دیا ہو اسلئی کہ افطار ہونا غیبت سی خلاف قیاس کی ہی اور حدیث الغیبۃ تفطر الصیام تاویل کی گئی
ہی بالاجماع ساتہہ جاتی رہنی ثواب کی بخلاف حدیث حجامت یعنی پچہنون کی کہ بعضی علماء نی اوسکی ظاہر پر ہی عمل کیا ہے
مانند اوزاعی وغیرہ کی پس اگر کہاویگا بعد حجامت یعنی پچہنون کی یا بعد چہونی عورۃ کی یا بعد بوسہ لینی کی ساتہہ شہوۃ
کی یا بعد بیخواب ہونیکی اور مباشرت فاحشہ کی بغیر انزال کی یا بعد سرمہ لگانیکی یا بعد فصد کی یا بعد بدکاری کرنیکی

جانورسی بغیر انزال کی یا لید داخل کرنی انگلی کی دبر مین اس گمان پر کہ روزہ ٹوٹ گیا سبب ان چیزون کی تو
تو کفارہ آویگا لیکن جبکہ فتوی دیگا اوسکو فقیہ اگرچہ خطا کریگا یا سنی ہوگی لگانی والینی حدیث أفطر الحاجم والمحجوم
اور نجانی تاویل اوسکی موجب ہے شبہ کی نہین کفارہ آویگا اور اگر پہچانیگا تاویل تو کفارہ واجب ہوگا اور اگر تیل لگایا
اور گمان افطار کا کر کر قصدًا کہایا یا حکم ہوگا مانند حکم افطار کرنیکی بعد غیبت کی ہی جو کہ اوپر مذکور ہوا اور حکم افطار کرنیکا
بعد غیبت کی جو اوپر مذکور ہوا اکثرون کی نزدیک تو اسیطرح ہی لیکن ملتقی اور بحر الرائق مین اسکو مانند حجامت کی لکہا ہے
اور واجب ہوگا کفارہ اوس عورت پر کہ خوشی سی صحبت کروائی ایک شخص سی کہ اوسپر جبر کیا تہا کسینی صحبت کرنیکی لئی
اور مرد پر نہین آویگا اور ایک عورت نی جانا طلوع ہونا فجر کا اور چہپایا اوسکو اپنی خاوند سی یہانتک کہ اوسنی صحبت کی
اور وہ نہین جانتا تہا کہ فجر ہوگئی ہی تو کفارہ واجب ہوگا عورت پر نہ مرد پر ۔ امداد الفتاح ۔ **فصل چوتہی بیچ بیان**
کفارہ کی اور اون چیزون کی کہ ساقط کرتی ہین کفارہ کو ذمہ سی ایک عورت نی قصدًا کہانا کہایا یا جماع کروایا خوشی
پہر اوسی دن اوسکو حیض آگیا یا نفاس کفارہ ساقط ہوجاتا ہی اور اسیطرح کوئی بیمار ہوگیا اوسیدن ایسطرح کہ
کہ جائز ہی اوسمین افطار اور بیماری ایسی ہوئی بغیر اوسکی فعل کی تو کفارہ ساقط ہوجائیگا اور یہہ قید کہ بیماری ایسی
ہوئی بغیر اوسکی لگائی کہ اگر افطار کیا قصدًا پہر زخمی کیا اپنی تئین اوس سی بیمار ہوگیا اسطرح کہ نہین روزہ رکہہ سکتا
اوسحالت مین یا ڈالا اپنی تئین چہت پرسی یا پہاڑ پرسی تو اسمین اختلاف کیا ہی مشائخ نی بعضون نی کہا کہ ساقط
ہوجاتا ہی اوس سی کفارہ اور بعضون نی کہا کہ نہین ہوتا اور کمال نی کہا کہ مختار یہہ ہی کہ نہین ساقط ہوتا
اور ذکر کیا گیا ہی کتاب جمع العلوم مین کہ اگر کسینی بیچ مین ڈالا نفس اپنی کو سبب چلنی کی یا کچہہ کام کیا
یہانتک کہ بہت لگی پیاس اوسکو پس افطار کر ڈالا کفارہ آویگا اور بعضون نی کہا کہ کفارہ نہین آئیگا اور اسی پر
عمل کیا ہی بقالی نی کذا فی التاتارخانیہ اور کفارہ یہہ ہی کہ آزاد کری بردہ اگرچہ ہو کافر پہر اگر نہ سکی پہہ تو
روزی رکہی دو مہینی پی درپی کہ ہوون اونمین دن عیدین کی اور نہ ایام تشریق کی اسلئی کہ اونمین روزی رکہنی
منع ہین اور اگر درمیان مین ایک روزہ فوت ہوجاوی بعذر یا بلا عذر تو پہر روزی از سر نو شروع کرے
مگر سبب حیض کی اگر افطار کری تو مضائقہ نہین اور اگر سبب نفاس کی افطار کری تو بہی از سر نو رکہی پہر اگر نہ رکہہ سکی
روزی بسبب مرض کی یا بڑہاپی کی تو کہلاوی ساٹہہ مسکینون کو پیٹ بہر کر صبح کو کہلاوی اونکو اور شام کو کہلاوی
یا دو دن صبح کو کہلاوی یا دو دن شام کو یا عشا اور سحر کو اور شرط یہہ ہی کہ جسکو اول کہلاوی انہین کو
دوبارہ بہی کہلاوی یہانتک کہ اگر صبح کو کہلایا ساٹہہ کو پہر شام کو کہلایا ساٹہہ غیر اونکو تو نہین کفایت
کریگا یہان تک کہ پہر کہلاوی دونون فرقون مین سی ایک کو اور اگر ایک فقیر کو ساٹہہ روز تک کہلایا یا
کری یا پہر روز نئی فقیر کو کہلاوی ساٹہہ روز تک تو کافی ہے اور اگر ایک روز صدقہ ساٹہہ فقیر کا
یا کم کا اسی ایک فقیر کو دی تو ایک ہی کا ادا ہوگا اور کفایت کرتی ہے روٹی گیہون کی بغیر سالن کی

بخلاف جو کی روٹی کی کہ اوسکی ساتھہ سالن ضروری ہی اسلئی کہ بسبب سختی کی پیٹ بہر کر نہین کہا سکتا
بغیر سالن کی عادۃً بخلاف گیہون کی روٹی سے کہ وہ کہا سکتا ہی بغیر سالن کی پیٹ بہر کر اسیلئی
کہا گیا ہی کہ گیہون کی روٹی کا سالن اوسی مین ہی پس جسنی طلب کیا اوسکی ساتھہ سالن نہین ہی
وہ بہوکا اور شرط یہہ بہی ہی کہ ہو کوئی اونمین پیٹ بہرا یہانتک کہ اگر ہوگا پیٹ بہرا اور کہاویگا مانند
بہوکی کی احتیاج ہوگی اور کی کہلانی کی پس یا تو کہانا کہلاوی جسطرح کہ ذکر کیا گیا یا دیوی ہر فقیر کو
آدہی صاع یعنی پونی دو سیر گیہون یا آٹا اوسکا یا ستو اوسکی یا ایک صاع جو یا انگور یا کہجور یا دیوی قیمت
انکی اگرچہ اوقات متفرقہ مین دی اور اگر کئی روزی توڑی جماع کر کر یا کہا کر قصداً تو ایک کفارہ کافی ہی
بشرطیکہ درمیان مین اونکی کفارہ نہ دیا ہو مثلاً اگر دس روزے توڑے اور درمیان مین کفارہ نہ دیا تو دسونکی
لئی ایک کفارہ کافی ہی اور اگر درمیان مین کفارہ دیا تو باقی کی لئی کفارہ اور چاہیی اور وہ کئی
روزی جو توڑی عام ہین کہ ایک رمضان کی ہون یا دو رمضان کی صحیح یہی ہے کذا فی الدر المختار
اور بعضون نی کہا کہ یہہ حکم اوسصورت مین ہی کہ وہ روزی ایک رمضان کی ہون اور اگر کئی رمضانکی
ہونگی تو ہر رمضان کی لئی کفارہ علیحدہ علیحدہ دی ؛ فتاوی عالمگیری کا مین یہی روایت نقل کی ہی ۱۲
امداد الفتاح وغیرہ ۱۲ فصل پانچوین بیچ بیان اون چیزونکی کہ روزی کو توڑتی ہین اور قضا ہی
اوسکی آتی ہی نہ کفارہ اور قاعدہ کلیہ اسمین یہہ ہی کہ جو چیز ایسی ہو کہ اوسمین غذائیۃ نہو
یا غذائیۃ ہو ولیکن ہو عذر شرعی اور پہنچاوی اوسکو پیٹ مین یا دماغ مین اور جو چیز ایسی ہو کہ
نہ دفع ہوا اوس سی شہوت ستر کی پوری یعنی جلق وغیرہ اوسنی کفارہ نہین آتا ہی پس اگر کہاوے
روزہ دار اوپر رمضان مین چاول کچی یا آٹا گوندہا ہوا یا خشک تو روزہ جاتا رہتا ہے اور
قضا آتی ہی اور آٹا گیہون کا اور جو کا جبکہ بہگوئی ساتھہ پانی کے اور ملاوی اوسمین شکر واجب
کرتی ہین کفارہ کو اور اگر کہاوی نمک بہت ایکبارگی یا کہاوی مٹی سوای گل ارمنی کی کہ نہ عادۃ ہو
اوسکی کہانی کی یا گٹہلی یا روئی یا نگلا تہوک اپنا کہ متغیر تہا ساتھہ رنگ سبز یا زرد وغیر ذلک ریشم وغیرہ کی
اور وہ یاد رکہتا تہا روزہ اپنا یا کہا یا کاغذ یا مانند اوسکی وہ چیز کہ نہین کہائی جاتی ہی عادۃً یا کہائی بہی گئے
یا مانند اوسکی ایسی پہل کچی کہ نہین کہائی جاتی ہین پہلی پختہ ہونیکی اور اونکو پکا کر یا نمک ملا کر نکہایا یا کہایا اخروٹ
تازہ کہ ہوا اوسمین گودہ یا نگل گیا کنکر یا لوہا یا تانبا یا سونا یا چاندی یا پتہر اگرچہ زمرد وغیرہ ہو واجب ہی قضا کی
قضا نہ کفارہ اور اگر حقنہ کیا یا ناک مین دوا لی یا موہنہ مین دوا رکہی اوسمین سی کچہہ حلق مین اوتر گئی یا تیل
ڈالا کان مین قضا آویگی نہ کفارہ اور اگر پانی قصداً ڈالی کانمین تو اوسمین اختلاف ہی ہدایہ اور ملتقی اور
درمختار اور شرح وقایہ اور اور اکثر متنونمین تو لکہا ہے کہ روزہ نہین ٹوٹتا اور قاضیخان

اور فتح القدیر مین لکہا ہی کہ صحیح یہہ ہی کہ ما تار رہتا ہی اور قضا آتی ہی اور اگر دوا ڈالی پیٹ کی زخم مین اور وہ پیٹ مین
پہنچی یا دماغ کی زخم مین ڈالی اور وہ دماغ مین پہنچی یا داخل ہوا حلق مین مینہہ یا برف اور نہ نکالا اوسکو اپنی فعل سی
بلکہ از خود حلق سے اوتر گئے یا چوک کر روزہ توڑ دیا مثلاً کلی کرتی مین پانی حلق مین اوتر گیا یا ناک مین
پانی دیتی ہوئی دماغ کو چڑہ گیا یا زبردستی کسی نی روزہ توڑ ڈالا اگرچہ ساتہہ جماع کے ہو یعنی خاوند نی
زبردستی بیوی سی جماع کیا یا بیوی نی زبردستی خاوند سی جماع کر ڈالا قضا آویگی ان سب صورتوں مین
نہ کفارہ لیکن مسئلہ جماع مین زبردستی کرنیوالی پر کفارہ آویگا اور جسپر زبردستی کی اوسپر قضا
اور اگر افطار کری عورت لونڈی ہو یعنی حرم یا منکوحہ بخوف بیمار ہوجانی کی بسبب خدمت کی یا افطار کری
لونڈی بسبب ضعف کی کہ حاصل ہوا اوسکو بسبب خدمت گرمی کی قسم نکالنی سی یا کپڑے دہونی سی
قضا لازم ہے اور لونڈیکو چاہیئی کہ نہ کہنا مانی سوائی نماز اگر ایسی کام کو کہی کہ عاجز کری اوسکو اداے
فرایض سی اور اگر ڈالدی کوئی سوتیکی منہہ مین پانی یا پی جاوی سونیوالا پانی اوسپر قضا ہی اونہین کے
وہ مانند بہولنی والی کی کیا نہین جانتا ہی تو کہ سونیوالا یا جسکے عقل جاتی رہی اگر ذبح کری نہین درست
اوسکا ذبح کیا ہوا کہانا اور جو بسم اللہ بہولجاوی ذبح کی وقت اوسکا ذبح کیا ہوا جانور کہانا درست ہی
اور اگر روزی مین بہول کر کہانیکو کہایا پہر قصداً کہایا یا جماع کیا بہول کر پہر قصداً کہایا یا دنکو روزیکی نیت
کی پہر کہایا یا پیا یا جماع کیا قصداً یا رات سی نیت کی ایک نفل روزیکی پہر صبح کو سفر کیا پہر نیت کی اقامت کے
اور کہایا اگرچہ نہین درست اوسکو افطار یا رات سی ایک نفل نیت روزیکی کی اور صبح کو مقیم تہا پہر مسافر ہوا
اور کہایا یا حالت سفر مین یا جماع کیا قصداً اگرچہ حلال نہین تہا اوسکو افطار قضا لازم آویگی نہ کفارہ
اور سفر مین کہانی کی قید اسلئی لگائی کہ اگر وطن کو پہر جاویگا کسی چیز بہولی ہوئی کی لینی کو اور قصداً کہایا
اپنی مکان مین یا پہلی جدا ہونی سے آبادی مقام اپنی کی سی تو قضا اور کفارہ دونون لازم ہونگے
اور اگر کہانا پینا وغیرہ جماع سی بندرہا تمام دن بغیر نیت روزی کی اور افطار کی یا سحر کہائی یا جماع کیا اس
حالمین کہ شک رکہتا تہا بیچ طلوع ہونی فجر کے اور فجر اوسوقت ہو چکی تہی یا افطار کیا ساتہہ ظن غالب
غروب ہونی آفتاب کی اور آفتاب اوسوقت باقی تہا قضا آویگی نہ کفارہ اور اگر شک رکہتا ہوگا غروب مین
پس بیچ لازم ہونی کفارہ کی دو روایتین ہین مختار فقیہ ابو جعفر کی یہہ ہے کہ کفارہ لازم ہوگا
اور اگر ظن غالب ہوگا غروب ہونی کا اور افطار کر ڈالیگا تو اوسپر کفارہ لازم ہوگا اور اگر منزل ہوا
بسبب فعل بد کرنیکی جانور سی یا میت سی یا منی گرائی کسیکی رانین یا ناف مین یا ہاتہہ مین یا منزل ہوا
بسبب بوسہ لینی کی یا چہونی کسیکی یا توڑا روزہ غیر ادا رمضان کا یا عورت سی جماع کیا سیتی
سوتی مین اور وہ روزی سی تہی روزہ جاتا رہیگا اوسکا اور قضا آویگی نہ کفارہ اور اسیطرح

ایک عورت نے رات سے نیت روزے کی کی تھی اور پھر دنکو دیوانی ہوگئی اور اوس سے جماع کسی نے کیا اوس عورت پ
بھی قضا ر آوے گی اور اگر پچکاری دوا یا پانی ایک عورت نے اپنی شرم گاہ مین یا داخل کی کسینے
اونگلی بھیگی ہوئی پانی کی یا تیل کی اپنی دبر مین یا استنجا کیا اور پانی پہنچا دبر مین حقنہ کی جگہہ تک
اگرچہ یہہ ہوتا ہے کم یا پہنچا پانی فرج داخل تک بسبب مبالغہ کی استنجا کرنے مین قضا لازم آوے گی
اور اگر نکل آوین مسّے بواسیر والی کے اور دہو وے اونکو اگر خشک کرلیا اونکو پہلے اوٹھنے کے اور سے پہر
اوپر چڑہ گئے نہین ٹوٹنے کا روزہ اس لیے کہ پانی پہنچا تہا ظاہر بدن پر پہر زائل ہوگیا پہلے پہنچنے کے طرف
باطن کے بسبب عود کرنے معقد کے اور اگر خشک نہون گے تو روزہ فاسد ہوجاویگا اور اگر داخل
کریگی عورت اونگلی ترکی ہوئی پانی کی یا تیل کی اپنے فرج داخل مین یا داخل کریگا کوئی روئی یا کپڑا
یا لکڑی یا پتھر اپنی دبر مین یا عورت داخل کرے گی ان چیزونکو اپنی فرج داخل مین اور غائب ہوجاوینگے
یہہ چیزین اندر تو روزہ جاتا رہیگا اور قضا لازم ہوگی اور اگر لکڑی وغیرہ کا ایک سرا ہاتہہ مین رہا
یا عورت کی فرج خارج مین نہین فاسد ہوویگا اور اگر نکالا ڈورا اور ایک سرا ہاتہہ مین ہو پہر نکال لی نہین ٹوٹیگا
روزہ اگر سب نکل جاوے گا ٹوٹ جاویگا اور قضا لازم ہوگی اور اگر داخل کریگا دہوان اپنی فعل سے قصداً دماغ مین
یا پیٹ مین قضا لازم آویگی اور یہہ حکم ہیہ غیر عنبر اور عود کی ہے اور ان دونونکی دہوین مین بعید نہین ہے لازم آنا
کفارے کا بہی واسطے فائدہ مند اور دوا ہونے اونکی اور اسیطرح حقّے کی دہوین داخل کرنے سے بعید نہین ہے
لازم آنا کفارےکا اور اگر قے قصداً کی اگرچہ منہہ بہر کر نہ آئی قضا لازم آویگی موجب ظاہر روایۃ کے اور ابو یوسف
کی نزدیک منہہ بہر کرنا شرط ہے اور یہی صحیح ہے اور اگر نکل جاوے قے آپ سے آئی ہوئی کو اور ہو وہ منہہ
بہری ہوئی یا کہا جاوے دانتونکی اٹکی ہوئی چیز کو اور ہو وہ بقدر چنے کی یا زیادہ یا نیت کرے روزے کی
دنکو بعد کہا چکنے کی بہول کر پہلے نیت کرنیکی دنکو یا بیہوش ہوجاوے اگرچہ مہینے بہر تک بیہوش رہے
قضا لازم آویگی مگر یہہ کہ قضا نکرے اوس دنکی کہ جسمین بیہوشی شروع ہوئی ہے یا جسکے رات مین شروع
ہوئی ہے اس لیے کہ مسلمانکا فعل صلاح پر حمل کرنا چاہئے کہ اوس نے رات سے نیت کرلی ہوگی پس وہ روزہ
ہوگیا اوسکی بعد جتنے دنون بیہوش رہیگا اونکی قضا کرے گا اسلئے کہ ہواکہ بغیر نیت کے ہوا اور اگر یقین
ہوگا کہ نہین نیت کی تو اوس دن کی بہی قضا آویگی اور اگر مہینے بہر سے کم دیوانہ رہا قضا آوے گے
اور اگر ساری مہینے دیوانہ رہا نہین قضا آویگی اور اگر مہینا بہر اسطرح دیوانہ رہا کہ رات کو آرام ہوگیا اونکو
بعد فوت ہونے وقت نیت کی تو بہی قضا نہین آنے کی کہ یہہ بہی ساری ہی مہینے کی حکم مین ہے اور اگر
رمضان مین نیت روزے کی نہ کی اور کہا نا کہایا امام اعظم کی نزدیک کفارہ واجب نہین۔ اور
صاحبین کی نزدیک واجب ہے کذا فی المالا بدمنہ اور اگر کسی کا روزہ ٹوٹ جاوے اگرچہ بسبب عذر کے

ٹوٹی اور پھر عذر جاتا رہے تو واجب ہی بند رہنا کھانے پینے وغیرہ سے بقیہ روز میں اور واجب ہی بند رہنا حائض
اور نفسا پر جبکہ پاک ہوں بعد طلوع ہونے فجر کی اور واجب ہی بند رہنا مسافر پر کہ مقیم ہوا اور بیمار پر جبکہ اچھا
ہو جاوے اور دیوانے پر جبکہ ہوشیار ہوا اور لڑکے پر جبکہ بالغ ہوا اور کافر پر جبکہ اسلام لاوے اور ان سب پر
قضا ہی سوائے دو شخصوں اخیر کی اور حائض اور نفسا اور بیمار اور مسافر کو بند رہنا نہ چاہئے لیکن ظاہر کھاویں
بلکہ پوشیدہ کھاویں ؛ امداد الفتاح ؛ **فصل چھٹی** بیچ بیان ان چیزوں کی کہ مکروہ ہیں روزے دار کو اور جو
نہیں مکروہ ہیں اور جو کہ مستحب ہیں مکروہ ہی روزے دار کی لئے چکھنا کسی چیز کا یعنی چکھ کر تھوک دینا اور ذخیرہ
میں ہی کہ مکروہ ہی چکھنا کسی چیز کا جبکہ ضرور نہ ہو اور جب ضرور ہو جیسے کوئی چیز خریدتا ہو اور ڈر ہو کہ اگر
نہ چکھوں گا تو غبن دیا جاؤنگا یا شوہر میری مرضی کی نہ ہوگی تو نہیں مکروہ اور فتاوی نسفی میں ہی کہ اگر ایک
عورت کا خاوند بدخلق ہو کہ تنگ گیری کرتا ہو کمی زیادتی نمک پر تو درست ہی اوسکو بھی چکھ لینا کھانے کا
تا اوسکی ظلم سی بچے اور اگر نیک خلق ہو خاوند تو نہیں درست اور ایسا ہی حال لونڈی کا ہی اور ممکن ہے
کہ یہی حکم نوکر اور مزدور کا ہو یعنی جو کہ پکانے کی لئے ہوں اور مکروہ ہی چبانا کسی چیز کا بلا عذر جیسے ایک عورت
چاہتی ہی کہ روٹی وغیرہ چبا کر بچے کی منہ میں دے اگر کوئی ہشیار لڑکی یا حائضہ اوسکی پاس ہو تو اوس سے
چبوا کر دے آپ چبا کر دینا اوسکو مکروہ ہوگا اور اگر کوئی بن روزے دار نہ ہاتھ لگے تو آپ ہی چبا کر دے
کہ مقصود میں مکروہ نہیں اور مکروہ ہی چبانا مصطگی کا روزہ دار کی لئے برابر ہیں اسمیں مرد و عورت اسلئے
کہ اوسکی چبانے سے تہمت افطار کی لگتی ہی اور سوائے روزے کی حالت کی مردوں کی لئے چبانا اوسکا مکروہ ہے
مگر خلوت میں بسبب عذر کی جائز ہی اور بعضوں نے کہا مباح ہی بخلاف عورتوں کی کہ اونکی لئے مستحب ہی چبانا اسکا
اسلئے کہ یہہ اونکی لئے قائم مقام ہی مسواک کی اور مکروہ ہی بوسہ لینا اور مباشرت کرنی یعنی عورتوں کو گلے لگانا اور
مساس وغیرہ کرنا اگر ڈر ہو انزال کا یا جماع کا ڈالا نہیں مکروہ ہی اور مکروہ ہی جمع کرنا تھوک کا منہ میں قصداً اور پھر
نگل جانا اوسکا اور مکروہ ہی روزہ دار کی لئے کرنا اوس چیز کا کہ ضعف ہو اوس سے مانند فصد اور پچھنوں کی اور
جو فصد پچھنے ایسے ہوں کہ ضعف نہ ہو اونسے تو نہیں مکروہ اور نہیں مکروہ ہی سرمہ لگانا اور تیل لگانا مونچھوں کو
اور مسواک کرنی اگرچہ بعد زوال کی ہو اور مسواک تازی ہو یا بھگوئی ہوئی ہو پانی میں اور نہیں مکروہ ہے
کلی کرنی اور ناک میں پانی دینا بغیر وضو کی اور نہیں مکروہ ہی غسل کرنا اور لپیٹنا تر کپڑے کا بدن پر بقصد ٹھنڈک
کی موجب روایت مفتی بہ کی اسلئے کہ یہہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہوا ہی اور مستحب ہیں روزہ دار کے
لئے تین چیزیں سحر کھانی اور دیر کرنی سحر میں اور جلدی کرنی افطار میں بیچ غیر روز ابر کی اور ابر کی روز
احتیاط ضروری ہی ؛ امداد الفتاح ؛ **فصل ساتویں** بیچ بیان اون عوارض کی کہ مباح ہی بسبب اونکی افطار
وہ سات ہیں مرض اور سفر اور اکراہ یعنی زبردستی کرنی اور حمل اور دودھ پلانا اور بھوک اور پیاس

اور بہت بڑہا یا اور حیض اور نفاس پس جائز ہی افطار اوس بیمار کی لئی کہ اگر روزہ رکہی تو ڈر ہو زیادتی مرض کا
یا دیر کر اچہی ہونیکا اسلئی کہ زیادتی مرض کی اور طول اوسکا کبہی ہوتا ہی باعث ہلاکت کا پس واجب ہے
اوس سی احتراز اور مرض ایک چیز ہی کہ باعث ہوتی ہی تغیر طبیعت کی طرف فساد کی شروع ہوتی ہے
اول باطن مین پہر ظاہر ہوتا ہی اثر اوسکا اور پس برابر ہی کہ ہو وہ مرض آنکہہ دکہنی کا یا زخم یا درد سر کا
غرضکہ کوئی مرض ہو جب خوف ہوا وسکی زیادتی یا دیر کر اچہی ہونیکا تو جائز ہے اوسمین فطار اور کہا ہے
علمانی کہ غازی جبکہ جانتا ہو یقینًا کہ مین لڑونگا کفار سی رمضان کی مہینی مین اور خوف ہو ضعف کا
نہ افطار کرنی مین تو پہلی لڑائی کی فطار کرے مسافر ہو یا مقیم اور اسی قیاس پر کہا ہی عطار نے
اوس شخص کی حقمین کہ اوسکا دن باری کا ہی پس افطار کیا اول روز مین پہلی آنی تپ کی گمان سکی کہ آج تپ
آویگی پس ضعیف کر دیگی تو نہین مضائقہ افطار کا اوسکی لئی پہر اگر تپ نہ آوی گی تو صحیح تر یہہ ہی کہ نہین آئیگا
کفارہ اور اسیطرح عورت نی حیض آنی کا گمان کر کر افطار کیا اور پہر حیض نہ آیا تو صحیح تر ہے یہہ کہ کفارہ نہین
آئیگا اوسپر اور فتاوی عالمگیری مین لکہا ہی کہ دونون صورتون مین کفارہ آویگا اور اسیطرح بازاروا
اگر سنین آواز طبل کی تیسوین تاریخ اور گمان کرین کہ آج دن عید کا ہی اور پہر افطار کر ڈالین پہر معلوم ہوا
کہ طبل کسی اور سبب سے بجا تہا تو نہین کفارہ اونپر اور زبردستی سی مراد یہہ ہی کہ کوئی پچہاڑ کر منہہ مین
کچہہ دیدی یا ڈر ہو نہ افطار کرنی مین مار ڈالنی کا یا بہت مارنی کا اور جائز ہے افطار حاملہ کے لئی
اور دودہ والی کی لئی اگر ڈرے نقصان عقل سی یا ہلاک سی یا بیماری سی خواہ اپنی نفس پر ڈر ہو ان چیزونکا
یا بچی پر اور دودہ والی خواہ ماں ہو خواہ دایہ اور یہہ جو کہا گیا ہی کہ مراد دودہ والی سی دایہ ہی ہی یہہ قول مردود
ہے اسلئی کہ حدیث مین عام ہی دودہ والی اِنَّ اللّٰهَ وَضَعَ عَنِ الْمُسَافِرِ الصَّوْمَ وَشَطْرَ الصَّلٰوةِ
وَعَنِ الْحُبْلٰى وَالْمُرْضِعِ الصَّوْمَ اور دوسری یہہ کہ دودہ پلانا ماں پر واجب ہی دیانۃً خصوصًا جبکہ
باپ مفلس اور جائز ہی دودہ والی کی لئی پینا دوا کا جبکہ طبیب کہی کہ یہہ بچی کی بیماری کو فائدہ کریگی اور خوف
معتبر نہونی افطار کی لئی دو سبب سے ہوتا ہی کہ یا تو ظن غالب ہو ضرر کا بسبب پہلی تجربہ کے یا طبیب
مسلمان حاذق غیر ظاہر الفسق کہی کہ ضرر کریگا روزہ اوسکو جائز ہے فطار اوسکی لئی کہ ہوا وسکو پیاس
شدید یا بہوک بہت کہ خوف ہو اوسکی ہلاک کا یا نقصان عقل کا یا جاتی رہنی بعض حواس کا اور ہو یہہ بسبب
مشقت مین ڈالنی نفس اپنی کی اسلئی کہ اگر ہوگا یہہ بسبب مشقت مین ڈالنی نفس کی مثلاً دوڑا اور پیاسا
ہوکر افطار کر ڈالا تو کفارہ لازم ہوگا اور بعضون نی کہا کہ نہین لازم آئیگا اور پوچہی گئی علی بن احمد حال
حرفہ کرنیوالی کیسی جب جانی وہ کہ اگر مین مشغول ہونگا حرفہ مین تو لاحق ہوگا مرض کہ مباح ہوگا اوسمین فطار
اور ہی وہ محتاج طرف حاصل کرنی نفقہ کی تو آیا مباح ہی اوسکو کہانا پہلی بیمار ہونی کی یا نہین پس منع

لیا اونہون نی تندمتع اور مختار مین لکہا ہی کہ جسکو ایسا خوف ہو تو اوسکو چاہیئی کہ آدہی دن کسب کری اور اوسی
دن سے خرچ کری تا اوسکو معیشت بہی حاصل ہو اور روزہ بہی اتنے سی نباہو سے اور مباح ہی افطار
اوس مسافر کو کہ سفر کری پہلی طلوع ہونی فجر کی اور اگر سفر کری حالت روزی مین بعد طلوع ہونی
فجر کی تو نہین مباح افطار کرنا اوس دن لیکن اگر بیمار ہو جاوی بعد اوسکی تو درست ہی اور بنا بر سند درست
قضا ہی آویگی نہ کفارہ خواہ سفر مین بغیر بیماری کی توڑی خواہ بیمار ہو کر اور روزہ رکہنا مسافر کو مستحب ہے
اگر ضرر نکری اور بہتر یہہ ہی کہ جب ہون تمام رفیق اوسکی افطار کئی ہوئی اور نہ مشترک ہون خرچ کرنی مین
پس اگر ہون مشترک یا افطار کئی ہوئی تو افضل افطار ہی ہی واسطی موافقت جماعت سے کے اور نہین واجب ہے
وصیت کرنی ساتہہ فدیہ اوس روزی کی کہ افطار کیا اور مر گیا پہلی زوال عذر کی خواہ عذر بیماری کا ہو
یا سفر کا یا اور عذر عذرون مذکورہ سی اور قضا کری اون روزونکی کہ فوت ہوا اوسکی قضا پر اور اگر قضا نکری
تو لازم ہی اوسکو وصیت کرنی بقدر اقامت کی سفر سی اور بقدر صحت کی مرض سی اور بقدر زوال عذر کے
اور نہین شرط ہی قضا روزی مین پی در پی رکہنا لیکن مستحب ہے تا کہ واجب جلدی ذمہ سی اتر جاوی اور ایسی ہی
مستحب ہی یہہ کہ نہ تاخیر کری بعد قدرت کی ذکر کیا امام رازی نی ہماری علما سی کہ افطار بغیر عذر کی نفل
روزی مین نہین حلال ہی بہت صحیح روایت اور ظاہر الروایت یہی ہی اور ضیافت بہی عذر ہی صاحبین رح کی
نزدیک اور لکہا ہی علما نی کہ صحیح روایت مذہب سی یہہ ہی کہ اگر دعوت کرنیوالا فقط اسکی آنی ہی سے
راضی ہوا اور ایذا نہ پاوی افطار نکرنی سی تو افطار نکری اور اگر جانی کہ وہ ایذا پاویگا افطار نکرنیسی تو
افطار کر ڈالی اور قضا کری کہا شیخ بزرگ شمس الائمہ حلوائی نی کہ اس باب مین جو کچہہ کہا گیا ہے بہتر
اوس مین یہہ ہی کہ اگر اعتماد رکہتا ہو اپنی نفس پر قضا کرنیکا تو افطار کری واسطی دفع کرنی ایذا کی بہائی
مسلمان سی اور اگر اعتماد نرکہتا ہو اپنی نفس پر قضا کرنیکا تو نہ افطار کری اگرچہ ترک افطار مین ایذا ہو
مسلمان کو اور یہہ جب ہی کہ ہو افطار پہلی زوال کی اور بعد زوال کی افطار نکری مگر جبکہ ہو ترک افطار مین
عقوق یعنی نافرمانی والدین کی تو بعد زوال کی بہی افطار کری کذا فی المحیط اور ضیافت عذر ہی ضیافت
کرنیوالی کی حق مین بہی اور مہمان کی حق مین بہی کذا فی شرح الوقایہ اور صوم واجب مین ضیافت عذر
نہین ہی کذا فی النہایہ ۔ امداد الفتاح و عالمگیری ۔ **فصل آٹہوین** تراویح کی مسائل مین اور وہ پانچ
ترویحے ہین ہر ترویحہ چار رکعت کا ساتہہ دو سلام کی اور اگر زیادہ کری پانچ ترویحون پر ساتہہ
جماعت کی تو مکروہ ہی ہمارے نزدیک اور صحیح یہہ ہی کہ وقت تراویح کا بعد عشا کی ہی طلوع فجر تک پہلی
وتر کے اور بعد اوسکی یہانتک کہ اگر ظاہر ہو کہ عشا پڑہی تہی بغیر طہارت کی نہ تراویح اور وتر تو ا
کری تراویح کو ساتہہ عشا کی نہ وتر کو اسلئی کہ تراویح تابع ہی عشا کی نزدیک ابی حنیفہ رح کے

اور وتر غیر تابع ہی عشار کی وقت مین نزدیک امام صاحب کی اور نہیں پہر منا عشار کا وتر سی واجب ہی و اصلی
ترتیب کی اور یہہ ساقط ہوجاتا ہی عذر نسیان سی پس صحیح ہی وتر جبکہ ادا کری پہلی عشار کی بہول کر
بخلاف تراویح کی کہ وقت اوسکا بعد ادا کرنی عشار کی ہی پس نہین معتبر ہوگی جو ادا کری پہلی عشار کے
اور صاحبین کی نزدیک وتر سنت عشا کی ہی مانند تراویح کی پس ہی ابتدار وقت وتر کا بعد ادار کرنی عشار
ہی پس واجب ہوگا اعادہ وتر کا جبکہ ادا کری پہلی عشار کی اگرچہ ہو بہول کر نزدیک صاحبین کی مانند تراویح
کی حاصل یہہ کہ اعادہ وتر کا مختلف فیہ ہی اور اعادہ تراویح کا اور عشار کی تمام سنتونکا متفق علیہ ہی جبکہ
وقت باقی اور مستحب ہے بیٹہنا درمیان دو ترویحون کی بقدر ایک ترویحہ کی اور اسیطرح درمیان پانچوین
ترویحہ اور وتر کی اور اگر جانین کہ بیٹہنا درمیان پانچوین ترویحہ کی اور وتر کی گران گذرتا ہی قوم پر تو
نہ بیٹہی پہر وہ اختیار رکہتی ہین بیٹہنی کی حالت مین اگر چاہین تسبیح پڑہین اور چاہین چپکی بیٹہی رہین اور
مکہ والی طواف کرین اور دو رکعت پڑہین اور مدینہ والی چار رکعت نماز پڑہین جداجدا اور آرام پکڑنا پانچ سلام
یعنی دس رکعت پر مکروہ ہی جمہور کی نزدیک اور یہی صحیح ہی اور مستحب ہی تاخیر تراویح کی تہائی رات تک
اور آدہی رات تک اور اختلاف کیا ہی علمار نی بیچ ادا کرنی تراویح کی بعد آدہی رات کی صحیح یہہ ہی
کہ مکروہ نہین ہی اور تراویح سنت ہی رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کی اور بعضون نی کہا کہ سنت ہی
حضرت عمر رضی اللہ تعالے عنہ کی اور قول اول صحیح تر ہی اور تراویح سنت ہی مردونکی لئی اور عورتونکی
اور اصل تراویح سنت ہی ہر متنفس پر ہماری نزدیک اور یہہ ہی صحیح ہی اور جماعت اوسمین سنت علی الکفایہ ہی
یعنی بعض کی کرنی سی سب سی سنت ادا ہوجاتی ہی اور یہی صحیح ہی کذا فی التبیین اگر ادا کری کوئی تراویح بغیر
جماعت کی یا عورتین علیحدہ علیحدہ اپنی گہرونمین تو ہوگی تراویح اگر چہوڑ دین مسجد والی ساری جماعت کو تو
برا کیا اونہون نی اور گنہگار ہوئی کذا فی محیط السرخسی اور اگر پیچہی رہگیا ایک شخص جماعت سی اور پڑہ لی
اوسنی تراویح اپنی گہر مین تو اوسنی ترک کی فضیلت بدکار اور تارک سنت کا نہین ہونیکا اگر ہوا ایک شخص پیشوا
اور بہت ہوتی ہی جماعت اوسکی ہونی سی اور کم ہوتی ہی اوسکی نہونی سی تو نہین لایق ہی اوسکو ترک کرنا
جماعت کا اور اگر تراویح پڑہی جماعت سی گہر مین تو اختلاف کیا ہی اسمین مشایخ نی صحیح یہہ ہی کہ جماعت
کی لئی گہر مین ایک طرحکی فضیلت ہی اور جماعت کی لئی مسجد مین فضیلت دوسری ہی پس جبکہ پڑہے
تراویح گہر مین جماعت سی تو حاصل کی فضیلت اوسکی ادا کی ساتہہ جماعت کی اور ترک کیا فضیلت دوسری
اور صحیح یہہ ہی کہ ادا کرنا تراویح کا مسجد مین جماعت سی افضل ہی اور ایسا ہی حکم ہی فرضونمین اور اگر عالم قاری
ہو تو فضل اور بہتر ہی یہہ کہ پڑہی ساتہہ قرارۃ اپنی کی آپہی اور نہ اقتدا کری کسی اور ایسا کہا ہی
جبکہ ہو وہی امام کسیکا راگ کی طور پر پڑہتی ہی و الا تو نہین مضایقہ ہی یہہ کہ چہوڑ دے مسجد

اپنی اور تلاش کری اور مسجد اور سا بہی جبکہ ہو غیر اوس امام کا بکی قرأت کا پڑہنی والا اور اچہا آواز مین
تو بہی اپنی مسجد کا ترک کرنا جایز ہی اور اگر آپ معلوم ہوا کہ اگر ایک ختم نہین پڑہا جاتا ہی اپنی محلہ کی مسجد مین
تو چہوڑ دی مسجد محلہ کی اور تلاش کری اور مسجد نہین لایق ہی قوم کو کہ مقدم کرین تراویح مین خوشخوان کو
ولیکن مقدم کرین درستخوان کو اسلئی کہ امام جب پڑہتا ہی اچہی آواز سی تو باز رکہتا ہی سنی والی کو خشوع
او ر تدبر و تفکر سی اور وتر پڑہی جماعت سی رمضان مین فقط اسپر اجماع ہی مسلمانون کا وتر پڑہنی
رمضان مین جماعت سی افضل ہین ادا کرنی اوسکی سی اپنی گہر مین وہو الصحیح کذا فی السراج الوہاج
اور کہا بعض علماء نی کہ افضل یہہ ہی کہ وتر پڑہی اپنی گہر مین اکیلا وہو المختار ہکذا فی التبیین اور مکروہ
لوگون کی لئی یہہ کہ کچہہ دیکر مقرر کرین ایک شخص کو کہ امامت کرے اونکی گہر مین اسلئی کہ ایسی
پڑہنا امام کا فاسد ہی اگر پڑہی جاوے تراویح دو بار ایک مسجد مین تو مکروہ ہے ایک امام پڑہتا
تراویح دو مسجد مین کہ ہر مسجد مین پوری پوری پڑہتا ہے تو نہین جایز اور فتوی اسیپر ہے
اور مقتدی جب پڑہی تراویح دو مسجد مین تو نہین مضایقہ اسکا اور نہین لایق ہے یہہ کہ وتر پڑہی
مسجد دوسری مین اور اگر سب پڑہی تراویح لوگون نی پہر ارادہ کیا اونہون نی یہہ کہ پڑہین دوبارہ
پڑہین علاحدہ علاحدہ ہکذا فی التاتارخانیہ اگر پڑہی نماز عشا اور تراویح اور وتر بیچ مکان اپنی
پہر امام ہوا قوم دوسری کا تراویح مین اور نیت کی امامت کی مکروہ ہی امامت اوسکی اور نہین مکروہ داسطی
قوم کی اور اگر نہ نیت کی امامت کی پہلی اور گیا رکوع مین اور اقتدا کیا ساتہہ اوسکی لوگون نے
تراویح مین نہین مکروہ ہی واسطی کسی کی اوندونون مین سی کذا فی فتاوی قاضیخان اور افضل یہہ ہی کہ پڑہا
تراویح ساتہہ ایک امام کی پس اگر پڑہی تراویح ساتہہ دو امامون کی پس مستحب یہہ ہی کہ ہووی پہرنا مصلی
سی ہر واحد کا اوپر پورا ہونی ترویحہ کی پس اگر پہرا اوپر ایک سلام کی یعنی دوگانہ پر نہین مستحب ہے
یہہ بیچ روایت صحیح کی اور جب جایز ہوئی تراویح ساتہہ دو امامون کی اوپر طرح مذکور کے تو جایز ہوا یہہ کہ
پڑہاوی فرض ایک ولی دونون امامونکا اور پڑہاوی تراویح دوسرا امام اور تحقیق تہی عمر رضی اللہ
تعالے عنہ کہ امامت کرتی تہی لوگون کی فرضونمین اور وترمین اور ابی بن کعب امامت کرتی تہے
اونکی تراویح مین کذا فی سراج الوہاج اور امامت لڑکی بالغ کی تراویح اور نوافل مطلق مین جایز ہی
نزدیک بعض علما کی اور نہین جایز نزدیک اکثر علما کی کذا فی محیط السرخسی جب فوت ہووی تراویح نہ قضا
کیجاوی ساتہہ جماعت کی اور نہ بغیر جماعت کی اور یہی صحیح ہی اور جب یاد آیا اونکو کہ تحقیق فاسد ہوا
اونکا ایک دوگانہ رات گذشتہ کا پس ارادہ کیا اونہون نی قضا کا ساتہہ نیت تراویح کی مکروہ ہے
اور اگر یاد آیا اونکو ایک دوگانا بعد پڑہنی وتر کی تو کہا محمد بن فضل رحمہ نی نہ پڑہین وہ اوسکو جماعت سی

اور کہا صدر شہید نی جایز ہی یہہ کہ پڑہین اوسکو جماعت سی جب سلام پہیرا امام نی ایک تر وسیحہ مین تو کہا
بعضی مقتدیون نی کہ ہوئین تین رکعتین اور بعضون نی کہا ہوئین دو تو عمل کری امام اوس بات پر کہ
یاد ہوا وسکو بحسب قول ابی یوسف کی اور اگر نہوا امام کو کچہہ یقین تو عمل کری اوسکی قول پر کہ ہو سچا
اوسکی نزدیک اور جب شک کرین لوگ دوگانون کی گنتی میں تو اختلاف کیا ہی مشایخ نی نماز کے
پہیرنی نہ پہیرنی مین جماعت سی یا علیحدہ اور صحیح یہہ ہی کہ پہیرین اوسکو علیحدہ علیحدہ اگر پڑہی ایک شخص
نی نماز عشار کی اکیلی تو جایز ہی اوسکو یہہ کہ پڑہی تراویح ہمراہ امام کی اور اگر ترک کی سبھی جماعت تو نہین
جایز ہی اونکو یہہ کہ پڑہین تراویح جماعت سی جب پڑا کسی امام کی ساتہہ کچہہ تراویح مین سی یا نہ پایا
کچہہ تراویح مین سی یا پڑہی تراویح اور امام کی ساتہہ تو جایز ہی اوسکو یہہ کہ پڑہی وتر ساتہہ اس امام
کے صحیح یہی ہے اگر فوت ہوئی کسیکی ایک تسبیح یا دو تسبیحین پس اگر مشغول ہوتا ہی اونکی ادا
مین تو جاتی رہتی ہین وتر جماعت سی تو پڑہی وتر امام کی ساتہہ اور پہر پڑہی جو کچہہ رہ گیا ہے
تراویح مین سی اسی پر فتوی دیتی ہی شیخ امام ظہیر الدین رح اگر پڑہی تراویح پیچہی اوسکی کہ پڑہتا ہی
فرض یا وتر یا نفل تو بہت صحیح یہہ ہی کہ نہین صحیح اقتدار اوسکا اسلئی کہ یہہ اقتدار مکروہ ہے
مخالف عمل سلف کی اگر اقتدار کیا اوس شخص نی کہ پڑہتا ہی پہلا دوگانہ ساتہہ اوسکی کہ پڑہتا ہی
دوگانہ دوسرا تو صحیح یہہ ہی کہ جایز ہی یہہ جیسیکہ جایز ہی اقتدار کرنا دو رکعت سنت بعد ظہر کی مین
اوس شخص کا کہ پڑہتا ہی چار سنت ظہر کی پہلی سے کے اگر اقتدار کیا اوس شخص نی کہ نہین پڑہین
ہین سنتین عشار کی بعد کی اوس شخص کا کہ پڑہتا ہی تراویح اور نیت کی اوسنی سنت عشار کی
تو جایز ہی سوال کیا محتاج ہی تراویح کی ہر دوگانہ کی لئی یہہ کہ نیت کری تراویح کی جواب روایت بہت
صحیح یہہ ہی کہ نہین محتاج اسلئی کہ کل تراویح منزلہ ایک نماز کی ہی پس اگر تراویح پڑہی امام کی ساتہہ اور
نہ تجدید کی ہر دوگانہ کی لئی نیت تو جایز ہی اگر سلام نہ پہیرا فرض عشار کا اور اوسپر بنا کر لی تراویح
تو صحیح یہہ ہی کہ نہین یہہ درست بلکہ مکروہ ہی اگر بنا کیا تراویح کو سنت عشار پر یعنی سنت عشار کا سلام
نہ پہیرا اور تراویح شروع کر دی تو صحیح یہہ ہی کہ نہین یہہ جایز تراویح مین سنت نہین ہی مگر ختم کرنا ایکبار
پس نہ ترک کیا جاوی ایک ختم بسبب کسل قوم کی کذا فی الکافی بخلاف دعاؤنکی کہ پڑہی جاتی ہین التحیات کی
بعد کہ وہ چہوڑ دی جاوین جب معلوم ہو یہہ کہ پڑہنا دعاؤنکا گران ہی قوم پر لیکن لایق یہہ ہی کہ درود
التحیات کی بعد کی نہ چہوڑی جاوین ختم کرنا دوبارہ فضیلت ہی اور تین بار افضل برابر پڑہنا قراءۃ کا
دوگانون مین افضل ہے پس اگر برابری نہ کی تو نہین ہی کچہہ مضایقہ لیکن ایک دوگانہ مین نہین مستحب ہے
دراز پڑہنا قراءۃ کا دوسری رکعت مین بنسبت پہلی کی جیسیکہ نہین مستحب ہی تمام نمازونمین

اگر دراز کیا پہلی رکعت کو دوسری پر قراءۃ مین تو نہین مضایقہ ہی یکا برابر پڑہنا دونون رکعتون مین مستحب
ہی امام ابوحنیفہ اور امام ابویوسف کی نزدیک اور امام محمد کی نزدیک دراز کری قراءۃ پہلی رکعت کی او دوسری
رکعت کی قراءۃ پر روایت کیا حسن نی ابی حنیفہ رح سی کہ وہ پڑہتی تہی تراویح کی ہر رکعت مین دس
دس آیتین اور مانند اونکی اور یہی صحیح ہی کیونکہ وہ ہی بلد سے کرنی قراءۃ مین اور اوارادکان مین
جسقدر ٹہیر ٹہیر کر پڑہی اچہا ہی آور افضل ہمارے زمانی مین یہہ ہی کہ پڑہی اوسقدر کہ ہو باعث نفرت
کرنی قوم کا جماعت سی بسبب کسل اونکی یا سلفی کہ بڑا ہا جماعت کا افضل ہی قراءۃ کی بڑہانی سی
اور متاخرین فتوی دیتی تہی ہمارے زمانہ مین ساتہہ پڑہنی تین آیتون چہوٹی یا ایک آیۃ بڑی کی
یعنی ہر رکعت مین تاکہ نہ ملول ہووین لوگ اور نہ لازم آوی خالی رکہنا مسجد نکا اور یہی احسن ہے
کذا فی الزاہدی آور لایق ہے امام کو کہ جب ارادہ کری ختم کا تو ختم کری ستائیسوین شب مین کذا
فی المحیط آور مکروہ ہی یہہ کہ جلدی کری وسطی ختم کرنی قرآن کی اکیسوین شب مین یا اس سی پہلی آور منقول ہے
یہہ کہ مشایخ رحمہم اللہ نی مقرر کئی قرآن کی پانسو چالیس رکوع اور نشان بنا دئی اونہون نی رکوع کی بعضون
مین تاکہ حاصل ہو ختم ستائیسوین شب مین اور غیر اس شہر مین ہی مصحف نشان کئی گئی بس دس آیتون
پر اور ٹہیرایا اونہون نی اوسکو رکوع تاکہ پڑہا جاوی تراویح کی ہر رکعت مین بقدر مسنون کی کذا فی فتاوی
قاضیخان اگر تمام ہووی ختم انیسوین شب مین یا اکیسوین شب مین تو نہ چہوڑی جاوی تراویح باقی مہینی تک اسلئی کہ
کہ وہ سنت ہی کذا فی الجوہرۃ النیرۃ بہت صحیح یہہ ہی کہ مکروہ ہی اوسکی لئی ترک کرنا تراویح کا کذا فی السراج
الوہاج آور جب غلط پڑہی قراءت تراویح مین پس چہوڑ گیا ایک سورۃ یا ایک آیۃ اور پڑہا بعد اوسکا پس
مستحب یہہ ہی کہ پہلی پڑہی وہ چہوڑ گیا ہی پہر پڑہی پڑہی ہوئی کو یعنی چہوڑنی کی بعد جسقدر پڑہ چکا تہا اوسکو
پہر پڑہی تو کہ پڑہنا ہو باترتیب کذا فی فتاوی قاضیخان آور اگر فاسد ہو دوگانہ اور اوسنی کچہہ پڑہا تہا قرآن
تو اوس پڑہی ہوئی کا اعتبار نہین اوسکو بہی پہر پڑہی تاکہ حاصل ہووی ختم اوسکی لئی اچہی نماز مین آور
کہا بعض علمائی کہ اعتبار کیا جاوی اوسکو کذا فی الجوہرۃ النیرۃ آور لوگون نی بعض شہر ومین ترک کیا ہے
ختم قرآن کو تراویح مین بسبب سستی کی امور دین مین پہر بعضون نی اختیار کیا ہی قل ہو اللہ احد کی پڑہنی کو
ہر رکعت مین اور بعضون نی اختیار کیا پڑہنا سورہ فیل سی آخر قرآن تک اور یہہ قول پہلا احسن
دونون قولون کا ہی اسلئی کہ نہین شبہہ پڑیگا امین رکعتونکی گنتی کا اور نہین مشغول ہوگا دل اونکی یاد کرنی
مین کذا فی التجنیس حاصل یہہ کہ ایسی صورتین پڑہنا سورہ فیل سی بہتر ہی اتفاق کیا ہی علماء نی اسپر کہ
ادا کرنا تراویح کا بیٹہہ کر بن عذر کی مستحب نہین اور اختلاف کیا ہی علماء نی اسکی جواز مین بعضون نی کہا
جایز ہی اور یہی صحیح ہی مگر یہہ کہ ثواب اوسکا آدہا ہی نسبت اوس نماز کی کہ کہڑی ہوکر پڑہی جاتی ہے

پس اگر پڑہائی امام نی تراویح بیٹھکر ساتھہ عذر کی یا بغیر عذر کی اور پڑہی پیچھی اوسکی قوم نی کہڑی ہوکر کہا بعض
علمار نی صحیح ہے سبکی نزدیک اور یہی صحیح ہی اور جب صحیح ہوا پڑہنا کہڑی کا پیچھی بیٹھی کی اختلاف کیا ہے
علمار نی اوسمین کہ جو مستحب ہی قوم کو کہا بعضون نی کہ مستحب یہہ ہی کہ بیٹھین وہ ہی واسطی بچنی کی امام کی
مخالفت کی صورۃ سی اگر پڑہین چار رکعتین ساتھہ ایک سلام کی اور نہ بیٹھا دوسرے رکعت مین تو نہین فاسد
ہوتی ہی نماز اور یہی صحیح تر دو روایتون کی سے ہے ابی حنیفہ اور ابی یوسف رح سی اور جب فاسد نہوئی
تو کہا محمد بن الفضل نی کہ یہہ چار قایم مقام ہوتی ہین ایک دوگانہ کی اور یہی صحیح ہے اور روایت ہی
ابی بکر اسکاف سی کہ وہ سوال کئی گئی اوس شخص کی حال سی کہ وہ کہڑا ہوا تیسری رکعت کو تراویح
مین اور دوسرے رکعت مین بیٹھا نہتا اونہون نی کہا اگر یاد آجاوی قیام مین تو لایق یہہ ہی کہ عود کری
اور بیٹھی اور سلام پہیری اور اگر یاد آیا تیسری رکعت کی سجدہ کی بعد تو اگر ملا دی اوسکی ساتھہ ایک اور رکعت
تو ہوجاوینگی یہہ چار ایک دوگانہ کی جگہہ اور اگر بیٹھا تہا دوسری رکعت مین بقدر التحیات کی تو اختلاف کیا ہے
علمار نی اسمین پس بقول اکثر علمار کی دو دوگانی ہوئی اور یہی صحیح ہے اگر پڑہی تراویح کی سب دوگانہ
ہر دوگانہ تین تین رکعت کا اور نہین بیٹھا ہر تین مین دوسری رکعت کی بعد تو قضا تراویح کے ہی
نہ اور کچہہ از راہ قیاس کی اور یہی ہی قول امام محمد رح کا اور یہی ایک روایت ہی دو روایتون ابی حنیفہ رح
کیسی اگر پڑہین چہہ رکعتین یا آٹھہ یا دس ساتھہ ایک سلام کی اور بیٹھا ہر دو رکعتوں مین تو بقول اکثر علمار کی
جایز ہین ہر دو رکعتین عوض ہر دوگانہ کی اور یہی صحیح ہے اگر پڑہی تمام تراویح ساتھہ ایک سلام کے
پس اگر بیٹھا ہر دو رکعتون مین تو جایز ہی کل سے یعنی بیسون رکعتین صحیح ہوئین اور اگر نہ بیٹھا ہر دو
رکعتو مین اور بیٹھا اخیر ہی مین تو بقول صحیح کی ایک ہی دوگانہ گنا جاویگا مکروہ ہی مقتدی کو یہہ کہ بیٹھا رہے
تراویح مین اور جب ارادہ کری امام رکوع کا تو کہڑا ہو جاوی اور ایسی جب غلبہ کری نیند تو مکروہ ہی یہہ
کہ نماز پڑہی ساتھہ قوم کی بلکہ چلا جاوی یہانتک کہ ہوشیار ہو جاوی کہ جو نماز ساتھہ نیند کی ہو سستی اور
غفلت اور ترک تدبر معانی وغیرہ مین ڈالتی ہی کذا فی فتاوی قاضیخان ایک شخص نی شروع کے
تراویح ساتھہ امام کی پس جب بیٹھا امام قعدی مین تو یہہ سو گیا اور امام نی سلام پہیرا پہر پڑہا امام نے
دوگانہ دوسرا اور بیٹھا التحیات کی لئی پس ہوشیار ہوا یہہ شخص اگر معلوم کی اسنی یہہ بات تو سلام پہیرے
اور داخل ہوا امام کی ساتھہ اور موافقت کری امام کی تشہد مین پہر جب سلام پہیرے امام کہڑا ہو جاوی
یہہ اور پڑہی دو رکعتین جلدی سی اور سلام پہیری اور داخل ہوا امام کی ساتھہ تیسری دوگانہ مین
یہہ سب مسائل تراویح کی عالمگیری سی لکہی گئی ہین **فصل نوین** اعتکاف کی بیانمین ضرور ہے
پہلی معلوم کر لینا اعتکاف کی معنون اور تقسیم اور رکن اور شرطون اور آداب اور محاسن اور مفسدات

اور مشروعات کا معنی اعتکاف کی ہین ٹہیرنا مسجد مین ساتہہ نیت اعتکاف کی یہہ ہی کہ ایک تو واجب ہی اور وہ وہ ہے
کہ نذر مانا خواہ معلق کسی امر پر کری کہ اگر میرا یہہ کام ہو جاویگا تو اعتکاف کرونگا اور یا یونہین اپنی
پر لازم کرے کہ اللہ کی لئی یعنی لازم کیا اعتکاف اپنی ذمہ پر اور دوسرا سنت مؤکدہ ہے
اور وہ اعتکاف رمضان کی عشرہ اخیرہ کا ہی اور تیسرا مستحب ہی اور وہ سوای ان دونون کی ہے
یعنی جب چاہی مسجد مین جا کر نیت اعتکاف کی کرلے اور ایک شرط بین اعتکاف کی ایک تو اوس مین
سی نیت ہی اگر اعتکاف کریگا بغیر نیت کی نہین جایز ہوگا سب عالمونکی نزدیک اور دوسری شرط
اعتکاف کی مسجد جماعت والی ہی پس صحیح ہوگا اوس مسجد مین کہ ہوتی ہو اوسمین اذان اور تکبیر
اور یہی صحیح ہی اور افضل اعتکافات وہ ہی کہ ہو مسجد حرام مین یعنی جو مسجد مکہ مین ہی پہر نبی صلی اللہ علیہ
وسلم کے مسجد مین پہر بیت المقدس مین پہر جامع مسجد مین پہر اون مسجدونمین کہ ہون اونمین نمازی بہت
اور عورت اعتکاف کری اپنی گہر کی مسجد مین جب اعتکاف کری عورت اپنی گہر کی مسجد مین پس وہ جگہ اوسکی
حق مین مثل مسجد جماعت کی ہی مرد کی حق مین پس نہ نکلی عورت اوسمین سی مگر واسطی حاجت انسانی کی اور اگر
اعتکاف کری عورت مسجد جماعت مین جایز ہی لیکن مکروہ ہی کذا فی محیط السرخسی اور اول یعنی گہر کی مسجد عورت
کو اعتکاف کی لئی افضل ہی اور مسجد محلہ اوسکی افضل ہے اوسکی لئی بڑی مسجد سی اور عورتکی لئی جایز ہے
یہہ کہ اعتکاف کری غیر موضع نماز اپنی کی مین گہر اپنی سی جب اعتکاف کری اوسمین کذا فی التبیین اور اگر نہو بیچ
گہر عورت کی مسجد تو ٹہیرا لی ایک جگہہ کو گہر مین سی مسجد پس اعتکاف کری اوسمین اور تیسرا شرط اعتکاف
کی روزہ ہی اور روزہ شرط ہی اعتکاف واجب مین بموجب ایک روایت کی اور ظاہر الروایۃ امام ابو حنیفہ
رحمۃ اللہ سی اور یہی قول ہی صاحبین کا یہہ کہ روزہ نہین ہی شرط اعتکاف نفل مین اور نہین ہے
واسطی اعتکاف نفل کی ادنی درجہ کا کچہہ اندازہ بموجب ظاہر الروایۃ کی یہان تک کہ اگر داخل ہو مسجد مین اور
نیت کری اعتکاف کی اسطرح کہ اعتکاف کیا مین نی یہان تک کہ نکلون مین مسجد سی تو صحیح ہے اگر نذر کے
اعتکاف رات کی یا دن کی کہ کہا لیا تہا اوسمین نہین صحیح اور اگر کہا واسطی اللہ کی ہی مجہ پر یہہ کہ اعتکاف کرون مین
ایک مہینی کا بغیر روزون کی تو اوسپر لازم ہی یہہ کہ اعتکاف کری اور روزی رکہی اور شرط کیا
گیا ہے ہونا مطلق روزہ کا نہ یہہ کہ روزہ خاص اعتکاف ہی کی لئی رکہا جاوی یہان تک کہ جو شخص کہ
نذر کری ساتہہ اعتکاف رمضان کی صحیح ہوگی نذر اوسکی پس اگر روزہ رکہا رمضان کا اور نہ اعتکاف
کیا تو لازم ہوگا اوسپر یہہ کہ قضا کری اعتکاف کی اور مہینی مین پیدر پی اور روزی رکہی اوسمین اور اگر نہ کیا
ایسا یہانتک کہ آن پہنچا دوسرا رمضان پس اعتکاف کیا اوسمین نہ کفایت کریگا اوسکو اسلئی کہ روزہ ہوگیا
دین اوسکی ذمہ پر جب کہ فوت ہوا اپنی وقت سی اور ہوگیا وہ روزہ اعتکاف کا مقصود بذاتہ

اور جو مقصود بذاتہ ہی وہ نہین ادا ہوتا ساتھہ غیر مقصود کی یہانتک کہ اگر نذر کیا اعتکاف ایک مہینی کا
پھر اعتکاف کیا رمضان مین تو کفایت کریگا اوسکو اور اگر افطار کیا یعنی مہینی مذکور کے روزونکو اور قضا
کیا اونکو اور مہینی مین ساتھہ اعتکاف کی کفایت کریگا اوسکو اسلئی کہ قضا مثل ادا کی ہی اگر صبح کے
ایک شخص نی اسحالمین کہ روزہ نفل رکہنی والا تہا پہر کہا بعض دن مین کہ حق ہی اللہ کا مجہپر یہہ کہ اعتکاف
کرو مین اس دن مین پس نہوگا اعتکاف بحسب قیاس قول ابی حنیفہ رحمہ اللہ کی اسلئی کہ اعتکاف واجب نہین
صحیح ہوتا ہی مگر ساتھہ روزہ واجب کی اور روزہ اول دن مین تہا نفل پس نہین ممکن ہی کرنا اوسکا واجب
بعد اسکی اور شرطون اعتکاف کیسی اسلام ہی اور عقل اور طہارت جنابت اور حیض و نفاس سی اسلئی کہ
کافر نہین ہی اہل عبادت سی اور مجنون نہین ہی اہل نیت سی اور جنبی اور عورت حیض والی اور نفاس
والی منع کی گئین ہین آنی سی مسجد مین اور بالغ ہونا نہین ہی شرط صحت اعتکاف کی لئی پس صحیح
ہوگا لڑکی عاقل سی اور نہین شرط کیا گیا ہے مرد ہونا اور آزاد ہونا پس صحیح ہوگا عورت اور غلام سی
ساتھہ اذن آقا اور خاوند کی اگر ہوگا اوسکی لئی خاوند پس اگر اذن دیا اوسکو اوسکی خاوند نے
اعتکاف کرنیکا نہین جائز ہے خاوند کو یہہ کہ منع کرے اوسکو بعد اسکی اور اگر منع کری اوسکو نہین صحیح ہوگا
منع کرنا اوسکا اور مولی جب منع کری مملوک کو بعد اذن دینی کی صحیح ہی منع کرنا اوسکا لیکن ہوگا فاسق
یعنی بدکار ہمین اور مکاتب کو درست ہی یہہ کہ اعتکاف کری بن اذن مولی کی اور نہین درست ہی مولی کو
یہہ کہ منع کری اوسکو اگر نذر کری عورت اعتکاف کی تو پہنچتا ہی خاوند کو یہہ کہ منع کری اوسکو اس سی
اور ایسیہی غلام اور لونڈی جب نذر کرین اعتکاف کی تو پہنچتا ہی مولی کو منع کرنا پس جب آزاد کیا جاوی
غلام یا لونڈی تو لازم ہے اونپر قضا اور اگر نکلجاوی عورت نکاح سی تو وہ بہی قضا کری اور اگر اذن
دیا خاوند نی عورت کو اعتکاف کرنیکا ایک مہینی تک مطلق پس ارادہ کیا عورت نی یہہ کہ اعتکاف کری
ساری مہینی کا پی در پی پس درست ہی خاوند کو یہہ کہ حکم کری اوسکو علاحدہ علاحدہ دنونکی اعتکاف کرنیکا
اور اگر اذن دیا اوسکو واسطی اعتکاف مہینی معین کی پس اعتکاف کیا اوسنی اوسمین پی در پی نہین درست
اوسکو یہہ کہ منع کری اوسکو اور آداب اعتکاف کی یہہ ہین کہ نہ بولی مگر اچہی بات اور یہہ کہ ہمیشہ
اعتکاف کیا کری دس دن رمضان کی اور یہہ کہ اختیار کری فضل مسجد ونکی مانند مسجد حرام اور مسجد جامع
کی اور ہمیشہ کرتا رہی تلاوت قرآن کی اور پڑہتا رہی علم حدیث اور اور علم دین کی اور پڑہاوی علم
دین کی اور بیان کری خبرین پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی اور اور نبیون علیہم السلام کی اور خبرین صالحین
کی اور لکہتا رہی امور دین سے اور نہین ہے مضائقہ ایسی بات کرنیکا کہ جسمین گناہ نہو اور محاسن
یعنی خوبیان اعتکاف کی ظاہر ہین کیونکہ اسمین تمام سپرد کرنا معتکف کا ہوتا ہی اپنی تئین طرف

عبادت اللہ تعالی کی بیچ طلب کرنی نزدیکی اللہ تعالے کی اور دور کرنا نفس کا شغل دنیا سے ہی کردہ ان
ہی اوس چیزسی کہ واجب ہی بندیکو یعنی تقرب اللہ تعالی کا اور غرق رکہنا معتکف کا ہی اوقات اپنی کو
نماز مین حقیقۃ ہو یا حکما اسلیئی کہ مقصد اصلی مشروع ہونی اعتکاف کی سی انتظار نماز کا ہی ساتھہ جماعت کی
اور مشابہ کرنا معتکف کا اپنی نفس کو ساتھہ اونکی ہی کہ نہین نافرمانی کرتی اللہ کی اوس امر مین کہ اونکو
فرمایا اور کرتی ہین جو حکم ہوا اور تسبیح کرتی ہین اللہ تعالی کی رات و دن ابد وہ نہین تہکتی مراد انسی ملائکہ ہین
اور بعض اون محاسن مین سی شرط کرنا روزہ کا ہی معتکف کی حق مین اور روزہ دار مہمان اللہ تعالی
کا ہی مفسدات اعتکاف کی ہین ایک تو اونمین سی نکلنا مسجد سی ہی پس نہ نکلی معتکف اعتکاف کی جگہہ سے
رات کو اور نہ دن کو مگر ساتھہ عذر کی پس اگر نکلیگا بغیر عذر کی ایکساعت ٹوٹ جائیگا اعتکاف اوسکا بقول ابی حنیفہ
کی برابر ہی کہ عمدا نکلنا جانکر یا بہول کر اور نہ نکلی عورت اپنی گہر کی مسجد سی طرف مکان کے اور اگر
ہووی عورت اعتکاف کرنیوالی مسجد مین پس طلاق دی گئی وہ تو چاہئی اوسکو کہ آوی اپنی گہر مین اور
بنا کری اپنی اعتکاف پر یعنی پورا کری باقی دنون کو اور اعتکاف کی عذروں مین سی ہی نکلنا واسطی پاخانہ
اور پیشاب اور ادای جمعہ کی پس جب نکلی پیشاب یا پاخانہ کی لئی تو نہین ہے مضائقہ اسکا کہ داخل
ہووی اپنی گہر مین یعنی پیشاب اور پاخانہ کی لئی اور پہر آوی مسجد مین جبہی کہ وضو سی فارغ ہوکر آتا ہی
اور اگر ٹہیرا اپنی گہر مین یعنی زیادہ حاجت سی فاسد ہوجائیگا اعتکاف اوسکا اگرچہ ایکساعت ہو نزدیک
ابی حنیفہ رحمہ کے اور اگر ہووی پاس مسجد کی گہر کسی دوست کا نہین لازم ہی قضا حاجت کرنی وہان
اور اگر ہووین معتکف کی دو گہر ایک پاس دوسرا دور کہا ہی بعضی علمانی کہ نہین جایز ہی جانا دور کی مکان مین
پس اگر گیا ٹوٹ جاویگا اعتکاف اوسکا اور اگر نکلی واسطی پاخانہ وغیرہ کی تو چاہئی اوسکو یہہ کہ چلی آہستہ
اور کہانا اور پینا اور سونا ہووی اعتکاف کی جگہہ مین اسلئی کہ ہوسکتا ہی کرنا انکاموں کا مسجد مین
پس نہین ہی ضرورت باہر نکلنی کی اور نکلی جمعہ پڑہنی کو وقت ڈہلنی آفتاب کی اگر ہووی اعتکاف کی مسجد
قریب جامع مسجد سی ایسی کہ اگر انتظار کری ڈہلنی آفتاب کا نہ فوت ہووی اوس سی خطبہ اور جمعہ اور اگر
فوت ہو تو نہ انتظار کری ڈہلنی آفتاب کا لیکن نکلی ایسی وقت کہ پہنچی جامع مسجد مین اور پڑہ لی چار رکعتین
پہلی اذان کی پاس منبر کی اور بعد جمعہ کی ٹہیری اسقدر کہ پڑہلی چار رکعتین یا چہ رکعتین بسبب اختلاف علما
کی سنت جمعہ مین پس اگر ٹہیرا مسجد جامع مین ایکدن اور رات یا وہین پورا کیا اعتکاف کو نہین فاسد
ہوگا اعتکاف لیکن مکروہ ہی پہر اگر نکلا مسجد سی کسی عذر سی وہ یہہ کہ گر پڑی مسجد یا نکالا گیا زبردستی سی
پس چلا گیا اور مسجد مین اوسیوقت تو نہین فاسد ہوگا اعتکاف اوسکا اور ایسی ہی اگر خوف کیا معتکف نی اپنی
جان کا یا مال کا پس نکل گیا تو بہی نہین فاسد ہوگا اعتکاف اور اگر نکلا پیشاب کو یا پاخانہ کو پس گہیر لیا اوسکو

بیان مفسدات اعتکاف

قرضخواہ

قدضحوا نی تہوڑہی سی دیر ٹوٹ جائیگا اعتکاف نزدیک ابی حنیفہ رحکی اور نزدیک صاحبین کی نہین ٹوٹیگا کہا امام
سرخسی نی کہ قول صاحبین کا بہت آسان ہی مسلمانون کی لئی اور نہ نکلی بیمار پرسی کی لئی اور اگر نکلی جنازہ
کی لئی فاسد ہوجائیگا اعتکاف اور ایسی ہی فاسد ہوجائیگا اعتکاف اگر نکلی نماز جنازہ کی لئی اگرچہ معین کی گئی ہو
نماز اسپر یعنی یہی ہی پڑہانی والا نماز کا اور کوئی نہین اور فاسد ہوجائیگا اگر نکلی ڈوبتی کی بچانی کی لئی یا جلتی
کی بچانی کی لئی یا نکلی جہاد کی لئی جب ہو نفیر یعنی طلب عام یا نکلی اداے شہادت کی لئی اور ایسی ہی جب نکلا
تہوڑی دیر عذر مرض سی فاسد ہوجائیگا اعتکاف اوسکا اور اگر شرط کرلیا وقت نذر اور التزام کی یہہ کہ نکلونگا
بیمار کا حال پوچہنی کو اور نماز جنازہ کو اور جاؤنگا مجلس علم مین تو جایز ہی یہہ اور اگر چڑہا کوٹہی معتکف
اذان دینی کی جگہہ نہین فاسد ہوگا اعتکاف اوسکا بلا خلاف اگرچہ ہو دروازہ اذان دینی کی جگہہ کا باہر
مسجد سی اور موذن اور غیر موذن اسمین برابر ہین صحیح یہی ہے اور نہین مضائقہ ہے کہ نکال دیوی
معتکف مسجد سی سر اپنا بعض گہر والون اپنی کی طرف تو کہ دہو دیوی سر اوسکا یہہ سب احکام اعتکاف واجب
مین ہین اور اعتکاف نفل مین نہین ہی ڈر اسکا کہ نکلی کسی عذر سی اور غیر عذر سی ظاہر الروایۃ مین اور ذکر کیا
کتاب تجنیس کہ نہین ہی مضایقہ اعتکاف نفل مین عیادۃ کرنی مریض کا اور حاضر ہونیکا جنازہ پر اور اور
اون مفسدات مین سی جماع کرنا ہی اور کرنا اون چیزونکا کہ باعث ہون جماع کی پس حرام ہی اعتکاف کرنیوالیکو
جماع کرنا اور باعث اوسکی مانند مباشرت اور بوسہ لینی اور چہونی اور معانقہ کرنیکی اور جماع کی سوای فرج کے
یعنی ران وغیرہ مین انزال کرنا اور رات اور دن اسمین برابر ہین اور جماع قصدًا یا بہولکر رات کو یا دن کو
فاسد کرتا ہی اعتکاف کو انزال ہو یا نہوا اور جو کچہہ کہ سوای جماع کی ہی فاسد کرتا ہی اعتکاف کو جب انزال ہو
اور اگر نہوا انزال نہین فاسد کرتا اعتکاف کو اور اگر منی نکل آئی خیال کرنی سی اور دیکہنی سی نہین فاسد ہوتا
اعتکاف اور ایسا ہی حال احتلام کا ہی یعنی اوس سی بہی نہین فاسد ہوتا پہر اگر ہو سکتا ہی نہانا
مسجد مین بغیر اسکی کہ پانی یا چہینٹین مسجد مین پڑین پس نہین ہی مضایقہ نہانی کا مسجد مین و الا پس نکلے
مسجد سی اور نہاوی اور پہر آوی مسجد مین اور اگر وضو کری مسجد مین کسی باسن مین پس وہ بہی سی تفصیل
مذکور پر ہی اور اون مفسدات مین سی ہی بیہوشی اور جنون فقط بیہوشی اور جنون نہین فاسد کرتے
اعتکاف کو بغیر خلاف کی جب تک کہ منقطع ہو تتابع یعنی پی در پی کرنا اعتکاف کا اور اگر بیہوشی کی گئی اوسپر
کئی دن یا ہوگیا اوسکو آسیب یعنی اور رہا کئی دن تو فاسد ہوجائیگا اعتکاف اوسکا اور لازم ہی اوسپر
جب اچہا ہو یہہ کہ پہر سکر سی اعتکاف کری پس اگر دیرتک رہا جنون اور باقی رہا وہ کئی برس پہر فرصت
پائی واجب ہی اوسپر یہہ کہ قضا کری اوسکی اور اگر ہوگیا کچہ تہوڑی پہر افاقہ ہوا بعد کئی برس کے واجب ہی اوسپر قضا
ممنوعات اعتکاف کی ۞ ایک اونمین سی ہی چپ رہنا وہ چپ رہنا کہ اعتقاد کرے اوسکی

عبادت ہونیکا پس بیشک وہ مکروہ ہی اور جب کہ نہ اعتقاد کری اوسکو عبادت تو نہین مکروہ ہی اور جب رہنا زبان کی
کا بولنی یعنی غیبت وغیرہ سی پس بہت بڑی عبادت تو خاموشی ہی اور نہین توڑتا اعتکاف کو بہ کہانا کہانا اور پانی
اگر کہاوی معتکف ولیکن بہولکر نہین ضرر کرتا اوسکو اسواسطی کہ حرام ہونا کہانی کا بسبب روزہ کی ہی نہ بسبب اعتکاف
اور اصل یہہ ہی کہ جو کچہہ منع ہی اعتکاف مین اور وہ وہ ہی کہ منع کیا گیا ہی اوس سی بسبب اعتکاف کی یہ بسبب مسجد کی
تو نہین فرق ہی اوسمین قصدا کریگا اور بہولکر کریگا اور دن کا اور رات کا مثل جماع کی اور نکل آنی کی
مسجد سی اور جو کچہہ کہ ہی ممنوعات روزہ کی سی اور وہ وہ ہے کہ منع کیا گیا ہے اوس سی بسبب روزہ کے
تو فرق ہی اوسمین قصدا کرنی اور بہولکر کریگا اور دن کا اور رات کا مانند کہانی پینی کی اور نہین ہے
مضایقہ معتکف کو یہہ کہ بیچی اور خریدی غلہ اور جو کچہہ کہ ضرور ہو لیکن جبکہ ارادہ کری اوسکا کہ لیوی غلہ تجارت
کے لیے پس مکروہ ہی یہہ اوسکو اور جائز ہی معتکف کو یہہ کہ نکاح کرے اور رجوع کری جیسی
اگر بیوی کو طلاق رجعی دی ہووی تو اوس سی اگر رجوع کری تو جائز ہے اور کپڑا پہنی معتکف اور
خوشبو لگاوی اور تیل ڈالی سر مین اگر نشہ ہو جاوی معتکف کو رات کو تو نہین فاسد ہوتا اعتکاف
اسلئی کہ وہ مرتکب ہوا دین کی ممنوع چیز کا نہ اعتکاف کی ممنوع چیز کا جیسیکہ کہانا مال غیر کا اور جب فاسد
کری اعتکاف واجب تو واجب ہی قضا اوسکی پس اگر ہی اعتکاف مہینی معین کا تو جب افطار کری ایکدن تو
قضا کری اوسدن کی اور اگر ہو اعتکاف مہینی غیر معین کا اور ایکدن افطار کری تو لازم آتا ہی اوسکو
شروع کرنا اوسکا سر سی برابر ہی کہ فاسد کیا ہو اوسکو اپنی فعل سی بغیر عذر کی مانند نکلنی کی مسجد سی اور
جماع کرنی کی اور کہانی کی دنمین یا عذر سی فاسد کیا جیسی کہ بیمار ہوا پس محتاج ہوا نکلنی کا یا فاسد کیا اوسکو
غیر فعل اپنی سی مانند حیض اور جنون اور بیہوشی طویل کی مسائل متعلق اعتکاف کی جب ارادہ کری اعتکاف کی
واجب کرنیکا اپنی پر تو لایق ہی یہہ کہ ذکر کری اوسکو زبان سی نیت دلکی اوسکی واجب کرنی مین کفایت نہین کرتی
اور یہان ایک دو قاعدی ہین اونکو سمجہنا چاہیی ایک تو یہہ کہ جب ذکر کری دنون کا ساتہہ لفظ جمع کی یا تثنیہ کی تو
شامل ہونگی دن راتونکو جو مقابل دنون کی ہین اور ایسیہی راتین شامل ہونگین دنون کو جو مقابل راتونکی ہین
پس اگر نذر کی تین دنکی اعتکاف کی یا زیادہ کی یا دو دنون کی اعتکاف کی یا تین راتون کی اعتکاف کی یا زیادہ
کی یا دو راتونکی اعتکاف کی تو لازم ہوگا اوسپر اعتکاف دنونکا ساتہہ راتون اونکی کی اور اعتکاف راتون کا ساتہہ دنون
اونکی اگر نہو اوسکو کچہہ نیت پس اگر نیت کی ساتہہ اعتکاف دنونکی اعتکاف دنون کے خاص کر اور ساتہہ
اعتکاف راتون کی راتون کے اعتکاف کی خاص کر تو صحیح ہوگی نیت اوسکی اور لازم آویگا اوسپر
دنونکی کہنی مین اعتکاف دنون کا نہ راتون کا اور نہین لازم آویگا اوسپر راتون کی کہنی مین کچہہ اور اگر
نذر کی ایکدن کی اعتکاف کی نہین داخل ہوگی رات اور دوسرا قاعدہ یہہ ہی کہ جہان نہ داخل

داخل ہو وجوب اعتکاف مین رات تو جایز ہی اوسکو تفریق اور جہان داخل ہو رات و دن تو لازم ہوگا اوسپر
پی درپی کرنا اعتکاف کا پس اگر نذر کی اعتکاف ایک مہینی کی خواہ خاص ایک مہینی کی یا عام مہینی کی یا تیس
دنون کی تو لازم آویگا اوسکو پی درپی کرنا اعتکاف کا اور اگر نہ معین کری مہینہ تو جب چاہی اعتکاف کری
اور جہان داخل ہو اعتکاف مین رات اور دن تو ابتدا اعتکاف کی رات سی ہوگی اسلئی کہ اصل یہہ ہے
کہ رات تابع اوسدن کی ہوتی ہی کہ بعد اوسکی ہوتا ہی پس اگر کہا کسینی کہ اللہ کی لئی ہے مجپر
یہہ کہ اعتکاف کرونگا مین دو دن تو داخل ہو مسجد مین پہلی غروب ہونی آفتاب کی اور پہیری گا
وہان اوس رات اور دن اوسکی مین اور دوسری رات اور دن اوسکی مین اور نکلی بعد غروب ہونی
آفتاب کی اور یہی حکم ہے بہت دنون کی اعتکاف مین کہ داخل ہووے پہلی غروب ہونی آفتاب کی اگر نذر
مانی روز عید کے اعتکاف کی تو قضا کرے اوسکو اور روزہ وقت مین اور لازم آویگا اوسپر کفارہ
قسم کا اگر نیت کی تہی قسم کی پہر اگر اعتکاف کیا روز عید مین تو کفایت کریگا اوسکو لیکن برا کیا
اوسنی اگر اعتکاف کیا ایک شخص نی سوای اعتکاف واجب کی پہر نکلا مسجد سی کچہہ نہین لازم آتا
اوسپر اور اگر نذر مانی ایکدن کی اعتکاف کی یا ایک مہینی مقرر کے پہر شروع کیا اعتکاف پہلے
اوسکی یا نذر مانا اعتکاف مسجد حرام کا پہر اعتکاف کیا غیر مسجد حرام مین تو جایز ہے اگر نذر مانا اعتکاف
مہینی گذری ہوئیکا نہین صحیح ہوگے نذر اوسکی اگر نذر مانا اعتکاف ایک مہینی کا پہر مرتد ہوگیا پہر اسلام
لایا نہین لازم آویگا اوسپر کچہہ اگر نذر مانا اعتکاف ایک مہینی کا پہر مرگیا تو دیا جاوی عوض ہر دن کی
آدہہ صاع گیہون یا ایک ایک صاع کہجورین یا جو اگر وصیت کرجاوی اور واجب ہی اوسپر وصیت کرجانا
اور اگر وصیت نکی اور وارث جایز رکہا تو جایز ہے یہہ اگر نذر مانا اعتکاف ایک مہینی کا اسحالمین کہ وہ بیمار ہی تہا
پہر اچہا نہوا یہان تک کہ مرگیا تو نہین لازم آویگا اوسپر کچہہ اور اگر اچہا ہوگیا ایک روز پہر مرگیا تو کہانا کہلایا
جاوی اوسکی طرف سی بدلی تمام مہینی کی پوچہا کسینی امام ابو حنیفہ رح سی کہ اگر معتکف محتاج ہو قصد یا پیہونکا
تو کیا نکلی مسجد سی یا نہین اونہون نی فرمایا کہ نہ نکلی اور کتاب الاصل مین لکہا ہی کہ اختلاف کیا ہی علما نی اوس
معتکف کی حقمین کہ بیچ نکالی مسجد مین پس بعضون نی تو کہا کہ کچہہ مضایقہ نہین اسکا اور بعضون نی کہا کہ نہ نکالی
بیچ اور نکلی مسجد سی جب حاجت ہو اوسکی اور بہت صحیح یہہ ہے روایت ہی کذا فی التمرتاشی ؛ عالمگیری ؛
مسائل متفرقات اگر مسلمان ہو کافر دار الحرب مین اور جانی روزی کی وجوب ہونی کو بعد رمضان کی
نہین قضا ہی اوسپر اور اگر جانی اوسکو درمیان مین رمضان کی پس ظاہر یہہ ہی کہ وہ اور مجنون
ایک برابر ہین اور حکم مجنون کا یہہ ہی کہ اگر مہینی بہر سی کم دیوانہ رہا قضا آویگی اور اگر ساری مہینی دیوانہ
رہا نہین قضا آویگی چنانچہ پانچوین فصل مین یہہ مسئلہ مفصل لکہا گیا ہی اور اگر مسلمان ہوا دار الاسلام

میں پس اوسپر قضا ہی دونوں گذشتہ کی بجا لائی وجب ہو رہیگا یا نہ جانی اگر اسلام لایا پہلی زوال کی اور کہا نا کہا یا نہیں پہر روزہ رکہا نفل ظاہر روایت میں نہیں صحیح ہوگا روزہ اوسکا بسبب نہ ہونی اہلیت کے اول روز میں اور روزہ متجزی ہوتا نہیں اگر بالغ ہو لڑکا پہلی زوال اور پہلی کہا نی کے اور نیت کی روزہ نفل کے ہوگا وہ نفل روزہ رکہنی والا کہا امام فخر الدین رازی نی کہ حکم کیا جاوی لڑکا روزہ کی رکہنی کا جب طاقت پاوی روزہ کی اور ذکر کیا ابوجعفر نی اختلاف بلخ کی مشایخ کا بیچ اوسکی اور صحیح تر یہہ ہی کہ وہ حکم کیا جاوی روزہ کا اور یہہ جب ہی کہ ضرر کری روزہ رکہنا اوسکی بدن کو لیکن جو ضرر کری تو نہ حکم کیا جاوی اوسکو روزہ کا اور جب حکم کیا جاوی لڑکا روزہ کا پہر روزہ نہ رکہی تو نہیں قضا ہی اوسپر اور سوال کئی گئے ابوحفص کہ آیا مارے دس برس کی لڑکی کو روزہ نہ رکہنی پر کہا انہوں نی کہ اختلاف کیا ہی علماء نی اسمیں اور صحیح یہہ ہی کہ وہ منزلہ نماز کی ہی یعنی سات برس کی عمر کو پہنچی تو حکم کری روزہ رکہنی کا اور دس برس کی عمر کو پہنچی تو مارے اوسکو روزہ نہ رکہنی پر اور جو کوئی نفل روزہ رکہی پہر توڑ ڈالی اوسکو تو قضا کری اوسکی برابر ہے کہ حاصل ہو فساد اوسکی فعل سے یا بغیر اوسکی فعل سے یہانتک کہ اگر ایک عورت نی نفل روزہ رکہا تہا اور اوسکو حیض آگیا تو واجب ہی اوسپر بہی قضا اختلاف کیا ہی ہمارے علماء نی مظنون روزہ توڑ ڈالنی میں یعنی شروع کیا تہا روزہ اس گمان پر کہ مجہپر واجب ہی پہر ظاہر ہوا کہ روزہ نہیں واجب اوسپر پس افطار کر ڈالا اوسکو قصداً تو کہا ہمارے تینوں اماموں نی کہ قضا نہیں واجب آویگی اوسپر لیکن افضل یہہ ہی کہ پورا کرلی اوسکو اور ایسا ہی حکم ہی جب شروع کری کفارہ کی روزوں میں پہر میسر ہو بردہ درمیان میں اوسکی جو وقت کہ نیت کری قضا روزہ کی بعد طلوع ہونی فجر کی تو قضا تو نہیں صحیح ہو سکے آیا وہ روزہ نفل بہی ہو جاویگا یا نہیں کہا امام نسفی نی کہ ہاں نفل ہو جائیگا اور اگر افطار کری تو لازم آویگی اوسپر قضا اور جسنی نہ نیت کی ساری رمضان میں روزہ کی اور نہ افطار کی تو اوسپر قضا لازم ہو اور نہیں ہی کفارہ بسبب فاسد کرنی روزہ کی غیر رمضان کی مہینا رمضان کا جبکہ آوی پنجشنبہ کو اور پہر دن عرفہ کا بہی پنجشنبہ کو ہو تو ہوگا وہ دن عرفہ ہی کا نہ عید الضحی کا یہانتک کہ نہیں جائز ہوگی قربانی کرنی اوس دن میں باعتماد قول علی رضہ کی یوم نحرکم یوم صومکم سلیکہ احتمال ہی کہ اونہوں نی ارادہ کیا ہو اوس سی وہ سال کہ جسمیں یہہ بات کہی نہ ہمیشہ اور نذر جو کہ واقع ہوتی ہی اکثر عوام سی ساتہہ مشہد کی کہ آتی ہیں طرف قبر بعض صلحا کی اور اوٹہاتی ہیں پردہ اوسکا اسحال میں کہتی ہیں یا سید فلانی اگر میری حاجت بر آوی تو واسطی تمہاری میری ذمہ پر اتنی چاندی ہی مثلاً تو اسطرح کہنا باطل ہی اجماعاً ہاں اگر کہی کہ یا اللہ تحقیق میں نی نذر مانی تیری واسطی کہ اگر شفا دیوی تو میری مریض کو یا مثل اسکی تو کہا نا کہلاؤنگا میں فقیر و نکو وہ جو رہتی ہیں دروازہ پر سیدہ نفیسہ کے

کی یا مانند اونکی یا خرید و نگا مین بوریا واسطی مسجد اونکی کی یا تیل واسطی روشنی اوسکی یا دونگا مین درہمین واسطی
اوس شخص کی کہ خدمت کرتا ہی مقبرہ اونکی کی غرض اسکہ ایسی باتا ہی کہ ہو وی اوسمین نفع فقرار کا اور نذر ایسا
کی اور ذکر شیخ کا سوائی ایسکی نہین کہ وہ جگہہ صرف نذر کی ہی واسطی مستحقین اوسکی کی تو جایز ہی یہہ لیکن
نہین حلال صرف کرنا اوسکا مگر طرف فقیرونکی نہ طرف عالم کی بسبب علم اوسکی اور نہ واسطی حاضرین
شیخ کی مگر یہہ کہ ہو وی کوئی فقرا مین سی اور جب معلوم ہوا یہہ تو جو کہ یہہ کہ لیا جاتا ہی درہمون وغیرہ سی
اور لیجایا جاتا ہی طرف قبرون اولیا کی واسطی حاصل کرنی نزدیکی اونکی کی پس سبہونکی نزدیک حرام ہی جبتک
جبتک نہ قصد کری ساتہہ صرف کرنی اوسکی کی زندہ فقیرون کو اوپر اجماع ہی سبکا اور بلاشبہہ لوگ مبتلا
ہین اس بلا مین کذا فی النہر الفایق والبحر الرائق ٭ عالمگیری ٭ خاتمہ بیچ بیان اقسام روزون کے
وغیر ذالک شرع مین روزی تیرہ قسم کی آئی ہین انمین سی سات قسم کی روزی تو پی درپی رکہی جاتی
ہین پہلی رمضان کی اور کفارہ ظہار کی اور کفارہ قتل اور کفارہ یمین کی اور رمضانمین جو قصداً افطار کری
اوسکی کفارہ کی اور نذر معین کی اور اعتکاف واجب کی اور چہہ قسم کی روزون مین اختیار رکہتا ہی چاہے
پی درپی رکہی اور چاہی متفرق نفل روزی اور قضا رمضانکی روزی اور روزہ متعہ اور قرانکی اور فدیہ حلق
کی اور جزای صید کی اور نذر مطلق کی اور جایز ہی افطار کرنا شیخ فانی کو اور بڑہیا فانیہ کو اور شیخ فانی اوسکو
کہتی ہین کہ عاجز ہوا دایمی فی الحال اور زیادہ ہو ہر دن عجز اوسکا یہانتک کہ نا امید ہو روزہ رکہنی سے
بسبب بڑہاپی کی اور لازم ہی شیخ فانی اور بڑہیا فانیہ کو فدیہ اور نہین لازم اور عذر والونکو سوای انکی مگر جو کہ عاجز
ہو نذر ہمیشہ سی یعنی نذر مانی کہ مین ہمیشہ روزہ رکہونگا پہر عاجز ہوا اوس سی بسبب اشتغال معیشت کی تو افطار
کری اور فدیہ دیا کری ہر روزہ اور فدیہ یہہ ہی کہ بدلہ ہر دن کی آدہ صاع یعنی دو سیر گیہون دی یا قیمت اونکی
بشرط ہمیشہ رہنی عجز کی موت تک اور اگر ہو شیخ فانی مسافر اور مری پہلی اقامت کی تو لایق ہی یہہ کہ نہ واجب
اوسپر فدیہ مانند اورونکی اور اگر نہ قادر ہو فدیہ پر وہ کہ جسپر فدیہ لازم ہو تو استغفار کری اللہ تعالی سی
اور جایز ہی فدیہ اور کفارہ مین اباحت طعام کی یعنی دو نون وقت ہر دن پیٹ بہر کر بہوکی کو کہلا وی جیسی کہ
جایز ہے تملیک بخلاف صدقہ فطر کی کہ ضرور ہی اوسمین تملیک مانند زکوۃ کی جانا چاہی کہ جو صدقہ مشروع
ہی ساتہہ لفظ طعام کی یا اطعام کی جایز ہے اوسمین تملیک اور اباحت اور جو کہ مشروع ہی ساتہہ لفظ
ادا کی اور ادا کی شرط ہی اوسمین تملیک اور نہین جایز ہی نفل روزہ رکہنی والی کو توڑ ڈالنا اوسکا
بلا عذر اور جاننا چاہی کہ توڑ ڈالنا روزہ کا اور نماز کا بعد شروع کرنی کی مکروہ ہی اور نفل روزہ شروع سے
واجب ہوتا ہی پس کسی حالت مین ہو واجب ہوتی ہی اوسپر قضا مگر جبکہ پانچ دنونمین نفل روزی رکہے
یعنی دو عیدونمین اور ایام تشریق مین تو نہین لازم آتی ہی قضا اونکی تو نہین سکتی کہ ان دنون مین

روزہ کی سفر مین شروع سی واجب نہین ہوتی اور اگر ان پانچ دنکی روزی نذر مانی یا تمام سال کی روزی
نذر مانی تو انمین نو دنون مین افطار کری اور قضا اونکی رکھی اور دنون مین اور حکم کیا جاوی لڑکا ساتہہ روزہ رکھنی کی
جبکہ طاقت آوی اوسمین اور مارا جاوی اوسکی ترک پر جبکہ ہو دس برس کا مانند نماز کی اور ذکر کیا سغناقی نی
کہ شرح ہدایہ کی کہ امام نی ختم کیا ایک قرآن تراویح مین ایک مرتبہ اور ختم کیا دوسری مرتبہ غیر اس قوم کے
کی کہ جنہون نی جماعت سی تراویح نہین پڑھی ہی نہین ادا ہوتی کی اس قوم دوسری کی سنت اسواسطی کہ امام
کی ادا ہو چکی ہی سنت پس ہوگا یہہ دوسرا قرآن امام کا واسطی قوم کی نفل پس پاوینگی وہ ثواب نماز نفل کا
اور نہین پاوینگی ثواب صلوۃ تراویح کا بیچ رسالہ مولانا صدر الدین ہمام العنانی کی مسائل تراویح مین کہا
یہہ پس اگر کہی تو کہ کیا کہتا ہی تو اوس امام کی حق مین کہ ختم کیا اوس نی تراویح مین ایک بار پہر شروع کیا
قرآن دو بارہ کیا جائز ہی مقتدی بنا اوسکا اوس شخص کو کہ جسی نہین سنا ختم اور اگر اقتدا کری اوسکا
تو ادا ہووینگا یہہ ختم اوس سی یا نہین کہتا ہون مین کہ رہا یہہ مسئلہ اوستادون دہلی قدس اللہ
ارواحہم کی مجلسون مین دراز ایک زمانہ طویل تک پس کہا بعض حاضرین نی کہ نہین یہہ درست اسواسطی کہ یہہ
بنا ہی قوی کی ہی ضعیف پر اسلئی کہ یہہ تراویح مقتدی کی لئی سنت موکدہ ہی اور امام کی لئی سنت موکدہ
باقی نہین رہی بلکہ ہوگئی ہی اوسکی حقمین نفل اور سنت قوی تر ہی حال مین نفل سی اور قیاس کیا ہی حال انکا
اوپر اقتدا ادا کرنی والی فرض کی ساتہہ ادا کرنی والی نفل کی تائید کیا اس قول کو مضمرات کی رو
نی کہ ایک قوم نی نماز پڑہی تراویح کی پہر ارادہ کیا اونہون نی یہہ کہ پڑہین دوبارہ اوسکو بعد اسکی تو پڑہین
اوسکو علیحدہ علیحدہ اسواسطی کہ وہ نفل ہی اور نماز نفل جماعت سی نہین ہے مستحب اور روایت نصاب الفقہ
کی یہہ ہی کہ اگر پڑہی امام نی تراویح دو مسجدونمین پوری پوری تو نہین درست اوسکو یہہ اسواسطی
کہ تراویح سنت ہی اور تمام سنتین نہین مکرر ہوتین ہین ایک وقت مین اور جب یہہ بات کی تو ہووینگے
سنت اور فتوی اسی پر ہی کہتا ہون مین کہ یہہ تعلیل دلالت کرتی ہی اوپر نہ جائز ہونی اقتدا کی صورۃ
مذکورہ مین اور کہا بعضون نی کہ جائز ہی یہہ اسواسطی کہ یہہ اقتدا متنفل کا ہی ساتہہ متنفل کی اور سنت
کہ ہمارے لئی ہی وہ حقیقۃ مین نفل ہی اور تحقیق روایت کیا بعض اہل علم نی کنز الفتاوی سی کہ
ایک شخص امام بنا ایک قوم کا نماز تراویح مین اور ختم کیا قرآن اوسمین پہر امام ہوا قوم دوسرے کا تو اوسکو
ثواب فضیلت کا ہی اور قوم کو ثواب ختم کا اور یہہ کتاب غیر مشہور ہی درمیان علماء کی پس نہین اعتبار
اسکا باوجود اسکی کہ نہین سمجہا جاتا ہی ساقط ہونا سنت ختم کا قوم سی اور کہا بعض علماء نی کہ حیلہ اسکا
یہہ ہی کہ جب امام نی ختم کیا ایک بار جب ارادہ کری یہہ کہ ختم کری دوبارہ تو لایق ہی یہہ کہ نذر کری
اپنی پر ختم کی تو کہ صحیح ہو ساتہہ اوسکی اقتدا اوس قوم کا کہ جنہون نی نہین سنا ختم اور نہ لازم

اوسی بنا ر قوی کی ضعیف پر کہتا ہون مین الله سی مدد چاہ کر کہ یہین اشکال ہی سو اسطی کہ ختم نہین واجب ہوتا
نذر مانی سی اوسپر کہ جسنی نذر مانی ساتہہ اوسکی چنانچہ کفایہ شعبی مین ہی کہ جب نذر مانی قراءة قرآن کے
پس اس سی نہین لازم آتا ہی کچہہ اگرچہ ہی قراءة فی الجملہ طاعت اور جب واجب کی ایک شخص نے
اپنی نفس پر قراءة فاتحہ کے اور قل ہو الله احد کا یا پڑہنا کچہہ قرآن سی نہین لازم آئی گا اوسپر کچہہ
اسواسطی کہ الله تعالی نی قرآن اوتارا ہی تو کہ عمل کیا جاوی اوسپر اور جب نہ لازم ہوا اوسکی ذمہ پر ختم
بسبب نذر کی تو نہ مندفع ہوا اشکال بنا ر قوی کا ضعیف پر اہی بار خدایا کچہہ نہین بنتی مگر یہہ کہ نذر کرے
ختم کو بیچ ضمن نذر کرنی تراویح کی بیچ ساتہہ سطور کی کہ کہی واسطی الله کی ہی میری ذمہ پر یہہ کہ پڑہون گا
تراویح ساتہہ ختم کی ذکر کیا ان تمام مسائل کو فتاوی جلالی مین لیلة القدر کا طلب کرنا مستحب ہی اور وہ تمام
برس کی راتون مین افضل رات ہی اور امام ابو حنیفہ رح سی منقول ہی کہ وہ رات رمضان مین ہوتی ہی
اور معلوم نہین کہ کونسی رات ہی وہ اور کبہی مقدم و مؤخر ہوتی ہی اور صاحبین کی نزدیک بہی اسیطرح ہی
لیکن اونکی نزدیک متعین ہی وہ اور مقدم و مؤخر نہین ہوتی وہ یہان تک کہ اگر کہا کسی نی اپنی غلام کو کہ
تو آزاد ہی شب قدر مین تو اگر کہا پہلی داخل ہونی رمضان کی تو آزاد ہو جاویگا جب شروع ہو گا
مہینہ رمضان کا اور اگر کہا بعد گذرنی ایک رات کی رمضان سی تو نہین آزاد ہو گا یہان تک کہ آوے
رمضان سال آیندہ کا نزدیک امام اعظم رح کی واسطی جائز ہونی اسکی کہ وہ رات ہوئی ہو مہینی گذشتہ
مین پہلی شب مین اور شہر آیندہ مین شب اخیر مین اور صاحبین کی نزدیک جب گذری ایک رات اوس سے
آزاد ہو جاویگا کذا فی الکافی اور ملتقی الابحار مین ہی کہ قول ابی حنیفہ رح کا راجح ہی وعلیہ الفتوی ہکذا فی العالمگیریہ
اور حضرت شیخ عبد الحق اور ملا علی اور مولانا رحمہم الله نی در منثور وغیرہ سی یون کہا کہ اسکو لیلة القدر اسلیی کہتی ہین کہ
لکہی جاتی ہین اوسمین رزق اور اجلین اور احکام کہ سال بہر مین واقع ہونگی اور بعضون نی کہا کہ یہہ نام ہوا اوسکا
بسبب عظیم القدر ہونی اوسکیکی اور بیچ اوسکی تعین مین بہت قول آئی ہین اور اکثر حدیثونسی معلوم ہوتا ہی کہ لیلة القدر
رمضان مین ہی خصوصا طاق راتون عشرہ اخیر کیمین خصوصا ستائیسوین شب مین چنانچہ اکثر علماء کی نزدیک یہی ہی
اور لیلة القدر خاص اسی امت کی لئی مقرر ہوئی اسلیی کہ باوجود چہوٹی عمرونکی ثواب بہت سا پاوین چنانچہ ایک روایت
مین آیا ہی حاصل اوسکا یہہ ہی کہ آنحضرت صلی الله علیہ وسلم کو جب احوال اگلی امتونکی عمرونکا معلوم ہوا تو افسوس کیا کہ میری
امت کی لوگ تہوڑی سی عمر مین اونکی سی عمل نہین کر سکینگی پس دی اونکو الله تعالی نی لیلة القدر کہ ہزار مہینی سی بہتر ہے
اور ایک اور روایت مین آیا ہی کہ ایکروز آنحضرت صلی الله علیہ وسلم نی ذکر کیا چار شخصونکا بنی اسرائیل مین سے
کہ اونہون نی عبادت کی تہی الله تعالی کی اسی برس اور نا فرمانی نکی تہی ایک لمحہ وہ شخص یہہ تہے
حضرت ایوب اور حضرت زکریا اور حضرت حزقیل اور حضرت یوشع بن نون پس تعجب کیا

فضیلت لیلة القدر

فضیلت لیلة القدر

کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی صحابہ نی آپ سی پہلی آئی جبرئیل آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس اور کہا ای محمد
تعجب کیا آپکی صحبت نی اون لوگونکی عبادت کرنیسی اتنی مدت پس بسبب تحقیق اوتاری اللہ تعالی نی خیر بہتر ہی اونسی
انا انزلناہ فی لیلۃ القدر سارا سورہ یعنی لیلۃ القدر افضل ہی اوس چیز سی کہ تعجب کیا آپنی اور آپکی امت نی پس خوش ہوئی
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم روایت کی ہی ابن ابی حاتم نی جانا چاہئی کہ ہزار مہینی کی تراسی برس اور چار مہینی ہو
ہین اسی لئی فرمایا لیلۃ القدر خیر من الف شہر یعنی لیلۃ القدر بہتر ہی ہزار مہینی سی کہ جسکی تراسی برس اور چار مہینی
ہوا ہے ور لیلۃ القدر مین تجلی جناب باری تعالی کی رحمت خاص کی آسمان دنیا پر وقت غروب سی صبح تک ہوتی ہی
اور اوسمین اوترتی ہین ملائکہ ور روح صلحا و عابدین کی ملاقات کی لئی اور اوسمین نزول قرآن کا ہوا آسمان
دنیا پر اور اسمین پیدایش ملائکہ کی ہوئی اور اسمین جمع ہونا آدم حوا کی مادہ کا ہوا اور اسمین درخت جنت مین
لگائی گئی اور اسمین دعا قبول ہوتی ہی اور اسمین ثواب عبادت کا بہت ہوتا ہی اور حکمت اوسکی پوشیدہ ہونیمین
یہہ ہی کہ لوگ کوشش کرین طاعت مین اور اعتماد نکرین اوسپر اور علما نی لکہا ہی کہ جو کوئی کوشش کرے
ایک سال تمام کی شبونکی بیداری مین پاویگا اوسکو انشاء اللہ تعالی چنانچہ پہلی کہا گیا ہی من لم یعرف قدر
اللیلۃ لم یعرف لیلۃ القدر یعنی جسنی نہ پہچانی قدر رات کی نہ پہچانی قدر لیلۃ القدر کے اور بعضی علما نے
کہا ہی کہ اوس رات کی علامتین ہین کہ استنباط کیا ہی اونکو احادیث و آثار سی اور پایا ہی بعضی علامتون کو
اہل کشف نی بہری نی ایک قوم سی نقل کیا ہی کہ درخت اوس رات مین سجدہ کرتی ہین اور زمین پر گر پڑتی ہین پہر سیدہی ہو
آجاتی ہین اور سجدہ کرتی ہی اوسمین ہر چیز اور صواب یہہ ہی کہ شرط نہین ہی اوس رات کی پانی مین دیکہنا ان امور کا
بہت لوگ پاتی ہین اوس رات کو اور دیکہتی نہین کوئی چیز اونمین سی اور روا ہی کہ دو آدمی ایک جاگی ہون اور
دونون اوس شب کو پاوین اور ایک کو کچہہ معلوم ہوا ان چیزونمین سی اور دوسریکو کچہہ نہ معلوم ہوا اور بڑی علامت
یہہ ہی کہ توفیق ہو اوسمین ذکر اور عبادت اور مناجات اور خضوع و خشوع و حضور و اخلاص کی اور مختار یہہ ہی کہ
معتبر شب بیدار رہنا اکثر شب کا ہی اور اگر تمام رات شب بیدار رہی اور باعث مرض اور ملال اور خلل کا
ادای فرائض اور سنتون موکدہ مین ہو تو افضل و اکمل ہی و الا جسقدر کہ توفیق قیام کی پاوی مقصود حاصل ہے
ولیس للانسان الا ما سعی وکان سعیہ مشکورا رزقنا اللہ الحمد للہ اولا واخرا وظاہرا وباطنا وصلی
علی خیر خلقہ محمد والہ واصحابہ اجمعین برحمتک یا ارحم الراحمین ٭ اللہم اغفرلی
ولوالدی ولجمیع المؤمنین والمؤمنات اللہم احسن عاقبتنا فی الامور کلہا
واجرنا من خزی الدنیا وعذاب الاخرۃ سبحان ربک رب العزۃ عما یصفون
وسلام علی المرسلین والحمد للہ رب العالمین ٭

تمت

موتی اوسی ہین کہ صدوف مین ذکر کیو بھی کا جو ب بس سیپی بس پہی ہمیں کی ہونی ہزار ہی عبادت ہوا اونمین قوی سی سیوم نازل ہوتی کی قریب سی ان چار دن بہ سورہ ہو ٥

بسم الله الرحمن الرحیم

کیا فرماتی ہین علمای دین اور مفتیان شرع متین اس صورت مین کہ جب حافظ اور قاری بیچ تراویح رمضان شریف کی قرآن ختم کرتا ہی آیا لفظ ناس پر تمام کری یا الم سی شروع کر مفلحون تک ختم کری یعنی جیسا کہ خارج نماز کی ختم کرنی مین مفلحون تک پڑہنا سنت ہی اسی طرح نماز کی اندر ختم کرنی مین مفلحون تک بہی پڑہنا سنت ہی یا نہین حاصل یہہ فرق ہی بیچ حال اور مرتحل کی اندر نماز کی اور خارج نماز کے یا نہین اور جو قاری سورہ اخلاص کو تین بار تکرار کرتا ہی اور پہلی قل ہو الله پر بسم الله جہر سی پڑہتا ہی آیا یہہ دونون باتین درست ہین یا نہین اور تین بار قل ہو الله پڑہنی کا کیا سبب ہے اور بسم الله الخ تک ایکبار پکار کر پڑہنی کا ہی کیا سبب ہے اور پکار کر الله اکبر کہنی کا بعد سورہ والضحی سی اخر تک کیا حکم ہی اور بہی بعد ختم قرآن کی وہ آیتین پڑہنی جنکی سر پر ربنا یا اللہم ہی پس مثل دعا کی نماز مین جیسا کہ بعض حفاظ کا معمول ہی کیا حکم رکہتین ہین اور ایسی ہی ان الله وملٰئکتہ الخ اور سبحان ربک الخ کو بعد قرآن کی ختم کے اندر نماز مین اجازت ہی یا نہین اور بعد ختم کی کچہہ شیرینی بانٹنی بہی جائز ہی یا نہین اور اگر ثابت ہی تو کیونکر ہی اور بعد تراویح کی جو بیٹہہ کر دعای معمولی یعنی مثل سبحان الملک والملکوت الخ کی پڑہتی ہین یہ کہین سی ثابت ہی یا نہین اور بعد فراغت پانی کی اس دعا پڑہنی سی کہڑی ہوتی وقت مقتدی جو کہا کرتی ہین بر خواجہ عالم صلوات و بر محمد یہ بہی درست ہی یا نہین اور جمعۃ الوداع کی خطبہ مین کلمات الوداع الوداع الفراق کی پڑہنی بہی کہین سی ثابت ہین یا نہین جواب سوال اول صورت مرقومہ حال و مرتحل کا اندر نماز اور خارج نماز کی کچہہ فرق نہین پس اول رکعت مین الناس تک پڑہی اور دوسری رکعت مین سورہ فاتحہ اور سورہ بقرہ سی مفلحون پڑہ کر رکوع کر کے نماز تمام کری جیسا کہ کتب فقہ مانند فتاوی سراجیہ و عیاثیہ و فتاوی قاضیخان وغیرہ سی واضح ہوتا ہے اخرج الدارمی بسند حسن عن ابن عباس عن ابی ابن کعب رض ان النبی صلی الله علیہ وسلم اذا قرأ قل اعوذ برب الناس افتتح من الحمد ثم قرأ من البقرۃ الی اولٰئک علی ہدی من ربہم واولٰئک ہم المفلحون الخ اذا ختم القران فی التراویح وفرغ من المعوذتین فی الرکعۃ الاولی یرکع ثم یقرء فی الثانیۃ بعد الفاتحۃ شیئاً من سورۃ البقرۃ کذا فی الفتاوی السراجیۃ والی المفلحون کذا فی العیاثیۃ وغیرہا من کتب الفقہ جواب سوال دوم کا یہہ کہ تکرار تین بار سورہ اخلاص کا ختم قرآن مین انحضرت صلی الله علیہ وسلم وصحابہ کرام و تابعین و مجتہدین سی ثابت نہین ہوا سیواسطی امام احمد بن حنبل نی منع کیا ہی اسکی تکرار تین بار سی چنانچہ اتقان وغیرہ سی مستفاد ہوتا ہے قال ابو القاسم یکرہ قل ہو الله احد ثلث مرات عند ختمۃ القران لانہ محدث کذا فی فتاوی الحجۃ ہکذا فی المعدن اور بعض فتاوی مین تکرار

بلند آمین جائز کہا ہی مگر سلف سی کچھ سند اسکی نقل نہین کی تو قابل حجت کی نہین ہوگا کیونکہ
طلبہ اتباع محققین کا یہ ہے کہ وہ امر دو مین سنت و بدعت کہ متردد ہو ترک لازم کذا فی فتح القدیر والحموی سیا
ویدیا کہ اتباع مباح دو بدعت و کراہت کی تردد و تعارض واقع ہو ترک کرنا اسکا طریق اولی لازم
کذا فی کتب الشرعیہ جواب سوال سیوم کا یہ ہے کہ بعضون نے تین بار قل ہو اللہ احد کا پڑھنا ٹھہرایا ہے
جبر نقصان کی اور بعضون نی اسواسطی کہ حدیثین وارد ہین کہ ایک بار قل ہو اللہ کا پڑھنا ثواب ثلث
قرآن کا حاصل ہوتا ہی وقال بعضہم والحکمۃ فیہ ان ذلک ما ورد ما انہا تعدل ثلث القرآن فیحصل ختم
ختمہ وقال بعضہم حاصل ذلک یرجع الی جبر ما حصل فی القراءۃ من خلل کذا فی الاتقان ولیکن یہ
پڑھنا حسب ہے یا کسی صحابی یا کسی مجتہد سی ماثور ومنقول نہین کہ قابل اعتبار کی ہو کیونکہ امر شرعی
مین نقل شرط ہی بر حال اتباع سلف صحابہ و مجتہدین کا اس مین حاصل ہی اور سلف سی تکرار معقول نہین
والا یقبح بالا دلیل کذا فی سنتہ اشتوار عن بعض الاثار ہی ونی المجالس وغیرہما من کتب الشرعیہ جو
سوال چہارم کا یہ ہے کہ ایک بار جہر کرنا بسم اللہ کا ختم تراویح مین ضروری ہے کہ ثواب ختم قرآن کا
تمام وکمال حاصل ہو سکتی کہ یہ ایک آیت ہی قرآن مجید سی اور تراویح مین اول سی لغایہ
سارا قرآن جہراً پڑھنا سنت ہے کذا فی مسلم الثبوت وشرحہ جواب سوال پنجم کا یہ ہے کہ اللہ اکبر
پکار کر کہنا سورہ والضحی سی آخر تک اکثر کتب معتبرہ حنفیہ مین مذکور نہین مگر ملا علی قاری نے جا
جلالین مین فرمایا ہے وکان تکبیرہ صلی اللہ علیہ وسلم آخر قراۃ جبریل واول قراۃ صلی اللہ علیہ
وسلم فمن ہنا تشعب الاختلاف انتہی کلامہ غایۃ الامر اس مین علماء حنفیہ مکروہ کہین نماز مین کہ
واقعہ خارج نماز کا ہی اور قاریون مین سی قراء کہ مثل ابن کثیر مجتہدون مین سی امام شافعی
پڑھنی کی قائل ہوئی ہین اندر نماز وخارج نماز برابر ہی مجوزین کی نزدیک اور بیہقی اور حاکم
سند اسکی ابن عباس وابی ابن کعب سی موقوفا و مرفوعا روایت کی ومن لا یکبر من القراء حجتہ
ان فی ذلک ذریعۃ الی الزیادۃ فی القرآن بان یداوم علیہ فیتوہم انہ منہ انتہی ما فی الاتقان
مختصراً اور تفصیل و تحقیق شرح جزری ملا علی قاری ورسالہ شیخ سلطان مزاحی وغیرہ مین کہ
جواب سوال ششم کا یہ ہے کہ اس طرح سی پڑھنا تراویح کی ختم مین سعید اور منقول نہین آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام و تابعین و مجتہدین علام سی اور مخالف جمہور سلف
دین ہین مکروہ ہی کیونکہ الم بعید من السنۃ کذا فی البحر اور نیز اس طرح کی پڑھنی مین موافق مقا
اور مقامات مختلفہ سی ربنا وغیرہ کا جیسا کہ سوال مین مندرج ہی موجب قطع نظم قرآن اور
تالیف اسکی کا ہوتا ہی اور اتباع نظم قرآن اور تالیف اسکی ماموریہ سی کہی اور اسطرح

واضح ہو کہ یہ ایک نقشہ عجیب کتاب سے جدول طلوع و غروب سے ... الرحمٰن ولد مولوی نور محمد مرحوم خانہ ...
فائدہ رسانی اور معلومات برادران اسلام کی ایسا لکھا کہ نزدیک دانشمندوں عالی فہم کی دنیا کی ذخار کو نوری
اس نقشہ میں یہ وصف ہے کہ ابتدا الٰہ آباد سے ... تک کا احوال کہی اور جتنی رات اور دن کا تاریخ وار ... شروع صبح
اور انتہا کی وقت کہانی کا رمضان شریف میں ہر ہر تاریخ کا معلوم کرے علی الخصوص جن لوگوں کے پاس ساعت اور گھڑی
اونکو نہایت مفید اور کارآمد ہے یہ گمان ہی ... ہوگا اور دانشمندان صاحب فکر پر ایسی توقع ہے کہ کوئی سہو و خطا نظر آوے تو
درست فرماوین ... حق تعالی ... توفیق خیر عطا فرماوے فائدہ ... انگریزی مہینوں سے حساب کیا ہے
انگریزی مہینوں کا حساب سال بھر درست رہتا ہے ... عربی مہینوں کی حساب میں بہت کمی و بیشی واقع ہوتی ہے اسی سبب سے رمضان
... خاص ... نہیں کر سکتا ... جسکو ... بات کرنا ... منظور ہو تو لازم ہے کہ اوس سال کی جنتری سے تاریخ
... بات کر لیوے فائدہ ... طلوع و غروب ... مشہور ... مطابق
اور ہو کر ... پہلی ماہ جنوری کو وقت سحری کھانے کا چار بجے اور ... دقیقہ ... اور پہلی ماہ فروری کو چار بجے اور ... دقیقہ
مہینے کی آخر تک ... کم ہوئی ... حساب سے قیاس کیا کہ ... دن میں ایک دقیقہ کم ہوتا رہا اسی طرح ہر تاریخ کی کمی اور بیشی

اٹاوہ	اجمیر	اگرہ	بھرت پور	بیانہ	جی پور	جودھپور	سانبھر	سکولی
خیرآباد	فتح پور	فرخ آباد	فیض آباد	کانپور	گورکھپور	لکھنؤ	مین پوری	ناگود

اور یہ لازم ہے کہ ایک نقشہ کی ساتھ تفتیش ... ہر مہینے کی پہلی تاریخ کا حال لکھا ہے دانشمندوں سے اسی کی قیاس سے ہر ...

ہذا نقشہ عجیب	طلوع آفتاب کا وقت		غروب آفتاب کا وقت		شروع صبح صادق		انتہا وقت سحر
	گھنٹہ	دقیقہ	گھنٹہ	دقیقہ	گھنٹہ	دقیقہ	گھنٹہ
سے پہلے ماہ جنوری	۶	۵۰	۵	۱۰	۴	۵۳	۴
سے پہلے ماہ فروری	۶	۳۶	۵	۲۴	۴	۴۳	۴
سے پہلے ماہ مارچ	۶	۱۵	۵	۴۵	۴	۲۸	۴
سے پہلے ماہ اپریل	۵	۵۱	۶	۹	۴	۱۰	۳
سے پہلے ماہ مئے	۵	۲۹	۶	۳۱	۳	۵۵	۳
سے پہلے ماہ جون	۵	۱۲	۶	۴۸	۳	۴۳	۳
سے پہلے ماہ جولائی	۵	۱۰	۶	۵۰	۳	۴۰	۳
سے پہلے ماہ اگست	۵	۲۱	۶	۳۹	۳	۴۹	۳
سے پہلے ماہ ستمبر	۵	۴۳	۶	۱۷	۴	۵	۳
سے پہلے ماہ اکتوبر	۶	۶	۵	۵۴	۴	۲۱	۴
سے پہلے ماہ نومبر	۶	۲۹	۵	۳۱	۴	۳۸	۴
سے پہلے ماہ دسمبر	۶	۲۷	۵	۱۳	۴	۵	۴